اشاعت کا
۴۶ واں سال

روزنامہ
آفاق
سرینگر
Daily Afaaq Srinagar
بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us
at: www.dailyafaaq.com

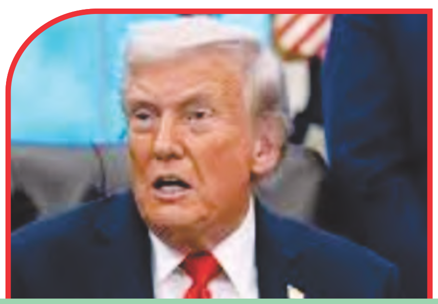

8 غزہ کے لیے بین الاقوامی سلامتی فورس 'بہت جلد' تعینات کی جائے گی

7 ٹی 20- عالمی کپ ہندوستان میں پانچ اور سری لنکا میں تین مقامات پر کھیلا جائے گا

3 بھارت اب ایندھن برآمد کرنے والے ملک میں تبدیل ہو رہا ہے

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq
Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

RNI NO: 43732/85 Saturday 08 November 2025
ESTABLISHED IN 1985
08 نومبر 2025 بمطابق 16 جمادی الاول 1447 سنیچروار، جلد نمبر 46، شمارہ نمبر 265، صفحات 8، قیمت 3 روپے

آوارہ کتوں کو روکنے کیلئے سپریم کورٹ کا غیر معمولی فیصلہ

تعلیمی ادارے، اسپتال، پبلک اسپورٹس کمپلیکس، بس اسٹینڈ، ڈپو اور ریلوے اسٹیشن پر باڑ لگانے کا حکم دیا

آوارہ کتوں کو کھلے عام کھانا کھلانے پر بھی پابندی عائد

نئی دہلی/ ۷نومبر (یو این آئی) کتے کے کاٹنے کے واقعات میں تیزی سے اضافہ کے پیش نظر سپریم کورٹ نے آوارہ کتوں کو روکنے کے لیے ہر تعلیمی ادارے، اسپتال، پبلک اسپورٹس کمپلیکس، بس اسٹینڈ، ڈپو اور ریلوے اسٹیشن پر باڑ لگانے کا حکم دیا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ، سندیپ مہتا اور این وی انجاریا کی بنچ نے یہ حکم جمعہ کے روز آوارہ کتوں سے متعلق از خود نوٹس کے معاملے میں دیا۔ عدالت نے ہدایت دی کہ بلدیاتی ادارے وقتاً فوقتاً یہ یقینی بنانے کے لیے معائنہ کریں کہ ایسے احاطے آوارہ کتوں سے خالی ہوں۔ سپریم کورٹ کے بنچ نے آوارہ کتوں کو کھلے عام کھانا کھلانے پر بھی پابندی عائد کرتے ہوئے ان کو کھانا کھلانے کی جگہیں بنانے کی ہدایت دی۔ بنچ نے کیس کے دائرہ کار کو دہلی-قومی راجدھانی خطہ سے آگے تک بڑھا دیا ہے اور اسے پورے ہندوستان میں لاگو کیا ہے۔ حکم کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں، بلدیاتی اداروں اور میونسپل کارپوریشنوں کے مویشی پروری کے محکموں کے سکریٹریوں کو فریق بنایا گیا تھا۔ بنچ نے یہ بھی کہا کہ وہ اس معاملے پر قومی پالیسی بنانے کے لیے ہائی کورٹس میں زیر التواء اسی طرح کی درخواستوں کو سپریم کورٹ میں منتقل کرے گا۔ عدالت عظمی نے حکم دیا کہ متعلقہ مقامی حکومتی ادارے ایسے اداروں/ علاقوں سے آوارہ کتوں کو اٹھانے اور جانوروں کی پیدائش پر قابو پانے کے قوانین کے مطابق ٹیکہ کاری اور نس بندی کے بعد انہیں مخصوص کتوں کی پناہ گاہوں میں منتقل (بقیہ ۶ پر)

وندے ماترم کو توڑنے والی تفرقہ انگیز سوچ اب بھی ملک کے لیے ایک چیلنج ہے: مودی

اس صدی کو ہندوستان کی صدی بنانے کے لیے ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے

نئی دہلی/ ۷نومبر (یو این آئی) کانگریس کا نام لیے بغیر وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو کہا کہ ایک تفرقہ انگیز ذہنیت نے 1937 میں ملک کی تعمیر کے مہامنتر وندے ماترم کے کچھ حصوں کو ہٹا کر توڑ دیا تھا اور وندے ماترم کی اس تقسیم نے ملک کی تقسیم کا بیج بھی بو دیا تھا۔ مسٹر مودی نے اہل وطن بالخصوص نوجوانوں کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تفرقہ انگیز ذہنیت آج بھی ملک کے لیے ایک چیلنج بنی ہوئی ہے اور اس سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر مودی نے قومی گیت وندے ماترم کے 150 سال مکمل ہونے کے موقع پر یہاں منعقدہ یادگاری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ اس موقع پر وزیراعظم نے ایک یادگاری سکہ اور ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا اور وندے ماترم کے لیے وقف ایک پورٹل بھی لانچ کیا۔ مرکزی حکومت نے وندے ماترم کے 150 سال مکمل ہونے کے موقع پر سال بھر کے پروگراموں کا اعلان کیا ہے۔ یہ پروگرام اگلے ایک سال کے دوران پانچ مرحلوں میں منعقد کیے جائیں گے۔ آزادی کے بعد (بقیہ ۶ پر)

مادروطن کے تئیں جذبۂ خدمت ہی ہمیں وکست بھارت کی منزل تک لے جائے گا، منوج

لیفٹننٹ گورنر نے 'وندے ماترم' کے 150 ویں سال کی تقریب میں شرکت کی

کہا نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اس عظیم تہذیب کے وارث ہیں

سری نگر/ ۷نومبر/ (ڈی آئی پی آر) لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے محکمہ ثقافت کی جانب سے منعقدہ 'وندے ماترم' کے 150 ویں سال کی تقریب میں شرکت کی۔ اُنہوں نے بنکم چندر چٹو پادھیائے کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور قومی گیت 'وندے ماترم' پر مشتمل نمائش کا معائینہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ رِشی بنکم چندر نے ماں بھارتی اور اس کے بیٹوں (بقیہ ۶ پر)

چیف سیکریٹری نے آدھار پر مبنی اقدامات کی پیش رفت کا جائزہ لیا

سکول جانے والے بچوں کے لئے ڈیموگرافک اپ ڈیٹس

اور لازمی بائیومیٹرک اپ ڈیٹ کے عمل کو تیز کرنے کی بھی ہدایت

سرینگر/ ۷نومبر/ (ڈی آئی پی آر) چیف سکریٹری، اٹل ڈلو نے آج یونیک آئیڈینٹی فکیشن اتھارٹی آف انڈیا امپلیمنٹیشن کمیٹی (یو آئی ڈی آئی سی) کی ایک میٹنگ کی صدارت کی جس میں آدھار پر مبنی اقدامات کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا اور جموں و کشمیر میں تصدیقی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں شہری مرکوز آدھار خدمات کو تیز کرنے، عالمی کوریج حاصل کرنے، اور موثر خدمات کی فراہمی کے لیے نئی تکنیکی اور پالیسی اصلاحات متعارف کرانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اجلاس میں محکمہ زراعت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، کمشنر سیکرٹری، جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ؛ UIDAI ریجنل آفیسر، چندی گڑھ؛ کمشنر سیکرٹری، یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس؛ ڈویژنل کمشنر، جموں/کشمیر؛ سیکرٹری، انفارمیشن ٹیکنالوجی، سیکرٹری، سکول ایجوکیشن؛ سیکرٹری، قانون؛ ڈائریکٹر جنرل، اقتصادیات اور شماریات؛ اور دیگر سینئر افسران میٹنگ میں شامل تھے۔ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بحث میں شامل (بقیہ ۶ پر)

پی ڈی پی اور بی جے پی ایک ہی سکے کے دو رخ، خفیہ سیاسی مفاہمت اب بھی برقرار: عمر عبداللہ

حکومت نے 200 یونٹ مفت بجلی دینے کا جو عہد کیا ہے، وہ ضرور پورا کیا جائے گا

سری نگر/ ۷نومبر (ایجنسیز) جموں و کشمیر کے وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کو پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈی پی عوام کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں کرتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پی ڈی پی کے رہنماؤں نے بی جے پی کے ساتھ خفیہ سیاسی مفاہمت برقرار رکھی ہے، اور یہ دونوں جماعتیں اب بھی ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد میں ہیں۔ بڈگام میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ پی ڈی پی نے عوام سے جھوٹے وعدے کیے، مگر اقتدار میں آنے کے بعد نہ صرف اپنے وعدوں سے مکر گئی بلکہ لوگوں کے بنیادی مسائل کو بھی نظرانداز کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے ساتھ ان کا اتحاد آج بھی برقرار ہے، صرف نام بدل گیا ہے۔ جب اقتدار کی بات آتی ہے تو پی ڈی پی اصولوں کو بھول جاتی ہے۔ وزیراعلیٰ نے بجلی کے بلوں اور میٹرنگ کے مسئلے پر بھی بات کی اور کہا کہ بجلی کا بل صرف ان جگہوں (بقیہ ۶ پر)

کروڑوں روپے کے زمین کے معاوضے کا گھوٹالہ کا پردہ فاش

کرائم برانچ کشمیر نے 10 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ پیش کیا

سرینگر/ ۷نومبر/ ایجنسیز/ مالیاتی دھوکہ دہی اور سرکاری محکموں میں بدعنوانی کے خلاف ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے، کرائم برانچ کشمیر کے اقتصادی جرائم ونگ نے اننت ناگ میں ایک فرضی اراضی معاوضہ گھوٹالے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں دس ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے، جہاں جعلی ریونیو ریکارڈز کا استعمال غیر قانونی طور پر عوامی رقوم حاصل کرنے کیلئے کیا گیا تھا۔ ایک بیان میں، کرائم برانچ کشمیر کے اکنامک آفینس ونگ نے ایف آئی آر نمبر 12/2015 میں دفعہ 420، 467، 468، 471، 120-B آر پی سی کے تحت بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے ساتھ ایک خصوصی عدالت کے انسدادِ عدالت کے سامنے چارج شیٹ داخل کی ہے۔ اننت ناگ ضلع میں فرضی اراضی کے حصول سے متعلق ایک دھوکہ دہی سے معاوضہ کے معاملے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں دس ملزمان کے خلاف چارج شیٹ پیش کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ کیس غیر موجود مستفید ہونے والوں کے حق میں معاوضہ کی رقم کی دھوکہ دہی سے جاری کرنے سے متعلق ہے جن کی زمین کو حکومت (بقیہ ۶ پر)

پاکستان کی خفیہ اور غیر قانونی ایٹمی سرگرمیوں کی تاریخ رہی ہے: وزارت خارجہ

ہمیشہ بین الاقوامی برادری کی توجہ ان سرگرمیوں کی طرف مبذول کرائی ہے

نئی دہلی/ ۷اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس انکشاف پر کہ پاکستان پھر سے خفیہ جوہری تجربات میں مصروف ہے، سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ہندوستان نے کہا ہے کہ خفیہ اور غیر قانونی جوہری سرگرمیاں پاکستان کی ایٹمی پھیلاؤ کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ جمعہ کے روز یہاں ہفتہ وار بریفنگ میں پاکستان کے جوہری تجربات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ خفیہ اور غیر قانونی جوہری (بقیہ ۶ پر)

وادی کے اکثر علاقوں میں رواں سیزن کی سرد ترین رات ریکارڈ

سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت 0.2 ڈگری سینٹی گریڈ درج

آئندہ چند روز کے دوران سردی کی شدت میں مزید اضافہ متوقع

سری نگر/ ۷نومبر (ایجنسیز) وادیٔ کشمیر میں سردیوں نے اپنی مکمل دستک دے دی ہے۔ جمعے کی رات وادی کے بیشتر علاقوں میں رواں سیزن کی سب سے سرد رات ریکارڈ کی گئی، جس کے ساتھ ہی لوگوں نے گرم ملبوسات، ہیٹرز اور روایتی کانگڑی کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت 0.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، جو رواں موسم سرما کی اب تک کی سب سے سرد رات ہے۔ محکمہ نے بتایا کہ مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں (بقیہ ۶ پر)

انجینئر رشید کے سفری اخراجات کو برداشت کرنے کا معاملہ

دہلی ہائی کورٹ کے دو ججوں نے مختلف فیصلے سنائے

نئی دہلی/ ۷نومبر/ (آفاق نیوز ڈیسک) دہلی ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کے لیے دہشت گردی کی فنڈنگ کیس میں ایم پی انجینئر رشید سے مانگے گئے اخراجات کو چیلنج کرنے والی ایک عرضی پر الگ الگ فیصلہ سنایا ہے۔ جسٹس انوپ جے رام بھمبھانی کی بنچ نے فیصلہ دیا (بقیہ ۶ پر)

لیفٹیننٹ جنرل منوج کمار کا سرحدی علاقوں کا دورہ، آپریشنل تیاریوں کا لیا جائزہ

سرحدی علاقوں میں تعینات فوجی دستے کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ہمہ وقت تیار

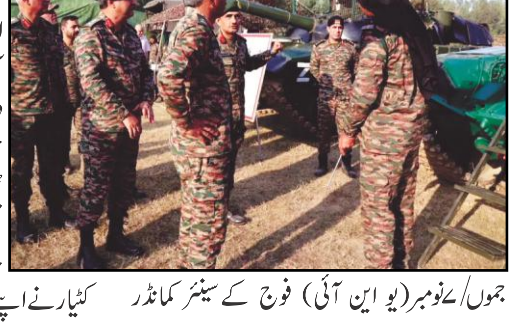

جموں/ ۷نومبر (یو این آئی) فوج کے سینئر کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل منوج کمار کٹیار نے جمعہ کو جموں، کٹھوعہ، سانبہ اور پٹھان کوٹ کے اگلے مورچوں پر تعینات فوجی دستوں کی آپریشنل تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس دوران انہوں نے جوانوں کے اعلیٰ حوصلے، پیشہ ورانہ مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کے بہتر استعمال کی بھرپور تعریف کی۔ آرمی ہیڈکوارٹر کی طرف سے جاری بیان میں بتایا گیا کہ لیفٹیننٹ جنرل کٹیار نے اپنے دورے کے دوران زمینی (بقیہ ۶ پر)

تاریخ پیدائش میں قلم زنی کا مقدمہ

پولیس سب انسپکٹر کو جعلسازی کے لئے مجرم قرار دیا گیا

3 سال کی قید اور پانچ ہزار روپے جرمانے کی سزا

سرینگر/ ۷نومبر/ یو این ایس/ سٹی جج سری نگر کی عدالت نے جموں و کشمیر پولیس کے ایک سب انسپکٹر کو قصوروار ٹھہرایا ہے اور اسے توسیع اور ترقیوں سمیت غیر قانونی خدمات کے فوائد حاصل کرنے کے لئے اپنی تاریخ پیدائش میں جعلسازی کرنے پر تین سال کی سادہ قید اور 5000 روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، کرائم برانچ کشمیر نے 2023 میں سب انسپکٹر جگدیش سنگھ ولد کرتار سنگھ ساکنہ اریبہ بڈگام کے خلاف سرکاری ریکارڈ میں تاریخ پیدائش کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا مقدمہ درج کیا تھا۔ تفتیش کے دوران، افسر کا میٹرک کا سرٹیفکیٹ، سیشن 1974 جس کا رول نمبر 6759 تھا، تصدیق کے لیے جموں و کشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کو بھیجا گیا۔ بورڈ حکام نے تصدیق کی کہ سرٹیفکیٹ جعلی اور من گھڑت ہے اور اس کی اصل تاریخ پیدائش 10 نومبر 1957 ہے۔ تاہم، ملزم نے غیر قانونی طور پر دو سالہ توسیع اور سروس سے متعلق فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنی سروس دستاویزات بشمول کریکٹر رول اور میٹرک ریکارڈ میں (بقیہ ۶ پر)

ستیش شرما نے جموں و کشمیر کے محکموں میں بھرتی کے قواعد کیلئے

سِنگل وِنڈو ڈیجیٹل سسٹم کی مجوزہ منصوبے کا جائزہ لیا

کہا، نیا نظام ریئل ٹائم مانیٹرنگ اور عوامی رَسائی کے ذریعے جوابدہی کو مضبوط کرے گا

جموں/ 07 نومبر/ (ڈی آئی پی آر) وزیر برائے ایڈمنسٹریٹیو ریفارمز، اِنسپکشنز و ٹریننگز (اے آر آئی اور ٹریننگز)، خوراک، شہری رسدات و اُمور صارفین، ٹرانسپورٹ، اُمورِ نوجوان و کھیل کود، آئی ٹی، سائنس و ٹیکنالوجی ستیش شرما نے اِنتظامی کارکردگی اور ڈیجیٹل گورننس کو فروغ دینے کی طرف ایک اہم قدم کے طور پر آج ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں جموں و کشمیر کے تمام سرکاری محکموں میں بھرتی قوانین کو تیار کرنے اور ترمیم کرنے کے لئے سِنگل وِنڈو ڈیجیٹل سسٹم کے قیام کی تجویز کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ (بقیہ ۶ پر)

سرینگر میں ممنوعہ تنظیم کے پوسٹر لگانے کا الزام

سہارن پور اتر پردیش سے کشمیری ڈاکٹر کو کیا گرفتار

سرینگر/ 07 نومبر/ سی این آئی/ سرینگر میں دہشت گرد تنظیم جیش محمد کے پوسٹر لگانے کے الزام میں اتر پردیش کے سہارن پور سے کشمیری ڈاکٹر کو گرفتار کیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق اتر پردیش کے سہارن پور کے ایک نجی اسپتال میں کام کرنے والے ایک ڈاکٹر کو سرینگر میں ممنوعہ دہشت گرد تنظیم جیش محمد کی حمایت میں مبینہ طور پر پوسٹر لگانے کے الزام میں گرفتار کر کے جموں و کشمیر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی) ویوم بندل نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے میڈیا کو بتایا کہ ملزم، عادل احمد جو جموں و کشمیر کے اننت ناگ ضلع کا رہنے والا، سہارنپور کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں کام کرتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسے جمعرات کو سرینگر پولیس نے وہاں درج ایک کیس کے سلسلے میں حراست میں لیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر کے کئی لوگ فی الحال سہارن پور کے پرائیویٹ نرسنگ ہومز اور ہسپتالوں میں ملازم ہیں، اور مقامی انٹیلی جنس یونٹ کو ان کے پس منظر کی تصدیق کیلئے الرٹ پر رکھا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سرینگر پولیس نے حال ہی میں شہر کے کئی حصوں میں جیش محمد کو فروغ دینے والے پوسٹر ملنے کے بعد مقدمہ درج کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ تفتیش کے دوران، سی سی ٹی وی فوٹیج میں ایک شخص کو پوسٹر لگاتے (بقیہ ۶ پر)

لاکھوں مہاجر پرندوں کی کشمیر آمد، حسین مناظر نے وادی کا رنگ بدل ڈالا

اس مرتبہ بھی دس لاکھ سے زائد مہاجر پرندے وادی کا رخ کریں گے

سری نگر/ ۷نومبر (یو این آئی) سردیوں کے آغاز کے ساتھ ہی یورپ، وسطی اور مشرقی ایشیا کے منجمد خطوں سے ہزاروں مہاجر پرندوں نے وادی کا رخ کیا ہے، جس سے ہوکرسر، ولر اور شالہ بوگ جیسے آبی ذخائر زندگی سے بھر گئے ہیں۔ ہر سال نومبر سے مارچ تک، جیسے جیسے شمالی خطوں میں درجہ حرارت گرتا ہے، پرندوں کے یہ جھنڈ طویل اور صبر آزما پرواز طے کرتے ہوئے کشمیر پہنچتے ہیں۔ یہاں کی جھیلیں نہ صرف ان کے آرام کی جگہ بنتی ہیں بلکہ ان کے لیے خوراک (بقیہ ۶ پر)

محبوس ممبر اسمبلی معراج ملک کی درخواست

20 نومبر کو حتمی سماعت کے لیے مقرر

جموں/ ۷نومبر (آفاق نیوز) جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ نے عام آدمی پارٹی کے حراست میں لیے گئے رکن اسمبلی معراج ملک کی جانب سے دائر درخواستِ رہائی کو 20 نومبر کو حتمی سماعت کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ یہ اطلاع پارٹی کے ترجمان نے جمعہ کو کیس کی سماعت کے بعد دی۔ قابل ذکر ہے کہ معراج ملک، جو عام آدمی پارٹی کے جموں و کشمیر یونٹ کے صدر بھی ہیں، کو 8 ستمبر کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت کٹھوعہ جیل میں منتقل کیا گیا۔ ملک نے 24 ستمبر کو اپنی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی تھی اور ساتھ ہی 5 کروڑ روپے کے معاوضے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ پارٹی ترجمان اپوسنگھ سلاتھیا کے مطابق، جمعہ کو کیس کی سماعت کے دوران ملک کی قانونی ٹیم نے عدالت کے روبرو مؤقف اختیار کیا کہ اب تک حکومت کی جانب سے کوئی باضابطہ جواب داخل نہیں کیا گیا، جس کے باعث ایک منتخب رکن اسمبلی بدستور قید میں ہے اور ان کے حلقۂ انتخاب کے عوام متاثر ہو رہے ہیں۔ ملک کی پیروی کرنے والی قانونی ٹیم میں سینئر ایڈووکیٹ راہل پنت، ایڈووکیٹ ایس ایس احمد، ایم طارق مغل اور ایم ذوالقرنین چودھری شامل ہیں۔ دوسری جانب، حکومت کی نمائندگی سینئر ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل مونیکا کوہلی اور سینئر وکیل سنیل سیٹھی نے کی۔ انہوں نے (بقیہ ۶ پر)

ڈاکٹر جتیندر سنگھ کی قیادت میں زیرو لائن پر 'وندے ماترم' مارچ

طلبہ، بی ایس ایف جوانوں، خواتین، نوجوانوں

عوامی نمائندوں، پولیس اور انتظامیہ کے افسران نے شرکت

جموں، 7 نومبر (یو این آئی) قومی ترانے 'وندے ماترم' کے 150 سال مکمل ہونے کی ملک گیر تقاریب کے تحت آج مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ہیرانگر کے سرحدی گاؤں لونڈی موڑ سے بین الاقوامی سرحد (آئی بی) کے زیرو لائن تک ایک خصوصی پیدل مارچ کی قیادت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے سرحدی علاقوں کے رہائشیوں کے لیے کئی اہم اقدامات کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جن لوگوں نے بارڈر سکیورٹی فورس کو چوکیوں یا دیگر سکیورٹی ڈھانچوں کے قیام کے لیے اپنی زمین عطیہ کی تھی، انہیں مالی معاوضہ فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع انتظامیہ اس اسکیم کے طریقۂ کار کو حتمی شکل دے کر زمین عطیہ کرنے والوں میں مالی امداد تقسیم کرے گی۔ 'وندے ماترم' پیدل مارچ (بقیہ ۶ پر)

بی ایس ایف کشمیر کی جانب سے قومی ترانے 'وندے ماترم'

کے 150 برس مکمل ہونے پر شاندار تقریب کا انعقاد

سری نگر، 7 نومبر (یو این آئی) بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کشمیر نے آج قومی ترانے 'وندے ماترم' کے 150 سال مکمل ہونے کے موقع پر ایک پُروقار تقریب منعقد کی، جس میں وطن دوستی اور قومی جذبے کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا۔ یہ تقریب ایف ٹی آر کشمیر ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوئی، جہاں بی ایس ایف کے انسپکٹر جنرل اشوک یادو کی سربراہی میں افسران اور تمام رینکس نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔ اس موقع پر 'وندے ماترم "150 کی اجتماعی گائیکی کا اہتمام کیا گیا، جس میں درجنوں اہلکاروں نے قومی یکجہتی کے جذبے کے ساتھ حصہ لیا۔ بی ایس ایف کے مطابق، یہ تقریب ان لاکھوں ہندوستانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی جنہوں نے آزادی کی جدوجہد کے دوران وندے ماترم کے نعرے سے تحریک حاصل کی۔ یہ نغمہ ہر ہندوستانی کے دل میں وطن سے محبت، قربانی اور اتحاد کا جذبہ بیدار کرنے کا ذریعہ بنا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آئی جی اشوک یادو نے کہا کہ وندے ماترم نہ صرف ایک نغمہ ہے بلکہ یہ ہندوستان کی قوم پرستی، قربانی اور فخر کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایس ایف کے ہر سپاہی کے لیے یہ ترانہ ایک تحریک ہے جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارا فرض وطن کی سرحدوں کی حفاظت اور امن و امان کی پاسداری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آزادی کے 75 برس بعد بھی وندے ماترم کی گونج ہر دل میں زندہ ہے اور یہ قومی اتحاد اور حب الوطنی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ تقریب کے دوران افسران اور جوانوں نے ترانے کے ساتھ قوم کے شہیدوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور بھارت ماتا کے احترام میں کھڑے ہو کر سلامی دی۔ بی ایس ایف کے ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ تقریب نہ صرف ایک تاریخی دن کی یاد دہانی ہے بلکہ نئی نسل (بقیہ ۶ پر)

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن سری نگر میں

قومی گیت 'وندے ماترم' کے 150 سال مکمل ہونے کی تقریب کا اِنعقاد

ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی

شہری ذِمہ داری، حب الوطنی اور قومی تعمیر میں تعلیم کے کردار پر زور

سری نگر/ ۷ نومبر/ (ڈی آئی پی آر) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن سری نگر نے آج یہاں قومی گیت 'وندے ماترم' کی تاریخی، ثقافتی اور حب الوطنی کی اہمیت کو مناتے ہوئے اس کے 150 سال پورے ہونے کی یادمیں ایک ضلعی سطح کی تقریب کا اِنعقاد کیا۔ اِس موقعہ پر ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن شانت منو مہمان خصوصی تھے۔ اِس موقعہ پر ڈائریکٹر کالجز پروفیسر شیخ اعجاز بشیر، سی ای او سری نگر، ایس ڈِی ایم ایسٹ، فیکلٹی ممبران اور طلباً کی بڑی تعداد بھی (بقیہ ۶ پر)

کولگام میں ڈیوٹی کے دوران پولیس اہلکار حرکت قلب بند ہونے کے بعد فوت

سرینگر/ 07 نومبر/ سی این آئی/ سردیوں میں اضافہ کے ساتھ ہی دل کا دورہ پڑنے کے بڑھتے واقعات کے بیچ جنوبی ضلع کولگام میں ایک پولیس اہلکار حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گیا۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ کولگام کے آمنو علاقے میں ایک پولیس اہلکار دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہو گیا۔ نمائندے نے عین شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ پولیس اہلکار علاقے میں اقلیتی پوسٹ میں ڈیوٹی کے دوران بے ہوش ہو کر گر پڑا جس کے بعد اگرچہ اس کو اسپتال پہنچانے کی کوشش کی گئی تاہم ڈاکٹروں نے اسے وہاں مردہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اہلکار کی شناخت بلبیر سنگھ ساکنہ سانبہ جموں کے بطور ہوئی ہے۔ پولیس کے ایک سنئیر آفیسر نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر لی گئی ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ (بقیہ ۶ پر)

جموں وکشمیر پولیس نے گاندربل، سوپور، شوپیان

اور ہندواڑہ میں سم فروشوں کا معائنہ کیا

سرینگر ۷ نومبر/ (آفاق نیوز ڈیسک) سم کارڈ کے غلط استعمال پر کریک ڈاؤن کرنے اور تصدیقی اصولوں کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانے کے لئے ایک اہم اقدام میں، گاندربل، شوپیان، سوپور اور ہندواڑہ میں پولیس نے ضلع بھر میں مختلف سم کارڈ فروش دکانوں پر اچانک چھاپے مارے۔ یہ کارروائی ایس ایس پی گاندربل، ہندواڑہ، اور سوپور کی ہدایت پر کی گئی تھی، جس کا مقصد سم جاری کرنے کی صداقت کی تصدیق کرنا اور جعلی یا دھوکہ دہی سے حاصل کردہ سم کارڈوں کی گردش کو روکنا تھا جن کا ممکنہ طور پر غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے غلط استعمال کیا جا سکتا ہے۔ معائنہ کے دوران، پولیس نے ان تمام اضلع کے پولیس اسٹیشنوں کے دائرہ اختیار میں دکانداروں کے ذریعے رکھے گئے کسٹمر (بقیہ ۶ پر)

صارفین کیساتھ مقامی زبانیں بولیں، مقامی عملے کی بہتر تشخیص کریں

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کا بنکوں پر ایچ آر پالیسیوں میں ترمیم کا مشورہ

سرینگر// 7 نومبر/ ٹی ای این/ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے پبلک سیکٹر کے بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ مقامی زبان کے استعمال کو فروغ دیں اور علاقائی زبانوں میں مہارت رکھنے والے ملازمین کی بہتر تشخیص کے لیے ایچ آر پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ اس نے بینکوں کو یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ قرض لینے والوں پر ضرورت سے زیادہ دستاویزات کا بوجھ نہ ڈالیں۔ زبان آپ کے گاہکوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا ایک اہم طریقہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ ہندی یا انگریزی جانتے ہیں، جب آپ ان کی زبان بولتے ہیں تو یہ ایک اچھا پچ بڑھاتا ہے۔ سیتارمن نے کہا کہ ہم ہندوستانی بیرون ملک جاتے ہیں اور لوگوں کو خوش کرنے کے لیے فرانسیسی یا ہسپانوی میں کچھ الفاظ کہتے ہیں لیکن ہمارے اپنے ملک میں، ایچ آر پالیسیوں کی وجہ سے، عملہ اکثر مقامی زبان جانے بغیر تعینات کیا جاتا ہے۔ اس سے انسانی رابطے ختم ہو جاتے ہیں۔ پروموشنز میں علاقائی زبان کی مہارت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، اس نے مزید کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھرتی کریں کہ برانچ میں تعینات ہر عملے کا رکن کسٹمر کو سمجھتا ہو اور مقامی زبان بولتا ہو۔ کم از کم اگر اعلیٰ انتظامیہ ایسا نہیں کرتی ہے، تو برانچ کی سطح کے افسر کو چاہیے۔ اس کے تبصرے کئی حالیہ تنازعات کے درمیان آئے ہیں جہاں بینک کے اہلکاروں کو مقامی زبانیں بولنے سے انکار کرنے پر ردعمل کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح کی کشیدگی خاص طور پر مہاراشٹر اور کرناٹک جیسی جنوبی ریاستوں میں دیکھی گئی ہے۔ بنگلورو میں ایک حالیہ واقعہ، جہاں ایک بینک مینیجر نے ایک گاہک کے ساتھ کنڑ بولنے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے غم و غصہ، وزیر اعلیٰ سدارامیا کی مذمت، اور اہلکار کا تبادلہ ہوا۔ سیتا رمن نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ بینکوں کے صارفین کے ساتھ ذاتی رابطے میں کمی نے کریڈٹ انفارمیشن کمپنیوں پر انحصار بڑھا دیا ہے، جو اکثر ڈیٹا اپڈیٹس میں تاخیر کرتی ہے جس کی وجہ سے قرض کی تردید ہوتی ہے۔ انہوں نے بینکوں کو یاد دلایا کہ مضبوط مقامی روابط برقرار رکھنا نہ صرف کسٹمر سروس کے لیے بلکہ کاروبار کی ترقی کے لیے بھی ضروری ہے، یاد کرتے ہوئے کہ کس طرح پرانے نجی بینک قومیانے سے پہلے کمیونٹی تعلقات کے ذریعے ترقی کرتے (بقیہ ۶ پر)

اسکول میں پراکسی حاضری

سی ای او جواجوری نے صنفی نقالی پر نوٹس جاری کیا

سرینگر// 7 نومبر/ یو این ایس/ جموں کشمیر کے راجوری ضلع کے چیف ایجوکیشن آفیسر نے جے کے سمارٹ اٹینڈنس پورٹل پر مبینہ طور پر فرضی حاضری کو نشان زد کرنے کیلئے ادارہ کے سربراہ اور پرائمری اسکول اپر کراگ، زون کوٹرنکا کے ایک استاد کو وضاحتی نوٹس جاری کیا ہے۔ نوٹس کے مطابق، 3 نومبر 2025 کو یہ دیکھا گیا کہ ہیڈ آف انسٹی ٹیوٹ، محمد الطاف نے سکول میں تعینات گریڈ III کی ٹیچر سکینہ بیگم کی جانب سے حاضری کو نشان زد کرنے کی کوشش کی۔ سسٹم نے مبینہ طور پر چہرے کی مماثلت کی وجہ سے تین بار حاضری کی کوشش کو مسترد کر دیا۔ تاہم، ہیڈ آف انسٹی ٹیوٹ نے مبینہ طور پر مسترد کر دیا اور دستی طور پر حاضری کی توثیق کی، جس کے نتیجے میں خاتون ٹیچر کے پروفائل کے خلاف ایک مرد کی تصویر پکڑی گئی۔ سی ای او راجوری نے کہا کہ یہ ایکٹ درج ذیل ہے جو سرکاری حکم نمبر 2024123-Edu کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پراکسی حاضری سرکاری ریکارڈ میں صنفی نقالی، آئین ہند کے آرٹیکل 311(2) کے تحت سنگین بدانتظامی سمجھا جاتا ہے۔ محمد الطاف اور سکینہ بیگم دونوں کو زونل ایجوکیشن آفیسر کوٹرنکا کے ریمارکس کے ساتھ دو دن کے اندر اپنی وضاحت پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ مقررہ وقت کے اندر جواب دینے میں ناکامی کے نتیجے میں سروس رولز کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

24 ستمبر کے لیہہ تشدد کے ثبوت شیئر کریں

جوڈیشل کمیٹی کی عوام سے اپیل، ابھی تک کوئی ثبوت نہیں ملا

سرینگر// 7 نومبر/ یو این ایس/ 24 ستمبر کے لیہہ تشدد کی تحقیقات کرنے والی عدالتی تحقیقاتی کمیٹی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کوئی بھی ثبوت فراہم کریں جس سے اس کیس سے متعلق حقائق کو قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ کمیٹی کے عہدیداروں نے کہا کہ سابقہ عوامی نوٹس کے باوجود اب تک افراد کی جانب سے کوئی بیانات، دستاویزات، آڈیو یا ویڈیو ریکارڈنگ یا کوئی اور قسم کا ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ عوامی شرکت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کمیٹی نے کہا کہ شفاف اور قابل اعتماد تحقیقات کو یقینی بنانے کیلئے مقامی لوگوں کا تعاون بہت ضروری ہے۔ اس نے کسی کے پاس بھی اس واقعے سے متعلق قابل اعتماد معلومات یا مادی ثبوت رکھنے پر زور دیا ہے کہ وہ جلد از جلد سامنے آئے اور جاری انکوائری میں مدد کرے۔ کمیٹی نے یقین دلایا کہ تمام گذارشات کو رازداری کے ساتھ اور قانونی طریقہ کار (بقیہ ۶ پر)

بڈگام پولیس نے سوک ایکشن پروگرام کے تحت ضرورت مند طلباء میں اسکول کٹس تقسیم کیں

سرینگر ۷ نومبر/ (آفاق نیوز) سوک ایکشن پروگرام (CAP) کے ایک حصے کے طور پر، بڈگام پولیس نے گورنمنٹ پرائمری اسکول لوہران کھاگ اور گورنمنٹ پرائمری اسکول چیک براد پتھری دروان پکھیر پورہ — ضلع بڈگام کے دور افتادہ دیہات — میں ایک کمیونٹی آؤٹ ریچ ایونٹ کا انعقاد کیا اور ضرورت مند طلباء میں بیگ، اسٹیشنری اور یونیفارم کی اشیاء سمیت اسکول کٹس تقسیم کیں۔ طلباء کے ساتھ بات چیت کے دوران پولیس افسران نے انہیں پڑھائی پر (بقیہ ۶ پر)

نامور عالم دین مولانا سید خورشید احمد بخاری کے

عم محترم سید غلام نبی بخاری کی وفات پر حقانی میموریل ٹرسٹ کی تعزیت

سرینگر ۷ نومبر/ ایک بیان کے مطابق حقانی میموریل ٹرسٹ جموں و کشمیر نے نامور عالم دین سید مولانا خورشید احمد بخاری کے عم محترم غلام نبی بخاری ساکنہ وترہیل کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری بشیر احمد ڈار نے انکی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ٹرسٹ کے مرکزی کونسل کے سنیر ممبران منظور احمد ملک، سید غلام ربانی، محمد یوسف راتھر، سمیع اللہ حقانی، بشیر احمد ڈار چاڈورہ، ضلع صدور ٹرسٹ سرینگر، پلوامہ، بارہمولہ، بڈگام، اسلام آباد اور کپوارہ مولانا محمد شفیع، مولانا سمیع اللہ بٹ، عبدالرشید ملک، محمد اسداللہ، مشتاق احمد حقانی، سید غلام ربانی، شعبہ تعلیم کے سربراہ مفتی قمرالدین، سنیر رکن مفتی طارق مصباحی، ٹرسٹ کے جملہ عہدہ داران وارا کین ٹرسٹ، تحریک اسلامی جموں وکشمیر، ابن حقانی یوتھ فاؤنڈیشن جموں وکشمیر، دارالعلوم حقانیہ سویہ بگ، دارالعلوم فیضان مدینہ آروہ بیروہ، دارالعلوم قریشیہ شیری بارہمولہ دارالعلوم سلطان العارفین ترچھل پلوامہ، دارالعلوم شاہ ولی اللہ ست بونن کپوارہ، جامع ھدایت البنات کرالہار، دارالعلوم حی علی الفلاح ہدپورہ کھی ٹنگن، دارالعلوم رحمت عالم یار بگ رفیع آباد، دارالعلوم صدیقیہ لٹھی شاٹ سوپور، دارالعلوم حنفیہ گنڈ براٹھ، مدرسہ نور الاسلام براٹھ کلان سوپور، دارالعلوم سید اسماعیل بخاری شتلوہ، دارالعلوم کاشانیہ ربن سوپور، دارالعلوم الاعتقاد فیضانِ مدینہ ترکانجن اور، مدرسہ اسلامیہ (بقیہ ۶ پر)

سردیوں کے ایام میں شام ہونے سے

قبل ہی کنگن میں مسافروں گاڑیوں کی عدم دستیابی

سرینگر/ 07 نومبر/ سی این آئی/ سردیوں کے ان ایام میں شام ہونے سے قبل ہی گاندربل سے کنگن تک مسافروں گاڑیوں کی عدم دستیابی کے باعث لوگوں خاص طور پر طلبہ کو پریشانیاں لاحق ہو رہی ہے اور انہیں شام کے اوقات پیدل چل کر گھروں تک پہنچنے میں مجبور ہونا پڑتا ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے گاندربل سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ گاندربل مین ٹاون سے کنگن تک شام کے اوقات مسافروں گاڑیاں دستیاب نہیں رہتی ہے جو کہ مسافروں کیلئے پریشانی کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ کنگن علاقے سے تعلق رکھنے والے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ شام کے اوقات میں کئی راستوں پر پبلک ٹرانسپورٹ سڑک سے غائب ہو جاتی ہے۔ نمائندے کے مطابق مقامی لوگوں نے بتایا کہ کئی راستوں پر شام کے اوقات میں پبلک ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ روٹس پر سفر کرنے والے مسافر متعدد بار ٹرانسپوروں زاور متعلقہ حکام کے نوٹس میں لے چکے ہیں۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ گنڈ، کلاں، گگلینگر، وانگٹھ اور دیگر علاقوں سمیت مختلف دیہاتوں کے لوگوں کو گزشتہ ایک ماہ سے شام کے اوقات میں پبلک ٹرانسپورٹ سروس نہ ہونے کی وجہ سے شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ طلباء کے ایک گروپ نے شکایت کی کہ شام کے اوقات میں بسیں اور سومو جیسی پبلک ٹرانسپورٹ دستیاب نہیں رہتی۔ انہوں نے کہا کہ گاڑیوں کی عدم دستیابی کے باعث انہیں شام کے اوقات پیدل چل کر گھروں تک پہنچنے کیلئے مجبور ہونا پڑ رہا ہے جبکہ متعلقہ محکمہ خاموش تماشائی بن بیٹھا ہے اور کوئی اس کی جانب توجہ نہیں دیتا ہے۔

وندے ماترم " کو 150 سال مکمل

ڈی جی پی جے اینڈ کے نے پی سی آر کشمیر میں مرکزی یادگاری پروگرام کی قیادت کی

سرینگر/ ۷ نومبر/ ایک بیان کے مطابق بھارت کے قومی گیت "وندے ماترم" کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر جموں و کشمیر پولیس نے کشمیر میں پولیس کنٹرول روم میں مرکزی یادگاری پروگرام کا اہتمام کیا۔ اس تقریب کا افتتاح ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، جے اینڈ کے، شری نلین پربھات، آئی پی ایس نے کیا، جنھوں نے بڑے جوش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ تقریبات کی قیادت کی۔ پروگرام کا آغاز "وندے ماترم" کے اجتماعی گانے سے ہوا، جس میں ڈی جی پی، سینئر افسران، اور بڑی تعداد میں پولیس اہلکاروں نے شرکت کی۔ پی سی آر کے احاطے میں طاقتور گانا گونجتا ہے، جو کہ اتحاد، لگن اور مادر وطن کے لیے عقیدت کی علامت ہے وہ اقدار جو گانے نے نسلوں کے لیے متاثر کی ہیں۔ اس موقع پر جے اینڈ کے پولیس کے سینئر افسران بشمول سپیشل ڈی جی پی (کوآرڈینیشن) جے اینڈ کے شری ایس (بقیہ ۶ پر)

جموں کشمیر: دیکھ بھال کے اخراجات اور

عملے کی کمی کی وجہ سے 50 فیصد سے زیادہ ای۔ بسیں بند ہیں

سرینگر/ 7 نومبر/ کے پی ایس/ جموں کشمیر روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے الیکٹرک بسوں کے بیڑے کا ایک اہم حصہ سڑکوں سے دور ہو گیا ہے، حکام اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ جموں شہر میں چلنے والی نصف سے زیادہ ای۔ بسیں مہینوں سے زیادہ دیکھ بھال کے اخراجات اور مکینیکل عملے کی کمی کی وجہ سے آن گراؤنڈ ہیں۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ اطلاعات کے مطابق جے کے ایس آر ٹی سی جموں میں 20 الیکٹرک بسیں چلاتی ہے۔ دس سے زائد صحن میں تقریباً ایک سال سے بیکار پڑے ہیں۔ زیادہ تر میں ناقص کمپریسر ہوتے ہیں۔ کچھ کے فلیٹ ٹائر ہیں۔ ملازمین کے مطابق، ان میں سے بہت سی خرابیوں کو بروقت پورا نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے بسوں کو سروس سے باہر دھکیل کر سکریپ میں تبدیل کر دیا گیا۔ JKSRTC نے 2019 میں ٹاٹا موٹرز سے 40 ای۔ بسیں خریدی تھیں، جن میں سے 20 جموں اور 20 سری نگر کے لیے مختص کی گئی تھیں۔ چھ سال بعد، سرکاری ذرائع کے مطابق، جموں میں بجری بیڑے کو آپریشنل مسائل کا سامنا ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ ان بسوں کے لئے درکار کمپریسرز کو ٹاٹا موٹرز کے ذریعہ فراہم کیا جانا چاہئے۔ ہر کمپریسر کی قیمت پانچ ایک کے درمیان ہے۔

جے کے ایس ٹی ڈِی نے جموں میں جی ایس ٹی پرائم اینالٹکس ٹول، اِی۔ وے پورٹل پر

ایک روزہ اورنٹیشن ورکشاپ کا اِنعقاد کیا

جموں/ 07 نومبر/ (ڈی آئی پی آر) جموں و کشمیر سٹیٹ ٹیکسز ڈیپارٹمنٹ (جے کے ایس ٹی ڈِی) نے آج یہاں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کمپلیکس میں محکمہ کے اَفسران کے لئے جی ایس ٹی پرائم اینالیٹکس ٹول اور ای وے پورٹل پر ایک جامع یکروزہ اورنٹیشن ورکشاپ کا اِنعقاد کیا۔ ورکشاپ میں سائنٹیفک ڈائریکٹر ای۔ وے بل اور جی ایس ٹی پرائم پورٹل پی وِی بھٹ بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور اُنہوں نے جی ایس ٹی پرائم اینالیٹکس ٹول اور اِی۔ وے پورٹل کی جدید خصوصیات اور عملی ایپلی کیشنز پر ایک مفصل سیشن پیش کیا۔ اُنہوں نے مختلف یوٹیلیٹی ٹولز پر روشنی ڈالی جو کمپلائنس کو آسان بنانے، ڈیٹا اینالیٹکس کو بہتر کرنے اور ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے تیار کیے گئے ہیں۔ اُنہوں نے شرکأ اَفسران کے اُٹھائے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور تکنیکی و عملی پہلوؤں (بقیہ ۶ پر)

تجاوزات اور کچرے کی ڈمپنگ بانڈی پورہ چشمے کئی دہائیوں کے بعد سوکھ گئے

سرینگر// 7 نومبر/ یو این ایس/ ایک زمانے میں پانی کے قدرتی وسائل کے لیے جانا جاتا تھا، شمالی کشمیر کا بانڈی پورہ ضلع اپنے چشموں اور ندی نالوں میں مسلسل کمی دیکھ رہا ہے، ان میں سے اکثر اب کچرا پھینکنے کی جگہوں میں تبدیل ہو چکے ہیں یا رہائشیوں نے ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ بانڈی پورہ، روایتی طور پر علم (علم)، ادب (ادب) اور آب (پانی) سے وابستہ ہے، میٹھے پانی کے متعدد اجسام کے طور پر اپنے ایک متعین عنصر کو کھو رہا ہے جو ایک بار برقرار رہنے والی کمیونٹیز خشک یا آلودہ ہو چکی ہیں۔ آرین درد پورہ، گنڈ پورہ، ارا گم، کہنوسا، کلوسہ، گمرو، نادیہال اور گروورا کے مقامی لوگوں نے اس بات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ واٹر چینلز کو کچرے کو ٹھکانے لگانے کی جگہوں پر کم کر دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گھریلو کچرا، پلاسٹک کی بوتلیں، اور دیگر غیر بایوڈیگریڈیبل فضلہ براہ راست ان ندی نالوں میں ڈالا جا رہا ہے، جس سے ان کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اور آلودہ پانی جو کبھی قریبی دیہاتوں کو فراہم کیا جاتا تھا۔ گنڈ پورہ گاؤں کے رہائشیوں نے بتایا کہ دو صدیوں پرانی ندی نالے میں تبدیل ہو گئی ہے۔ ایک رہائشی محمد شفیع نے کہا کہ ہم برسوں پہلے اس سے پیا کرتے تھے لیکن اب لوگ اس میں کوڑا کرکٹ اور پرانی چیزیں پھینک دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پلاسٹک کا فضلہ سطح پر تیرتا ہے، کئی مقامات پر پانی کو روکتا ہے اور اسے کسی بھی مقصد کے لیے ناقابل استعمال چھوڑ دیتا ہے۔ کئی علاقوں میں مقامی لوگوں نے بتایا کہ قدرتی چشموں کے غائب ہونے سے صاف پانی تک رسائی مشکل ہو گئی ہے۔ گنڈ پورہ سے تعلق رکھنے والے بشیر احمد نے کہا، "ہمارے گاؤں میں سو سال سے موجود ایک چشمہ مکمل طور پر سوکھ چکا ہے۔ لوگ اب پانی لانے کے لیے لمبی دوری پر چلتے ہیں،" گنڈ پورہ سے تعلق رکھنے والے بشیر احمد نے کہا۔ درد پورہ گاؤں کے ایک اور رہائشی جاوید احمد لون نے کہا کہ پچھلے کچھ سالوں میں ان کی بہار بھی ختم ہو گئی ہے۔ "پہلے، اس کا پانی پینے اور گھریلو کاموں کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اب یہ مکمل طو (بقیہ ۶ پر)

ہاسٹل کی سہولیات فوراً مہیا کرائیں

ہندوارہ جی ایم سی کے طلباء کا مطالبہ

سرینگر// 7 نومبر/ یو این ایس/ گورنمنٹ میڈیکل کالج (جی ایم سی) ہندوارہ کے طلباء نے انتظامیہ پر بار بار کی اپیلوں کو نظر انداز کرنے کا الزام لگاتے ہوئے فوری ہاسٹل رہائش کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی دھرنا دیا۔ احتجاج کرنے والے طلباء، جن میں زیادہ تر دوسرے سال کے بیچ کے ہیں، نے کہا کہ وہ غریب حالات کے ساتھ مہنگے پرائیویٹ کرائے پر رہنے پر مجبور ہیں۔ ہاسٹل کی رہائش کو بنیادی ضرورت قرار دیتے ہوئے، احتجاج کرنے والے طلباء نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر ''رہائش سب کیلئے'' اور ''ہر ایک کے لئے ایک کمرہ'' لکھا ہوا تھا۔ طالب علموں نے بتایا کہ وہ ایک کمرے میں 6 رہ رہے ہیں، پانی اور بجلی کے مسلسل مسائل کا سامنا ہے۔ ایک طالب علم نے کہا کہ ابتدائی مرحلے میں ہاسٹل (بقیہ ۶ پر)

جموں وکشمیر پولیس نے 5 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا؛ ممنوعہ اشیاء برآمد

سرینگر ۷ نومبر/ آفاق نیوز) سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، پولیس نے پلوامہ، اونتی پورہ اور شوپیاں میں 05 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا ہے اور ان کے قبضے سے ممنوعہ اشیاء برآمد کی ہیں۔ پلوامہ میں پولیس اسٹیشن کاکاپورہ کی ایک پولیس پارٹی نے اوکھو کاکاپورہ میں قائم ایک ناکہ پر ایک مشکوک شخص کو روکا جس کی شناخت عبدالمجید وانی ولد غلام احمد وانی ساکنہ نہامہ کے طور پر کی گئی۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے 2.765 کلو گرام بینگ بوسا جیسے مادہ برآمد ہوا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایف آئی آر نمبر 2025/71 کے تحت قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت پولیس سٹیشن کاکاپورہ میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہیشوپیاں میں، پولیس اسٹیشن زینا پورہ کی ایک پولیس پارٹی نے مالدیرہ زینا پورہ میں قائم ایک ناکہ پر، ایک گاڑی (ویگنر) کو روکا جس کا رجسٹریشن نمبر JK18-6181 عمر مقبول پارا ساکن ہمونہ ناگبل زینا پورہ چلا رہا تھا۔ تلاشی کے دوران گاڑی سے چرس جیسا مادہ تقریباً 1.326 کلوگرام برآمد ہوا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایف آئی آر نمبر 2025/108 کے تحت قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت پولیس سٹیشن زینا پورہ میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ واردات میں استعمال ہونے والی گاڑی بھی قبضے میں لے لی گئی۔ اونتی پورہ میں ایس ڈی پی او پامپور شری آر پی سنگھ کی قریبی نگرانی میں ایس ایچ او پی ایس پامپور انسپکٹر خالد فیاض کی سربراہی میں پولیس (بقیہ ۶ پر)

'وندے ماترم' گیت آج بھی نوجوانوں میں اتحاد،

قوم پرستی اور نئی توانائی کا سرچشمہ ہے: امت شاہ

پٹنہ، 7 نومبر (یو این آئی) قومی گیت وندے ماترم' کے 150 سال مکمل ہونے کے موقع پر بی جے پی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ وندے ماترم 150 سالہ اُتسو پروگرام ' سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ وندے ماترم' نے ملک کے شہریوں کے دلوں میں قوم پرستی کی شمع روشن کر کے آج بھی نوجوانوں میں اتحاد، حب الوطنی اور نئی توانائی کا سرچشمہ بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عظیم قومی گیت اس سال اپنے 150 سال مکمل کر رہا ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا، ''آج کا دن ہندوستانی شعور کی بیداری کا دن ہے۔ ''انہوں نے کہا، ''اسی دن 150 سال قبل بنکم چندر چٹو پادھیائے جی نے وندے ماترم' کو عوام کے سامنے پیش کیا تھا۔ بنکم بابو نے اس گیت کی تخلیق کر کے قومی شعور کا ایک عظیم منتر قوم کو دیا، جو آگے چل کر آزادی کا نعرہ اور تحریک کا بنیادی اصول بنا۔ ''مسٹر شاہ نے کہا کہ وندے ماترم' محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ہندوستان کی روحانی آواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز حکومت کے خلاف وندے ماترم' نے قوم کو متحد کر کے آزادی کے جذبے کو تقویت بخشی اور انقلابیوں کے دلوں میں مادرِ وطن کے تئیں پختہ عزم، فخر اور قربانی کا جذبہ بیدار کیا۔ ملک گیر سطح پر آزادی کی تحریک کی آواز بننے والا وندے ماترم ' آج ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے عزم کے لیے بھی تحریک بن رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم سب جانتے ہیں کہ آزادی کی تحریک کے رہنماؤں نے جس عظیم ہندوستان کا خواب دیکھا تھا، پچھلے 11 برسوں میں قوم کی اجتماعی کوششوں سے ان خوابوں کی تکمیل کی سمت میں بہت سے کام انجام دیے گئے ہیں۔ ''مسٹر شاہ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ وندے ماترم' کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے اہل خانہ اور سماج کے ساتھ مل کر وندے ماترم' کے مکمل گیت کو اجتماعی طور پر گائیں، تاکہ آنے والی نسلیں بھی اس نغمے سے تحریک حاصل کرتی رہیں۔

ہندوستان۔ نیوزی لینڈ ایف ٹی اے مذاکرات

کا چوتھا دور مکمل، جلد معاہدے کی امید

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے سلسلے میں مذاکرات کا چوتھا دور جمعہ کو نیوزی لینڈ میں اختتام پذیر ہوا، جس میں دونوں جانب سے وزارتی سطح کی شرکت ہوئی۔ وزیرِ تجارت وصنعت پیوش گوئل نے کہا، ''ہم ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک اور معاشی تعاون کے مطابق ایک متوازن، جامع اور باہمی طور پر فائدہ مند معاہدے کے جلد از جلد حتمی مرحلے تک پہنچنے کے لیے پرعزم ہیں۔ ''مذاکرات کا یہ چوتھا دور 3 ستمبر کو آکلینڈ میں شروع ہوا تھا۔ اسی سلسلے میں افسران کے ایک وفد کے ساتھ مسٹر پیوش گوئل بھی نیوزی لینڈ کے دورے پر تھے۔ اس موقع پر ہندوستان کے صنعت وتجارت کے نمائندوں کا ایک وفد بھی وہاں موجود تھا۔ چوتھے دور کے اختتام پر مسٹر گوئل نے کہا کہ مذاکرات کا یہ مرحلہ دونوں ممالک کی جانب سے ایک دوسرے کی مصنوعات کو اپنی منڈیوں میں آزادانہ داخلے کی سہولت دینے، خدمات کے شعبے کی آزادی، اقتصادی وتکنیکی تعاون اور سرمایہ کاری کے مواقع پر مرکوز تھا۔ اپنے اس دورے کے دوران مسٹر گوئل نے نیوزی لینڈ کے وزیرِ تجارت ٹوڈ میکلے، دیگر حکام، ایئر نیوزی لینڈ کے سی ای او نکھل روی شنکر، صنعت وتجارت کے اہم نمائندوں اور وزیرِ اعظم کرسٹوفر لکسن سے بھی ملاقات کی۔ مسٹر گوئل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، ''میرے دوست اور ہم منصب ٹوڈ میکلے سے ملاقات کے ساتھ ہی میرا نیوزی لینڈ کا مفید دورہ اختتام پذیر ہوا۔

تکنیکی خرابی کی وجہ سے دہلی ہوائی اڈے

پر 100 سے زیادہ پروازیں تاخیر کا شکار

نئی دہلی، 7 نومبر (یو اینئی) دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر جمعہ کے روز 11 بجے تک تکنیکی خرابی کی وجہ سے 100 سے زیادہ پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، جس سے مسافروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (AAI) نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کیا کہ آٹومیٹک میسجنگ سوئچ سسٹم (AMSS) میں تکنیکی مسئلے کی وجہ سے پروازوں میں تاخیر ہوئی۔ یہ سسٹم ہوائی ٹریفک کنٹرول ڈیٹا کو سپورٹ کرتا ہے اور ہوائی ٹریفک کے خودکار کنٹرول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا نے کہا کہ ہوائی ٹریفک کنٹرولرز فی الحال دستی طور پر پرواز کے منصوبوں پر کارروائی کر رہے ہیں اور سسٹم کو ٹھیک کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ہوائی اڈے کو صبح سے ہی یہ مسئلہ درپیش ہے۔ کئی بورڈنگ گیٹس پر مسافروں کو متعلقہ ایئر لائن کے عملے کے ساتھ بحث کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ دہلی انٹرنیشنل ایئرپورٹ لمیٹڈ (DIAL)، ہوائی اڈے کے آپریٹر، نے ایک بیان میں کہا کہ مسافروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ پرواز کی تازہ کاریوں کے لیے اپنی متعلقہ ایئر لائنز سے رابطہ کریں۔ کئی ایئر لائنز نے بورڈنگ گیٹس پر طویل مدت تک انتظار کرنے والے مسافروں کے لیے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہے۔

آر آر ٹی ایس جیسے ٹرانسپورٹ نظام اہم شہروں میں تیار کیے جائیں گے: منوہر لال

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) مرکزی وزیر برائے ہاؤسنگ وشہری ترقیات منوہر لال نے کہا ہے کہ دہلی کے علاوہ ملک کے دیگر بڑے شہروں میں بھی آر آر ٹی ایس (ریجنل ریپڈ ٹرانزٹ سسٹم) جیسے ٹرانسپورٹ نظام تیار کیے جائیں گے۔ انہوں نے جمعہ کے روز گڑگاؤں میں ××اربن موبلٹی انڈیا (یو ایم آئی) کانفرنس اینڈ ایگزیبیشن 2025' کے 18 ویں ایڈیشن کے افتتاح کے موقع پر یہ بات کہی۔ اس موقع پر مرکزی وزیر نے نمائش کا افتتاح کیا اور سی این جی سے تبدیل شدہ ایک ریٹروفٹڈ الیکٹرک آٹو میں سفر بھی کیا۔ مرکزی وزیر نے اپنے خطاب میں قومی گیت وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ پر سب کو مبارکباد دی اور ہندوستان کی نقل وحرکت کے ایکوسسٹم کو مضبوط بنانے میں یو ایم آئی کانفرنس کے کردار کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 1,100 کلومیٹر طویل میٹرو نیٹ ورک کے ساتھ، ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا میٹرو نیٹ ورک بن چکا ہے اور جلد ہی دوسرے مقام پر پہنچ جائے گا۔ منوہر لال نے وزیر اعظم ای-بس سروس کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ چھوٹے شہروں میں 10,000 برقی (الیکٹرک) بسیں چلائی جائیں گی، جن میں سے 100 ای-بسیں گڑگاؤں کو فراہم کی جائیں گی۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ میٹرو مسافروں کی تعداد میں اضافے کے لیے آخری مرحلے کو میٹرو سے جوڑنا ایک بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وزارت اس حوالے سے مؤثر اقدامات نافذ کرنے کے لیے ریاستی حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔

بھارت اب ایندھن برآمد کرنے والے ملک میں تبدیل ہو رہا ہے۔ نتن گڈکری

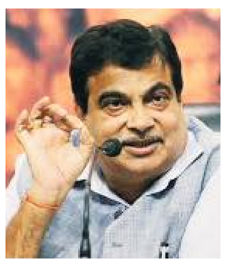

بھونیشور/ ۷ نومبر/ ایم این این/ مرکزی وزیر وزیر جناب نیتن گڈکری نے آج بھونیشور میں انڈین روڈز کانگریس (آئی آر سی) کے 84 ویں سالانہ اجلاس سے خطاب کیا۔ اس موقع پر اوڈیشہ کے وزیر اعلیٰ جناب موہن چرن ماجھی، پی ڈبلیو ڈی کے وزیر پرتھوی راج ہری چندن، آئی آر سی کے صدر پروفیسر منورنجن پریدا اور دیگر سینئر حکام بھی موجود تھے۔ جناب نتن گڈکری نے اپنے خطاب میں اس بات کو اجاگر کیا کہ بھارت ایتھنول، میتھنول، بایو ایل این جی، سی این جی اور گرین ہائیڈروجن کی بڑھتی ہوئی پیداوار اور استعمال کے سبب ملک سے ایندھن برآمد کرنے والے ملک میں تبدیل ہو رہا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ حکومت سڑکوں کی حفاظت کو سب سے زیادہ ترجیح دے رہی ہے، جس کے لیے جدید انجینئرنگ معیارات، انٹیلیجنٹ (باصلاحیت) ٹرانسپورٹ نظام اور عوامی بیداری مہمات کے ذریعے محفوظ اور موثر سفر کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ سڑکوں کے انجینئروں کے اہم کردار پر زور دیتے ہوئے مرکزی وزیر موصوف نے کہا کہ ان کی باریک بینی اور اختراعات ہی درست ڈی پی آرز (تفصیلی پروجیکٹ) تیار کرنے اور بغیر رکاوٹوں کے محفوظ شاہراہیں تعمیر کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بایو بٹومین اور پلاسٹک کے کچرے کو پھر سے قابل استعمال بنا کر شاہراہوں کی تعمیر میں استعمال کیا جا رہا ہے، جس سے سڑکوں کی پائیداری، استحکام اور لاگت میں بچت ہو رہی ہے، ساتھ ہی یہ اقدام ماحول کے لیے سازگار بنیادی ڈھانچے کے قومی مقاصد کو بھی فروغ دے رہا ہے۔ مرکزی وزیر جناب نتن گڈکری نے حکومت کے وژن کو دہراتے ہوئے کہا کہ ہمارا مشن اختراع اور پائیدار نقل وحرکت کے اصولوں پر مبنی عالمی معیار کی بنیادی ڈھانچہ سے متعلق معیاری ترقی کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انقلابی طرزِ عمل نہ صرف بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع پیدا کرے گا۔

سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ

کے ہاتھوں جامعہ میں چھٹے ایشیائی کانفرنس کا افتتاح

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) مرکزی وزیر برائے سائنس وٹکنالوجی اور وزیر برائے ارضی سائنسز ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے شعبۂ جغرافیہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام ایشین جغرافیکل ایسوسی ایشن (اے جی اے) کے اشتراک سے منعقدہ ایشیائی کانفرنس (اے سی جی۔ دو ہزار پچیس) کا افتتاح کیا۔ اس سہ روزہ کانفرنس کا مرکزی خیال ایشیائی ملکوں میں آب و ہوا کی تبدیلی، شہری کاری اور وسائل کی مستقل اور پائیدار بندوبست ' تھا۔ اپنے افتتاحیہ خطبے میں بطور مہمان خصوصی پروگرام میں شریک ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے کہا کہ ایک ایسے موقع پر جب جامعہ اپنا تاریخی ایک سو پانچواں یوم تاسس منا رہی ہے جامعہ میں آنے سے انہیں مسرت ہو رہی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ پروگرام بروقت ہو رہا ہے اور آب و ہوا کی تبدیلی، شہری کاری اور وسائل کی انتظام کاری سے گہرے طور پر منسلک موضوع پر مرکوز ہے جو معاصر، مستقبلیت اور عالمی تشویش جیسے مسائل سے جڑا ہوا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے بتایا کہ ایشیا اور جنوبی ایشیا میں سات سو پچاس ملین سے زیادہ لوگ آب و ہوا کی تبدیلی سے ہونے والی سخت آلودگی اور ضرر رساں چیزوں سے براہ راست رابطے میں ہیں اور انہوں نے بتایا کہ دو ہزار پچاس تک دنیا کے سب سے زیادہ آلودگی والے شہروں میں دہلی، ڈھاکہ، بنگاک اور منیلا وغیرہ ہوں گے۔ ہندوستان میں اے سی جی کا سب سے پہلا پروگرام منعقد کرنے کے لیے انہوں نے جامعہ کی ستائش کی۔ پروفیسر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کانفرنس کی تعریف کرتے ہوئے اسے کہا کہ صرف بامعنی نہیں بلکہ انتہائی انقلاب آفریں ہے۔'

میں اگلے سال ہندوستان کا دورہ کروں گا۔ ٹرمپ

وزیر اعظم مودی کو عظیم شخص قرار دیا

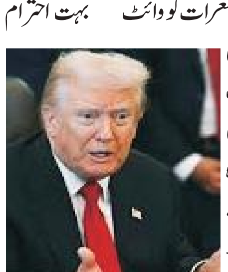

واشنگٹن/ ۷ نومبر/ ایم این این/ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ وہ جلد ہی ہندوستان کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک عظیم شخص " اور ان کے دوست " کے طور پر سراہا۔ جمعرات کو وائٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، ٹرمپ نے کہا کہ بھارت کے ساتھ تجارتی مذاکرات بہت بہتر " ہو رہے ہیں۔ وہ میرا ایک دوست ہے، اور ہم بات کرتے ہیں، اور وہ چاہتا ہے کہ میں وہاں جاوں۔ ہم اس کا پتہ لگائیں گے۔ میں جاوں گا وہ ایک عظیم شخص ہیں اور میں جاوں گا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اگلے سال ہندوستان کا سفر کریں گے، ٹرمپ نے کہا، "یہ ہوسکتا ہے، ہاں۔ "امریکی صدر نے 2020 میں ہندوستان کے اپنے آخری دورے کو بھی یاد کرتے ہوئے کہا، "میں نے وزیر اعظم کے ساتھ وہاں بہت اچھا سفر کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہندوستان نے بڑے پیمانے پر روس سے تیل خریدنا بند کر دیا ہے۔ ٹرمپ کا یہ بیان کچھ دن بعد آیا ہے جب وائٹ ہاؤس نے کہا تھا کہ ٹرمپ وزیر اعظم مودی کا بہت احترام کرتے ہیں اور کہا کہ دونوں رہنما کثرت سے " بات کرتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ نے منگل کو ہندوستان-امریکہ تعلقات پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ دوطرفہ تعلقات کے بارے میں بہت مثبت اور مضبوطی سے محسوس کرتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ صدر وزیر اعظم مودی کا بہت احترام کرتے ہیں، اور وہ اکثر بولتے ہیں۔ تجارتی مذاکرات پر، لیویٹ نے انکشاف کیا تھا کہ ٹرمپ اور ان کی ٹیم ہندوستانی فریق کے ساتھ سنجیدہ بات چیت " میں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر اور ان کی تجارتی ٹیم اس موضوع کے حوالے سے بھارت کے ساتھ انتہائی سنجیدہ بات چیت جاری رکھے ہوئے ہے۔

افغانستان میں ہندوستانی سفارت خانے کو مضبوط

بنانے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ وزارت خارجہ

نئی دہلی/ ۷ نومبر/ ایم این این/ وزارت خارجہ نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان نے افغانستان میں اپنے تکنیکی مشن کو ایک سفارت خانے میں اپ گریڈ کر دیا ہے اور نئی دہلی اس بات پر غور کر رہا ہے کہ اس کی فعالیت، ذمہ داریوں اور بڑھتی ہوئی طاقت کو کس طرح مضبوط کیا جائے۔ جمعہ کو نئی دہلی میں ہفتہ وار میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ امور کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اکتوبر میں افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی کے دورہ ہندوستان اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور ان کے افغان ہم منصب کے درمیان ٹیلی فونک بات چیت کو یاد کیا۔ ان خبروں کے بارے میں پوچھے گئے جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ طالبان ایک سفارت کار کو ہندوستان بھیجنے جا رہے ہیں، جیسوال نے جواب دیا، ''ہم نے حال ہی میں افغانستان کے وزیر خارجہ کا دورہ ہندوستان کیا تھا۔ اس کے بعد سے، ہم نے ترقیاتی تعاون کے سلسلے میں کئی تبادلہ خیال کیا ہے، ساتھ ہی ساتھ وزیر خارجہ اور افغانستان کے وزیر خارجہ کے درمیان ٹیلی فون پر بات چیت ہوئی ہے۔ اس حوالے سے معلومات۔ جہاں تک ہمارے اپنے سفارت خانے، کابل میں ہمارے ٹیکنیکل مشن کی اپ گریڈیشن، اپ گریڈیشن کا تعلق ہے، ہم نے آپ کو بتایا کہ اسے ایک سفارت خانے میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اب اس کی فعالیت، اس کے افعال، ذمہ داریوں کو کیسے دیکھا جائے۔

ای ڈی نے ریلائنس پاور کی ذیلی کمپنی کے

جعلی بینک گارنٹی کیس میں ایک اور مشتبہ کو گرفتار کیا

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) معاملے میں تازہ ترین پیشرفت میں جس میں ریلائنس پاور لمیٹڈ سے منسلک جعلی قرض کی ضمانتیں شامل ہیں، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جمعہ کو ایک اور مشتبہ امر ناتھ دتہ کو گرفتار کیا ہے۔ ای ڈی کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ دتہ کو سولر انرجی کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (SECI) کی ریلائنس پاور لمیٹڈ کی ذیلی کمپنی کی طرف سے 68 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کی جعلی بینک گارنٹی (BGs) جمع کرانے میں گرفتار کیا گیا تھا، اس کے ساتھ جعلی BG توثیق اور SFMS تصدیقات بھی شامل تھیں۔ اہلکار نے کہا کہ ملزم نے دعویٰ کیا کہ وہ تجارتی مالی اعانت میں مشاورتی خدمات فراہم کرتا ہے۔ دتہ نے مبینہ طور پر جعلی بینک گارنٹی فراہم کرنے میں پہلے گرفتار اشوک پال اور پارتھا سارتھی بسوال کے ساتھ ایک فعال کردار ادا کیا۔ امر ناتھ دتہ کو نئی دہلی کے پٹیالہ ہاؤس کورٹس میں ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں پیش کیا گیا، جس نے انہیں 10 نومبر تک ای ڈی کی تحویل میں دے دیا۔ ای ڈی نے تین ایف آئی آرز کی بنیاد پر اپنی پی ایم ایل اے تحقیقات شروع کی، جن میں سے ایک ایس ای سی آئی کی طرف سے دہلی پولیس کے اقتصادی جرائم ونگ (ای او ڈبلیو) میں درج کی گئی تھی۔ SECI، نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کے تحت ایک عوامی شعبے کا ادارہ، کو دھوکہ دہی سے BG جمع کرانے کی وجہ سے 100 کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ 11 اکتوبر کو، ریلائنس پاور لمیٹڈ کے اس وقت کے چیف فنانشل آفیسر اشوک کمار پال کو اسی معاملے میں منی لانڈرنگ کے الزام میں ای ڈی نے گرفتار کیا تھا۔

اکتوبر میں مسافر گاڑیوں، دو پہیوں کی خوردہ فروخت نے نئے ریکارڈ بنائے

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) تہواروں کی مانگ اور گڈس اینڈ سروس ٹیکس (جی ایس ٹی) میں تازہ ترین اصلاحات کی وجہ سے اکتوبر میں مسافر گاڑیوں اور دو پہیہ گاڑیوں کی خوردہ فروخت نے نئے ریکارڈ بنائے۔ آٹوموبائل ڈیلرز ایسوسی ایشن، ایف اے ڈی اے کی طرف سے جمعہ کو جاری کردہ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اکتوبر 2025 میں مسافر گاڑیوں کی فروخت 11.35 فیصد بڑھ کر 557,373 یونٹس ہوگئی۔ اکتوبر میں دو پہیوں کی فروخت سالانہ بنیادوں پر 51.76 فیصد بڑھ کر 3149846 یونٹس ہوگئی۔ ایف اے ڈی اے کے صدر سی ایس وگنیشور نے کہا کہ گاڑیوں کی خوردہ فروخت کے معاملے میں اکتوبر 2025 سنگ میل کے کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ جی ایس ٹی اصلاحات، دیہی مانگ میں اضافہ اور تہوار کی مانگ رہن رے سے ریکارڈ توڑ نتائج سامنے آئے ہیں۔ مسافر گاڑیوں اور دو پہیوں دونوں کی فروخت اب تک کی بلند ترین سطح پر درج کی گئی جو صارفین کے اعتماد میں نئی توانائی اور مثبت معیشت میں اندرونی لہر کو ظاہر کرتا ہے۔

روسی فوج میں 44 ہندوستانی شہری اب بھی خدمات انجام دے رہے ہیں: وزارت خارجہ

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) روسی فوج میں 44 ہندوستانی شہری اب بھی خدمات انجام دے رہے ہیں، اور حکومت ان کی جلد رہائی کو یقینی بنانے اور اس طرح کی بھرتیوں کو روکنے کے لیے مختلف سطحوں پر روس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کے روز یہاں ہفتہ وار بریفنگ میں یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا، "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی شہریوں کو روسی فوج میں بھرتی کیا گیا ہے۔ معلومات کے مطابق، 44 ہندوستانی شہری اس وقت روسی فوج میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، " حکومت ان کی رہائی کے لیے روس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور اس طرح کی بھرتیوں کو روکنے کے لیے کوششیں کر رہی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ان افراد کے اہل خانہ سے بھی رابطے میں ہے۔ ترجمان نے کہا، "ہم روسی فریق کے ساتھ رابطے میں ہیں۔

عالمی یوم اردو کی تقریب 9 نومبر کو غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) عالمی یوم اردو کی سب سے اہم تقریب اس سال 9 نومبر بروز اتوار کو غالب اکیڈمی، بستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی میں صبح گیارہ بجے منعقد ہوگی۔ اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (یو ڈی او) کی ایک پریس ریلیز کے مطابق پروگرام کی صدارت ماہر اقبالیات پروفیسر عبدالحق کریں گے۔ عالمی یوم اردو کے قومی کنوینر ڈاکٹر سید احمد خاں نے بتایا کہ حسب سابق اس سال بھی متعدد اہم شخصیات کو، اردو کے لیے ان کی خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس موقع پر ایک یادگاری مجلّہ بھی جاری کیا جائے گا۔ اس سال یہ مجلہ معروف صحافی عالم نقوی کی حیات وخدمات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر خان نے بتایا کہ اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کی جانب سے عالمی شہرت یافتہ اردو شاعر اور قومی ترانہ ہند کے تخلیق کار علامہ اقبال کی یوم پیدائش کی مناسبت سے 9 نومبر کو عالمی یوم اردو ' منانے کا سلسلہ 1997 سے جاری و ساری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال پروفیسر بلقیس بانو (شعبہ بایو کیمسٹری، فیکلٹی آف لائف سائنسز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ اور ڈاکٹر رؤف خیر (حیدر آباد) کو علامہ محمد اقبال ایوارڈ برائے ادب دیا جا رہا ہے۔ ان کے ساتھ ہی پروفیسر کوثر مظہری (جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی) کو مرزا غالب ایوارڈ برائے شاعری، پروفیسر زہرہ خاتون (جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی) کو مولانا علی میاں ایوارڈ برائے اردو فارسی زبان، ڈاکٹر عقیل احمد (سکریٹری، غالب اکیڈمی، نئی دہلی) کو مولانا عبدالماجد دریابادی ایوارڈ برائے زبان وادب، کے ایل نارنگ ساقی (نئی دہلی) کو کنور مہندر سنگھ بیدی ایوارڈ برائے ادب، یاسین مومن (ممبئی) کو قاضی محمد عدیل عباسی ایوارڈ برائے ترویج زبان اردو دیا جائے گا۔ محترمہ ٹی این بھارتی (سیدہ طلعت نسرین، نئی دہلی) کو نور جہاں ثروت ایوارڈ برائے صحافت، سیّد زبیر احمد (مسلم میرر، نئی دہلی) کو مولانا عثمان فارقلیط ایوارڈ برائے صحافت، مولانا عبدالحمید نعمانی (نئی دہلی) کو مولانا ثناء اللہ امرتسری ایوارڈ برائے کالم نویسی، عبدالمنان (ایڈیٹر یوجنا اردو، نئی دہلی) کو مولانا محمد مسلم ایوارڈ برائے صحافت، جمشید اقبال خان (آج تک، نئی دہلی) کو امین سیانی ایوارڈ برائے الیکٹرانک میڈیا، سوربھ شکلا (ریڈ مائک، نئی دہلی) شامل ہیں۔

'وندے ماترم' کانگریس کی میٹنگوں کا حصہ،

آر ایس ایس، بی جے پی نے کبھی قبول نہیں کیا: کھرگے

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے وندے ماترم ' قومی گیت کو قوم کی اجتماعی روح کو بیدار کرنے والا بتایا، انہوں نے قومی گیت کو جدوجہد آزادی کا اعلان قرار دیتے ہوئے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور بی جے پی پر تنقید کی، اور کہا کہ قوم پرستی کا نعرہ بلند کرنے والے اس تنظیم کے لوگوں نے اپنی شاخوں اور میٹنگوں میں کبھی یہ گیت نہیں گایا۔ مسٹر کھرگے نے قومی گیت وندے ماترم کے 150 سال مکمل ہونے کے موقع پر جمعہ کے روز ایک پیغام میں کہا کہ اس قومی گیت نے ہماری قوم کی اجتماعی روح کو بیدار کیا اور آزادی کی جدوجہد کا نقیب بنا۔ بنکم چندر چٹرجی کا تخلیق کردہ یہ گیت بھارت ماتا 'یعنی ہندوستان کے عوام کی وحدت اور تنوع کی علامت ہے۔ کانگریس وندے ماترم' کی فخر انگیز علمبردار رہی ہے، اور 1896 میں کولکتہ میں کانگریس کے اجلاس کے دوران، اس وقت کے صدر رحمت اللہ سیانی کی قیادت میں، گرودیو رابندرناتھ ٹیگور نے پہلی بار عوامی طور پر وندے ماترم ' قومی گیت گایا تھا، جس سے آزادی کی تحریک میں نئی روح پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس برطانوی سامراج کی پھوٹ ڈالو اور راج کرو' پالیسی کو سمجھتی تھی، اور اس وقت انگریزوں کی اس پالیسی کے خلاف وندے ماترم' ایک ناقابل شکست قوت کا نعرہ بن کر ابھرا، جس نے تمام ہندوستانیوں کو بھارت ماتا کی عقیدت میں ایک طاقت کے طور پر متحد کر دیا، پھر 1905 میں تقسیم بنگال سے لے کر آزادی کے مجاہدین کی آخری سانسوں تک وندے ماترم ' کی گونج پورے ملک میں سنائی دینے لگی۔ یہ گیت لالہ لاجپت رائے کے رسالے کا عنوان تھی، اور بھیکاجی کاما کے اس ترنگے پر درج تھی۔

جامعہ میں قومی گیت وندے ماترم کی ایک سو پچاسویں سالگرہ منائی گئی

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل نے یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں ڈینز، صدور شعبہ جات، مراکز کے ڈائریکٹرز، فیکلٹی اراکین اور یونیورسٹی اسٹاف کی موجودگی میں قومی گیت وندے ماترم' کی ایک سو پچاسویں سالگرہ منائی۔ جاری ریلیز کے مطابق اس موقع پر بڑے پیمانے پر نغمہ سرائی کا اہتمام اور وزیر اعظم نریندر مودی کا خطاب براہ راست نشر کیا گیا۔ وزیر اعظم کو، اندرا گاندھی انڈور نئی دہلی میں قومی گیت وندے ماترم کے سال بھر تک چلنے والی یادگا افتتاح کرتے ہوئے دیکھا گیا جس میں انہوں نے یادگاری اسٹیمپ، سکہ بھی جاری کیا جس سے سی آئی ٹی کا پورا اہل وطن پرستی اور مادر وطن کی محبت میں سرشاری کے جذبے سے بھرا اٹھا۔ اپنے تعارفی خطاب میں پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے قومی گیت اور جدو جہد آزادی میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح وندے ماترم 'انیس سو پانچ تقسیم بنگال کے دوران قومی احتجاج کے لیے جنگ کا استعارہ بن گیا۔ ملک کی تہذیبی وجذباتی ارتباط میں اس کے رول پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر رضوی نے کہا کہ یہ گیت زبان، علاقہ اور ذات پات کی بندشوں سے ماورا ہو گیا اور مختلف پس منظروں کے حامل ہندوستانیوں کے درمیان ایک تہذیبی پل بن گیا۔ انہوں نے کہا کہ گیت کے سنسکرت ذخیرہ الفاظ اور مختلف برادریوں سے ہم آہنگ آفاقی روحانی لہجہ نے سیاسی اتحاد کے سامنے ایک جذباتی اتحاد کو تشکیل دے دیا تھا۔ شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف نے اپنی صدارتی گفتگو میں کہا ہر جاندار کو خواہ وہ انسان ہو، جانور ہو یا پودہ اپنے مادر وطن سے گہری محبت ہوتی ہے۔ ہمارے رہنے سہنے کے گھر سے بھی ہمیں گہرا جذباتی لگاؤ ہوتا ہے؛ ملک سے محبت قدرتی اور طاقت ور ہوتی ہے۔ اسی طرح قومی گیت وندے ماترم' ہمارے ملک اور مادر وطن بھارت کے تئیں ہمارے گہرے جذباتی لگاؤ کو بیدار کرتا ہے۔ پروفیسر آصف نے کہا کہ وندے ماترم اتحاد کا گانا بن گیا ایک نعرہ بن گیا جو جذبے سے بھرا ہوا تھا اور جس نے نو آبادیاتی حکمرانی کے خلاف مختلف عقائد و پس منظروں کے لوگوں کو ایک ہی بینر تلے جمع کر دیا۔ نو آبادیاتی حکمرانی کے دور میں اس سے آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے یہ ایک مہتم بالشان آواز تھی۔ پروفیسر آصف نے مزید کہا کہ پوری جامعہ برادری کی جانب سے میں بنکم چندر چٹرجی، ربندر ناتھ ٹیگور، مولانا ابو الکلام آزاد اور سیکڑوں مجاہدین آزادی اور قوم کے معماروں کی ان کے خلوص کے لیے ان کی خدمت کے اعتراف میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

ہندوستان مالی سال 26 میں جی ڈی پی کی شرح نمو 6.8 فیصد سے تجاوز کرے گا۔ ناگیشورن

ممبئی/ ۷ نومبر/ ایم این این/ چیف اکنامک ایڈوائزر وی اننتھا ناگیشورن نے جمعہ کے روز کہا کہ عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود ہندوستان کا نجی سرمایہ خرچ مستحکم ہے، اور ملک کو رواں مالی سال میں جی ڈی پی کی شرح نمو 6.8 فیصد سے زیادہ حاصل کرنے کا امکان ہے۔ یہاں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے نجی سرمائے کے اخراجات میں بحالی اور غیر ملکی آمد میں اضافے کا حوالہ دیتے ہوئے، دوسرے کوارٹر کے اعداد وشمار کے بعد جی ڈی پی کی نمو میں ممکنہ اوپر کی طرف نظر ثانی کا اشارہ کیا۔ سی ای اے نے نوٹ کیا کہ سال کے پہلے پانچ مہینوں میں پہلے ہی خالص ایف ڈی آئی کی آمد پچھلے دو سالوں کے مقابلے معنی خیز طور پر زیادہ دیکھی گئی ہے۔ ناگیشورن نے مزید کہا کہ مالی سال 2024-25 نجی سرمایہ کاری کے لیے بہت اچھا سال رہا ہے، سست روی کے تاثرات کا مقابلہ کرتا ہے۔ ناگیشورن نے کہا کہ نجی سرمایہ کاری، جو کہ مالی سال 24 میں کم ہوئی تھی، مالی سال 25 میں مضبوطی سے بحال ہوئی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کاری کی رفتار تیز ہو رہی ہے۔ سی ای اے نے الٹے ڈیوٹی ڈھانچے کو درست کرنے سمیت تمام شعبوں میں کامیابی کے لیے ایک مضبوط ریگولیٹری اور قانونی فریم ورک کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی حکمت عملی کو عالمی سپلائی چین میں پلگ ان کرنے اور تمام پیداوار کو ساحل پر لانے کی کوشش کرنے کے بجائے گھریلو مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو بڑھانے کو ترجیح دینی چاہئے۔ ناگیشورن نے کہا کہ امریکہ بھارت ٹیرف ڈیل کو جلد ہی حتمی شکل دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی کھپت میں حالیہ اضافے کو بنیادی طور پر سپلائی سائیڈ کی توسیع کے طور پر نمایاں کیا جو مضبوط سرمایہ کاری کی رفتار سے ہوا ہے۔

بالی ووڈ اداکارہ سلکھشنا پنڈت کا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال

ممبئی، 7 نومبر (یو این آئی) بالی ووڈ کی سرکردہ اداکارہ اور گلوکارہ سلکھشنا پنڈت کا جمعرات کے روز دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ وہ 71 برس کی تھیں۔ کل شام 7 بجے کے قریب دل کا دورہ پڑنے پر انہیں نانا وتی ہسپتال لے جایا گیا جہاں انہوں نے آخری سانس لی۔ انہیں سانس لینے میں دشواری کی شکایت کی تھی اور وہ کافی عرصہ سے بیمار بھی تھیں ان کے بھائی اور موسیقار للت پنڈت نے ان کی موت کی تصدیق کی۔ ان کی موت کی خبر کے بعد بالی ووڈ انڈسٹری میں سوگ کی لہر دوڑ گئی سلکھشنا پنڈت نے 1975 میں سنجیو کمار کے ساتھ الجھن " سے فلم انڈسٹری میں قدم رکھا اور پھر اپنے دور کے تقریباً تمام ٹاپ اسٹارز کے ساتھ کام کیا جن میں راجیش کھنہ، ششی کپور اور ونود کھنہ وغیرہ جیسے ہیرو شامل تھے۔ ان کی دیگر بڑی فلمیں سنکوچ "، "ہیرا پھیری "، "خاندان" اور دھرم کانٹا" ہیں۔ ایک پلے بیک گلوکارہ کے طور پر ان کا متوازی اور متاثر کن کریئر بھی تھا اور انہوں نے تو ہی ساگر تو ہی کنارا "، "پردیسیا تیرے دیس میں "، "بیقرار دل ٹوٹ گیا" اور سوموار کو ہم ملے "جیسے ہٹ گانے گائے۔

جیو کی نظریں 121 ارب ڈالر کی عالمی ٹیلی کام ٹیکنالوجی مارکیٹ پر

ممبئی، 7 نومبر (یو این آئی) ریلائنس جیو پلیٹ فارمز اب اپنی جدید فائیو جی ٹیکنالوجی کے ذریعے عالمی سطح پر توسیع کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ کمپنی نے موبائل اور ہوم براڈ بینڈ دونوں پر جامع فائیو جی حل تیار کیے ہیں جس میں اوپن آر اے این پر مبنی ریڈیو، نیٹ ورک کور، کلاؤڈ-نیٹیو او ایس ایس/ بی ایس ایس سسٹمز، اور اے آئی پر مبنی آٹومیشن پلیٹ فارم شامل ہیں۔ جیو کی 'ایئر فائبر' ٹیکنالوجی بھی گھریلو براڈ بینڈ میں لہریں پیدا کر رہی ہے۔ اس بات کا انکشاف معروف بروکریج فرم جیفریز کی ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جیو کے سستی اور قابل توسیع 5G حل اسے عالمی 121 ارب ڈالر کے ٹیلی کام ٹیکنالوجی مارکیٹ میں ایک اہم فائدہ دے سکتے ہیں۔ فی الحال، دنیا بھر میں 5G نیٹ ورک کی کوریج بہت کم ہے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں۔

2025ء کا دنیا کے گرم ترین سالوں میں شامل ہونے کا خدشہ

اقوام متحدہ، 7 نومبر (یواین آئی) اقوام متحدہ کے ماہرینِ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ سال 2025 ممکنہ طور پر دنیا کے تاریخ کے گرم ترین سالوں میں سے ایک ہوگا۔ اقوام متحدہ کے عالمی موسمیاتی ادارے (ڈبلیوایم او) کی رپورٹ کے مطابق جنوری سے اگست 2025 کے دوران عالمی درجہ حرارت صنعتی انقلاب سے قبل کے دور کے مقابلے میں 1.42 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ کیا گیا ہے ۔یہ اضافہ پیرس معاہدے 2015 میں طے کردہ ہدف کے قریب پہنچ چکا ہے، جس کے تحت عالمی حدت کو 2 ڈگری سے کم اور ترجیحاً 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ تک محدود رکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ عالمی موسمیاتی ادارے کے مطابق موجودہ رجحانات کے تحت آئندہ دس سال کے اندر یہ ہدف حاصل کرنا تقریباً ناممکن دکھائی دیتا ہے ، کیونکہ درجہ حرارت عارضی طور پر اس حد سے تجاوز کرسکتا ہے ۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ گزشتہ 11 سالوں میں سے ہر سال دنیا کے 11 گرم ترین سالوں میں شامل رہا ہے، جبکہ گزشتہ تین سال ریکارڈ شدہ 176 سالہ تاریخ کے سب سے زیادہ گرم سال قرار پائے ہیں۔ عالمی موسمیاتی ادارے کی سربراہ سیلیستے ساؤلو نے خبردار کیا کہ یہ تمام اعداد وشمار واضح کرتے ہیں کہ آنے والے چند برسوں میں عالمی درجہ حرارت کو 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ تک محدود رکھنا تقریباً ناممکن ہوگا۔

غزہ جنگ، اسرائیلی مظالم دکھانے والی 700 ویڈیوز یوٹیوب سے حذف

واشنگٹن، 7 نومبر (یو این آئی) معروف ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم یوٹیوب نے فلسطین میں اسرائیلی مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کرنے والی کم ازکم 700 ویڈیوز حذف کردیں۔ امریکی جریدے دی انٹرسیپٹ کی رپورٹ کے مطابق یہ ویڈیوز فلسطینی انسانی حقوق کی تین نمایاں تنظیموں الحق، المیزان سینٹر فار ہیومن رائٹس اور فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق کی ملکیت تھیں۔ ان ویڈیوز میں غزہ میں اسرائیلی نسل کشی کے متاثرین، تباہ شدہ علاقوں اور فلسطینی نژاد امریکی صحافی کے قتل سمیت متعدد سنگین واقعات کی دستاویزی ریکارڈنگ شامل تھی۔ رپورٹ کے مطابق یہ کارروائی ایک امریکی مہم کے بعد کی گئی، جس کا مقصد اسرائیلی جنگی جرائم کی جواب دہی کو روکنا تھا، یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) نے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو اور وزیرِ دفاع یوآو گیلنٹ کے انسانیت کے خلاف جرائم کے وارنٹ جاری کیے تھے۔ یوٹیوب جو کہ گوگل کی ملکیت ہے نے تصدیق کی کہ متعلقہ اکاؤنٹس کو امریکی تجارتی اور دیگر پابندیوں کے قوانین کی بنیاد پر معطل کیا گیا۔ یوٹیوب کے ترجمان بوٹ بُلوِنکل نے کہا کہ گوگل متعلقہ پابندیوں اور تجارتی قوانین کی مکمل پاسداری کے لیے پرعزم ہے۔ تاہم سینٹر فار کانسٹی ٹیوشنل رائٹس کی سینئر وکیل کیتھرین گیلاگر نے اس اقدام کو امریکی حکومت کے ایجنڈے کا تسلسل قرار دیا، جس کا مقصد انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور جنگی جرائم کے ثبوتوں کو عوام کی نظر سے چھپانا ہے۔ الحق تنظیم کے ترجمان نے بتایا کہ ان کا یوٹیوب چینل بغیر کسی پیشگی اطلاع کے بند کردیا گیا، جو پلیٹ فارم کی اپنی شفافیت کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

ایلون مسک کا ریکارڈ ایک ٹریلین ڈالر تنخواہ کا معاہدہ

سان فرانسسکو، 7 نومبر (یواین آئی) ٹیسلا کے شیئر ہولڈرز نے سی ای او ایلون مسک کے لیے ایک بہت بڑے تنخواہ پیکیج کی بھرپور حمایت کی ہے، جو ایک کھرب ڈالر تک پہنچ سکتا ہے ۔ یہ تنخواہ پیکیج اس مقصد کے تحت تیار کیا گیا ہے کہ مسک ٹیسلا کے ساتھ اپنی خدمات جاری رکھیں، کیونکہ کمپنی مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس میں نئی ٹیکنالوجی کے حصول کے لیے کوشاں ہے ۔ کمپنی کی سالانہ میٹنگ میں جمعرات کو ایک ٹیسلا عہدیدار نے بتایا کہ اس پیکیج کو 75 فیصد سے زیادہ شیئر ہولڈرز کی حمایت حاصل ہوئی۔ 2018 میں ٹیسلا شیئر ہولڈرز کی جانب سے منظور کیے گئے معاوضہ منصوبے کی طرح، نیا 12-درجہ پیکیج بھی مسک کی ادائیگی کو ایک غیر معمولی ہدف سے جوڑتا ہے : ٹیسلا کی مارکیٹ ویلیو کو 1.4 کھرب ڈالر سے بڑھا کر 8.5 کھرب ڈالر تک لے جانا اور کئی اہداف کو پورا کرنا ہے ۔ ان اہداف میں ایک ملین ہیومینائیڈ روبوٹ فروخت کرنا اور خودکار ڈرائیونگ سافٹ ویئر کے لیے 10 ملین ادائیگی شدہ سبسکرپشنز حاصل کرنا شامل ہیں۔ اس ویلیوایشن کو حاصل کرنے کے لیے ، ٹیسلا کے اسٹاک کو موجودہ سطح سے 466 فیصد بڑھنا ہوگا، جو اسے Nvidia سے تقریباً 70 فیصد زیادہ لے جائے گا، جو گزشتہ ہفتے 5 کھرب ڈالر کی مارکیٹ ویلیو تک پہنچنے کے بعد دنیا کی سب سے قیمتی کمپنی بن گئی ہے ۔ پھر بھی، ٹیسلا کو مشکلات کا سامنا ہے ۔ سال کے پہلے نصف میں اس کی فروخت اور منافع میں کمی آئی ہے ، اور کمپنی کو الیکٹرک گاڑیوں کے خریداروں کے لیے امریکی حکومت کی مراعات کے خاتمے کا سامنا ہے ۔ تاہم، مسک اور ٹیسلا کے ایگزیکٹوز پرعزم ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کمپنی الیکٹرک کاروں سے آگے بڑھ رہی ہے اور ایک ایسے مستقبل کی طرف بڑھ رہی ہے جو خودکار گاڑیوں، "روبوٹیکسیز" اور ہیومینائیڈ روبوٹس پر

ممدانی سے متعلق بولتے ہوئے ٹرمپ کیوں ناچنے لگے

واشنگٹن، 7 نومبر (یواین آئی) امریکہ میں زہران ممدانی 34 سالہ ڈیموکریٹک سوشلسٹ تاریخی فتح حاصل کرکے نیویارک کے پہلے مسلمان میئر منتخب ہوگئے، نوجوان ووٹرز، خاص طور پر 45 سال سے کم عمر کے ووٹروں نے انہیں مکمل طور پر سپورٹ کیا، ان کی مہم سوشل میڈیا پر بہت مقبول تھی۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے زہران ممدانی سے متعلق بولتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران ایک موقع پر ناچنا شروع کردیا، اس موقع پر میامی کے کیسیا سینٹر میں کاروباری رہنما، کھلاڑی اور سیاست دان موجود تھے ۔ رپورٹس کے مطابق ٹرمپ انتخابی کامیابی کی پہلی سالگرہ میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے رقص جیت کے سگنیچر گانے پر کیا۔ ان کے سگنیچر رقص کے دوران سامعین بھی اس میں شامل ہوگئے۔ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے۔ یہ تقریب ٹرمپ کی انتخابی کامیابی کی پہلی سالگرہ کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب کے دوران، انہوں نے اس موقع پر ریپبلکن پارٹی کی شکست کو بھی مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مواصلات کی کمی حمایت میں کمی کا باعث بنی۔ "اس موقع پر امریکی صدر کا کہنا تھا کہ جب تک وہ وائٹ ہاؤس میں ہیں امریکہ کبھی کمیونسٹ ملک نہیں بنے گا۔ زہران ممدانی کی جیت کے بعد انہوں نے کہا کہ نیویارک اب آزاد نہیں ہے کیونکہ اس شہر نے میئر کے طور پر ایک کمیونسٹ کو منتخب کیا ہے، نہ کہ سوشلسٹ۔ ٹرمپ نے ممدانی کا نام لیے بغیر کہا کہ میامی اب نیویارک چھوڑ کر آزادی کے متلاشی افراد کے لیے نئی منزل بنے گا۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا، ہم اس کا خیال رکھیں گے "، لیکن انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ وہ اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھائیں گے۔

اقوام متحدہ نے افغانستان کو افیون کی پیداوار کا بڑا عالمی مرکز قرار دیا

اقوام متحدہ، 7 نومبر (یواین آئی) اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسداد منشیات اور جرائم کی تازہ ترین رپورٹ میں افغانستان کو افیون کی پیداوار کا ایک بڑا عالمی مرکز قرار دیا گیا ہے۔ یواین کے ادارہ برائے انسداد منشیات اور جرائم کی 2025 کی رپورٹ کے مطابق افغانستان میں میں 10 ہزار 200 ہیکٹر پر افیون کی کاشت کی گئی، 2024 میں پچھلے سال کی نسبت 19 فیصد اضافہ جبکہ 2025 میں 20 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ رپورٹ کے مطابق افغانستان کے صوبوں زابل، کنڑ، اور تخار میں افیون کی کاشت میں اضافہ ہوا ہے، خشک سالی کی وجہ سے بڑے پیمانے پر افیون کی فصل کو نقصان بھی پہنچا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں گزشتہ سالوں کا افیون اسٹاک 2026 کی عالمی طلب پوری کرنے کے لیے کافی ہے۔ یواین رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2025 میں افغانستان میں افیون کی پیداوار 296 ٹن رہی، افیون کی قیمت 570 امریکی ڈالر فی کلو رہی۔ رپورٹ کے مطابق مصنوعی منشیات (سنتھیٹک ڈرگز) خصوصاً آئس (Methamphetamine) کی پیداوار افغانستان میں تیزی سے بڑھ رہی ہے ، جرائم پیشہ گروہ پیداوار اور اسمگلنگ میں آسانی کی وجہ سے آئس کو ترجیح دے رہے ہیں۔

سعودی عرب کا غیر قانونی افراد کی ملک بدری کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارم شروع

ریاض، 7 نومبر (یواین آئی) سعودی عرب میں پاسپورٹ کے قائم مقام ڈائریکٹر جنرل (جوازات) میجر جنرل صالح نے اعلان کیا ہے کہ ڈائریکٹوریٹ بہت جلد غیر قانونی افراد کی ملک بدری کے لیے سیلف ڈیپورٹیشن پلیٹ فارم "کے نام سے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم شروع کرنے جارہا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق پاسپورٹ کے قائم مقام ڈائریکٹر جنرل کا کہنا تھا کہ سیلف ڈیپورٹیشن پلیٹ فارم "ڈائریکٹوریٹ کو ان روایتی طریقوں سے دور رہنے کے قابل بنائے گا جو پہلے رہائش، مزدوری اور سرحدی حفاظتی ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ملک بدر کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ سیکیورٹی، تکنیکی اور آپریشنل پہلوؤں کو حتمی شکل دیتے ہی اس کا آغاز ہو جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سے غیر قانونی افراد کو پلیٹ فارم تک رسائی اور اس کے ذریعے اپنے سفری طریقہ کار کو مکمل کرنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ڈائریکٹوریٹ جلد ہی ایک سمارٹ ٹریک شروع کرے گا جو مسافروں کو وہاں سے گزرنے اور سمارٹ کیمروں کے ذریعے ان کی شناخت کی تصدیق کرنے کی اجازت دے گا۔ یہ کیمرے بیک وقت 35 افراد کی شناخت کی تصدیق کرسکتے ہیں اور پاسپورٹ کنٹرول افسران کے ساتھ بات چیت کی ضرورت کے بغیر ان کے کراسنگ کے طریقہ کار کو مکمل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ روانگی کے طریقہ کار کو ہموار کیا جائے گا، جس سے ڈیپارچر لاؤنجز میں پاسپورٹ کنٹرول سے گزرنے کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے وزارت داخلہ کے اندر ڈیجیٹل خدمات کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کا دورہ کرنے والا کوئی بھی شخص پاسپورٹ کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت کو دیکھ سکتا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ جوازات کی حکمت عملی کا مقصد مملکت میں بندرگاہوں کو سمارٹ گیٹ ویز میں تبدیل کرنا ہے۔

جموں وکشمیر کی نامور شخصیات اور تنظیموں کی سینئر صحافی اشفاق سعید سے ان کے والد نسبتی، ماسٹر نذیر احمد چک کے انتقال پر تعزیت۔

کرناہ: جموں وکشمیر کی نامور شخصیات اور تنظیموں نے سینیئر صحافی اشفاق سعید سے ان کے والد نسبتی معروف ماہرِ تعلیم اور سماجی شخصیت ماسٹر نذیر احمد چک کے انتقال پر تعزیت کی ہے متعدد نامور شخصیات اور تنظیموں نے سینئر صحافی اشفاق سعید سے ان کے والد نسبتی کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ تعزیتی پیغامات میں سابق وزیر اعلیٰ جموں وکشمیر اور ڈی پی اے پی کے صدر غلام نبی آزاد، ایڈیٹر ان چیف کشمیر نیوز سروس (KNS)، ایڈیٹر ان چیف تعمیل ارشاد راجہ محی الدین، ایڈیٹر ان چیف کشمیر عظمیٰ، ایڈوکیٹ الطاف حسین جنجوعہ، صدر کشمیر سیوشرادھا کمیٹی رویندر پنڈتا، جتیندر سنگھ انقلابی میڈیا ایسوسی ایشن کرناہ، کپوارہ جرنلسٹس ایسوسی ایشن، ٹیچرز ایسوسی ایشن زون ٹنگڈار وچھمکوٹ، سول سوسائٹی کرناہ اور صدر بیوپار منڈل کرناہ نے اشفاق سعید اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ تعزیتی بیانات میں کہا گیا کہ مرحوم ماسٹر نذیر احمد چک ایک ممتاز استاد، معلمِ اخلاق اور سماجی رہنما تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی

تعلیم کے فروغ اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے وقف کردی۔ ان کے انتقال کو کرناہ کے علمی و سماجی حلقوں کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ تعزیت کرنے والی شخصیات نے مرحوم کو ایک بااخلاق، مخلص اور محنتی انسان قرار دیا جنہوں نے نسلوں کو تعلیم اور کردار سازی کا پیغام دیا۔ تمام تنظیموں اور شخصیات نے مرحوم کے درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لیے دعا کی، اور اشفاق سعید و ان کے اہلِ خانہ کے لیے صبر وحوصلے کی دعا بھی کی۔

GOVERNMENTOF(U.T)JAMMU&KASHMIR

Office Of The Executive Engineer Jal Shakti(PHE)Deptt.
Ground Water Division Srinagar

Baghi-Ali-Mardan, Nowshara Srinagar.
E- mail: - hakeemmushtaq.75316@jk.gov.in Tel./ Fax No:- 0194-2411285

Cancellation Corrigendum/ Notice

Sub: Construction of 200 mm Nominal Dia DTH/ ODEX Production Bore Well for IRP Battalion at Ajas (Police Colony Ajas) District Bandipora. Bandipora.
Ref: 1. Assistant Ex. Engineer Jal Shakti (PHE) Drilling Sub-Division 1st letter No. AEE/JS/PHE/DSD/1st /399-402, Dated: 13-10-2025.
2. This office Letter No. JS-PHE/GWDS/24-25/Camp./ 7950-60, Dated: 27-09-2025.
3. This office e-NIT. No: 20/JS-PHE/GWDS/Mech. of 2025-26 issued vide this office endorsement No: JS-PHE/GWDS/24-25/Camp./ 5024-36, Dated: 18-08-2025, bearing tender ID No: 2025_PHE_284457_1.
Refer to the above mentioned subject and reference. In this connection, as per the report submitted by the Assistant Ex. Engineer Jal Shakti (PHE) Drilling Sub-Division 1st vide letter No. under Ref. No. 01 viz on account of less discharge (2500-3000 GPH), the above subject mentioned work against the e-NIT is hereby cancelled.

Sd/-
Executive Engineer,
Jal Shakti (PHE) Deptt.
Ground Water Div. Srinagar.

DIPK No:-7861-25 Dated 07-11-2025

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER,
IRRIGATION & FLOOD CONTROL DIVISION SUMBAL.

Irrigation Colony Sumbal Sonawari, 193501 - Email: gblirr.00010046@jk.gov.in
NOTICE INVITING E–TENDERS E-NIT NO 05-I&FCD/SUMBALOF 2025-2026
For and on behalf of Lieutenant Governor, J&K Union Territory, e-tenders are invited (in single cover system) on “percentage rate basis” from Reputed and resourceful Contractors/ Firms of repute in PWD or Equivalent in CPWD/ Railways and other State Governments for the following works: -

Name of Work	Adv. Cost (in Lacs)	Earnest Money @2%	Cost of T.D	Time for Completion	Class of Contract	M.H of Account
Re-construction of Sluice Gate at Gunddaji Matikhun Nowgam.	712.54	726000	7600	90 days	CEE/ DEE CDF	Assured

Position of AA: Accorded vide DDC Bandipora’s Order No. 178/DDC/BPR/ OF 2025, Dtd.: 16/10/2025. Position of Technical Sanction: Accorded BID INFORMATION:
01. The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications,drawings (if any), book of quantities (BoQ) set of terms and conditions of contract and other details can be seen/ downloaded from the website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below.

S. No	Description	Time	Date
01	Publishing date of NIT	17:30	01/11/2025
02	Download start date	18:00	01/11/2025
03	Bid submission start date	10:00	02/11/2025
04	Bid submission end date	16:00	15/11/2025
05	Bid opening date	12:00	17/11/2025

2. Bids must be accompanied with cost of tender document as specified above, deposited in the Treasury under M.H 0702 in favour of Executive Engineer, (Jal Shakti) I&FC Division Sumbal (NIT No. and S. No. of Work to be mentioned on the Treasury Challan / Receipt) and Earnest money @ 2% of advertised amount in the shape of CDR/FDR/DD or BG valid upto 45 days beyond bid validity period. The Earnest money (2%) of L1 shall be released only upon the receipt of Performance Security (3%).
3. The lowest bidder shall have to furnish Performance Security for an amount equal to 3% of contract value in shape of CDR/FDR/BG before fixation of contract, which shall be released only after successful completion of work. In case the Performance Guarantee being BG, the same should be valid upto 60 days beyond the Defective Liability Period.
4. In case the bid submitted by bidder being substantially lower than the advertised cost, the bidder shall have to furnish Additional Performance Security in the form of CDR/FDR/DD/BG as per the Finance Department Circular No.: FD-Code/441/2021-02-158, Dtd.: 08.08.2025, as follows:
a. Where the bid price quoted by a bidder is below 10% of the project cost put to bid, the bidder shall be required to furnish additional performance security in addition to the normal performance security prescribed in the tender.
b. The quantum and method of calculation of such additional performance security shall strictly be in accordance with the procedure prescribed in the above- mentioned circular, and shall be calculated proportionately for the notional project cost.

Sd/-
Executive Engineer
I&FC Division Sumbal

No: -IFCDS/NIT/2665-72 Dt: - 01-11-2025
DIPK No:-7837-25 Dated 07-11-2025

GOVERNMENT OF (U.T) JAMMU & KASHMIR

Office Of The Executive Engineer Jal Shakti (PHE) Deptt.
Ground Water Division Srinagar

Baghi-Ali-Mardan, Nowshara Srinagar.
Tel./FaxNo:-0194-2411285
Extension Notice 5th
Subject: 1. Installation of Bore wells at different Spots of Chuntwaliwar District Ganderbal.
2. Installation of Bore wells at different Spots of Block Gund District Ganderbal.
Reference: This office e-NIT No. 42-JS-PHE/GWDS/Mech. of 2025-26, issued vide endorsement No: JS-PHE/GWDS/25-26/Camp./ 6630-40, dated: 11-09-2025. Bearing Tender ID No. 2025_PHE_288027_1 & 2.
Due to “POOR Response” for the above mentioned works advertised vide e-NIT No. and Tender ID No’s under reference. Which was scheduled to be downloaded till 06-11-2025 Up-to 11:00 AM are extended as per the details given below: -

S.No.	Item	Fresh Date
1.	Period of submission of bids	12-11-2025 Up-to 11:00 AM
2.	Date of opening of tenders	12-11-2025 04.00 PM

NOTE:
All other terms and conditions shall remain same as laid down in the aforesaid e-NIT
Issued vide above referred endstt:nos.
Sd/- Executive Engineer
Jal Shakti(PHE)Deptt.
Ground Water Division Srinagar.
No:-JS-PHE/GWDS/25-26/Camp./11438-47 Dated: 06-11-2025
DIPK No:-7864-25 Dated 07-11-2025

HIGH COURT OF JAMMU AND KASHMIR AND LADAKH
OFFICE OF THE REGISTRAR JUDICIAL SRINAGAR

WP(C) 2377/2025
Inhabitants of Panchayat Halq Teerina Kupwara
V/S
Union Territory of J&K through Principal Secretary and Ors.
Notice Under Order 1 Rule 8 CPC

Whereas, one Ghulam Ahmad Bhat S/o Mohammad Abullah Bhat, along with three other persons all inhabitants of village Teerina ,Tehsil Qalamabad ,District Kupwara, through his counsel M/s N .A. Tabassum & Association, has riled the above titled writ petition on behalf of the inhabitants of the aforesaid interest village in a representative capacity on the grounds that he and all the said inhabitants have common interest in the subject matter of the above titled petition ; that arc aggrieved of the inaction of the Respondents in completing the construction of the sanctioned Panchayat Ghar (Building) for Panchayat Halqa Teerina on the earmarked and Village to Pati Tantray Gund; that the shifting gco tagged plot of land and the illegal shifting thereof from Teerina that the shifting of the Panchayat Ghar to the proposed hill top place in the Tantray Gund would render it unsuitable and almost inaccessible for elderly, women and children ; that village Panchayat Halqa Teerina has 5 panchs wards while other villages including the Gund rantray have one each so it is imperative population-wise to have the Panchayat Ghar constructed in village Teerina, that the earmarked plot of land in village Teerina, besides being centrally located and accessible to all, has the foundation stone of the Panchayat Ghar already laid and the earthwork for the plinth thereof completed after cutting down some fruit bearing and dozens of other trees ; that notwithstanding the representations submitted by the inhabitants before the concerned authorities articulating therein their grievances, no redressal thereof could take place at the end of respondents which inaction has caused the mental agony and concern among the inhabitants and that left with no other alternative and efficacious remedy, the petitioners were constrained to invoke the appropriate jurisdiction of this Hon'ble Court: Whereas, the petitioners have sought the following reliefs:-
1. A Writ of Mandamus, commanding the respondents to construct the Panchayat Ghar at Panchayat Halqa Teerina at the earmarked and geo-tagged location (state land measuring one kanal and 10 marlas) at village Teerina for which the work has been allotted to the contractor vide enrollment No.Xen/REW/KUP/20864-72 dated 18-03-2025 at the estimated cost of Rs.33,4 l,388/-(Rupees thirty three lakhs, forty one thousand three hundred eighty eight only) for the construction of panchayat Ghar at Teerina.
2. A Writ of Prohibition prohibiting the Respondents from shifting the location of the Panchayat Ghar, Panchayat Halqa Teerina from the earmarked and geo-tagged site (state land) at Teerina to Tantray Gund village or any other location.
3. Any other writ, order or direction which this Hon'ble Court may deem fit and proper in the circumstances of this case may also be passed in favour of the petitioners and against the respondents in the interests of justice and equity.
Whereas, the Hon'ble Court, vide order dated 24-09-2025, while allowing the CM No. 6285/2025, seeking leave to file the above titled writ petition in a representative capacity, came to direct to issue publication notice in two daily newspapers having wide circulation in the area concerned at the expense of the petitioner.
Now, therefore, in compliance to the Hon'ble Court Order dated 24.09.2025, passed in the aforesaid CM, this publication notice under Order I Rule 8 CPC is hereby issued calling upon the residents Tao Qalamabad, District Kupwara to file their /his/her objections, if of inhabitants of village Teerina, any, in the above titled matter. Note that the matter is listed before Hon'ble court on 12-11-2025.
Sd/
Registrar
HIGH COURT OF JAMMU AND KASHMIR AND LADAKH

بیادگارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

آفاق
Daily AFAAQ Srinagar

سنیچروار ۸نومبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۴۴۷ھ

اقوال زریں

کہاوتیں اور مثالیں عقلمندوں اور عبرت حاصل کرنیوالوں کیلئے بیان کی جاتی ہے نادانوں کو ان سے کوئی فائیدہ نہیں ہوتا (حضرت علیؓ)

حکومت نے ٹیکس گھٹایا، کمپنیوں نے قیمت بڑھائی

مرکزی حکومت نے عام لوگوں کو راحت دینے کیلئے ضروری ادویات پر ٹیکس 12 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کر دیا جب کہ زندگی بچانے والی دواؤں جیسے کینسر، دل، اور دیگر مہلک امراض کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات پر جی ایس ٹی مکمل طور پر ختم کر دیا تھا یہ فیصلہ 22 ستمبر 2025 سے نافذ ہوا، اور حکومت نے یہ اقدام اس غرض سے اٹھایا کہ اس سے عوام کو فوری مالی راحت ملے اور ادویات مزید سستی ہوں۔ لیکن اعلان کے ساتھ ہی جموں وکشمیر یوٹی میں طبی کمپنیوں نے نیا حربہ اختیار کیا ہے۔ ادویات کی قیمتیں اچانک بیس تا تیس فیصد تک بڑھا دی گئیں، حالاں کہ ٹیکس کا بوجھ کم ہونا تھا۔ بدقسمتی سے ٹیکس میں چھوٹ بازار کی سطح پر مدنظر نہیں آیا۔ صارفین بتا رہے ہیں کہ دوا کی قیمت پہلے جیسی یا اس سے زیادہ ہوگئی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ٹیکس کم ہوا تو کمپنیوں اور ڈسٹری بیوٹرز نے اپنا منافع بڑھانے کے لیے قیمتیں بڑھا دیں اور عین وَقت پر عوام کو ریلیف نہیں ملا۔ یہ طبی حقوق، عوامی صحت اور شفافیت کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

کئی مریضوں اور دکانداروں نے بتایا کہ جن ادویات کی قیمتیں پہلے ہی بلند تھیں، ان کی ایم آر پی اچانک بڑھ گئی۔ ٹیکس کم ہونے کے باوجود کمپنیوں نے اپنے نرخ بڑھا کر اضافی منافع حاصل کرنا شروع کیا ہے۔ کچھ ادویات جن پر جی ایس ٹی مکمل ختم ہوگیا تھا، ان کی قیمت میں بھی کوئی کمی نہیں دیکھی گئی۔ یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ مارکیٹ میں قیمتوں پر مؤثر نگرانی کا فقدان ہے، اور منافع خور عناصر عوامی مفاد کو نظرانداز کر رہے ہیں۔

یونین ٹیریٹری جموں وکشمیر کے عوام، جو پہلے ہی محدود معاشی وسائل میں جدوجہد کر رہے ہیں، اس صورتحال سے زبردست متاثر ہیں۔ ایک طرف ٹیکس کم ہونے کی امید تھی، دوسری طرف قیمتیں بڑھنا شروع ہوگئیں۔ اس طرح حکومتی پالیسی کا اصل مقصد عوام کو سستی دوا مہیا کرنا عملی طور پر متاثر ہوگیا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ متعلقہ محکمہ جات فوری مداخلت کریں۔ مارکیٹ کا جائزہ لیں، دوا ساز کمپنیوں کی قیمتوں میں اضافے کی وجوہات دریافت کریں، اور اگر ٹیکس کم ہونے کے باوجود قیمتوں میں اضافے کا معاملہ ثابت ہو تو منافع خوروں کے خلاف کارروائی کریں۔ اس معاملے میں صارفین کا حق ہے کہ کم ٹیکس کا فائدہ ان تک پہنچے، نہ کہ اضافی منافع کے ذریعے کمپنیوں کے کھاتوں میں جائے۔

حکومت کی نیت واضح تھی کہ عوام کو طبی اخراجات کم ہوں۔ لیکن اگر مارکیٹ میں قیمتیں بڑھیں تو یہ سماجی اعتماد کو متاثر کرتی ہیں۔ اس ضمن میں حکام کو چاہیے کہ یونین ٹیریٹری سطح پر مارکیٹ نگرانی کو مضبوط بنایا جائے۔ دوا ساز کمپنیوں، ڈسٹری بیوٹرز اور ریٹیلرز کا ڈیٹا اکٹھا کیا جائے کہ نرخ میں کس قدر اضافہ ہوا۔ صارفین کے لیے شکایتی نظام کو فعال کیا جائے تاکہ وہ فوری رپورٹ کرسکیں کہ ٹیکس کم ہونے کے باوجود قیمت کم نہیں ہوئی۔ مقامی محکمہ صحت اور چیمبر آف فارماسیوٹیکل کمپنیز کو ایسا نظام بنایا جائے کہ قیمتوں میں اضافے کو گنجائش نہ ملے۔

عوام کو آگاہی دی جائے کہ جب ٹیکس کم ہوتا ہے، تو قیمتیں کم ہونی چاہئیں؛ اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ منافع خور کارروائی ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ جی ایس ٹی میں رعایت عوام کے لئے تھی، نہ کہ کمپنیوں کے لئے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس اقدام کے ثمرات براہ راست عوام تک پہنچانے کے لیے موثر نگرانی کا نظام قائم کرے، تاکہ کشمیر کے عوام واقعی ریلیف محسوس کرسکیں، نہ کہ مایوسی۔

نوح (ابن اخنوخ) کی دلدوز فریاد
افسانوی انداز میں

ماجد مجید
کشمیر یونیورسٹی

جوں ہی شہر یار نے اپنی سلطنت کے ہر خاص و عام کو دربار میں جمع ہونے کا فیصلہ صادر فرمایا۔ تو سب بلا چوں وچرا حاضر ہوکر چہ مے گوئیاں کرنے لگے کہ آیا شہر یار کا ہمیں دربار میں جمع ہونے کا مقصد کیا ہوسکتا ہے۔ جبکہ ہمیں اس کی شہر یاری تسلیم ہے۔ دربار سجانے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ "شاید کوئی نیا فرمان صادر ہونے والا ہے الغرض سب اپنی سوچ کے مطابق تانے بانے بننے لگے۔ پھر زیادہ دیر نہ ہوئی کہ شہر یار اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوتے ہی فرمانے لگا۔ " لوگو! سب توجہ سے سنو۔ تم سب کو اپنی اپنی باری پر سلطنت کے کونے کونے میں جاکر آزمائش کے طور کچھ وقت کے لئے رہائش پذیر ہونا پڑے گا۔ پرکھنا چاہتا ہوں کہ سلطنت میں جاکر تمہارا مستعار وقت تمہارے اختیار کے مطابق اطاعت میں گزرے گا یا روگردانی میں۔ اگر اطاعت میں کامیاب رہے واپس آکر میرے دربار میں انعام و اکرام اور بلند سے بلند درجے پر ہمیشہ کے لئے فائز رہو گے۔ سلطنت میں ہر قسم کی سہولیات میسر ہوں گی۔ وقتاً فوقتاً تمہاری رہنمائی کے لئے اپنے نمائندوں کو بھیجتا رہوں گا ان کی اطاعت میں تمہاری کامیابی مضمر ہے۔ بولو تمہاری کیا رائے ہے۔؟ "شہر یار نے سوالیہ طور پوچھا۔

"اے شہر یار۔ ہم سب تیرے ہر حکم پر سر بسجود رہیں گے۔ نمائندوں کی اطاعت بھی کریں گے۔ شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔ "سب لوگوں نے جواب دیا۔ " ٹھیک ہے۔ پھر اسی طرح تم سب کو اپنی اپنی باری پر واپس آنا ہوگا دربار میں آج کی طرح پھر جمع ہونا تاکہ میں تم سب کی جانچ پڑتال کروں۔ پھر نہ کہنا ہم کو خبر نہ تھی۔ "شہر یار نے تفصلاً کہا اور سب لوگوں نے جواب دیا۔ "اے شہر یار۔ آج ہم سب آپ کے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنا مستعار وقت اطاعت میں ہی گزاریں گے اور تیرے نمائندوں کی بھی پیروی کریں گے "شہر یار نے سب لوگوں سے عہد لیا اور دربار بھی برخواست ہوا۔ کچھ دیر بعد شہر یار نے اپنے نمائندوں سے ایک اور مجلس کا اہتمام کیا۔ اوران کو ذمہ داری سونپ کر کہا۔۔ "میں نے اپنی رعیت کو سلطنت کے کونے کونے میں بسایا۔ انہوں نے مجھ سے عہد لیا۔ ممکن ہے کہ وہ بھول جائیں لہذا تم کو بھی سلطنت کے مختلف علاقوں میں جاکر ان کی رہنمائی کرنا ہوگی اور میرا عہد کی ان کو یاد دہانی کرانا تمہاری اولین ذمہ داری ہوگی۔ اگر اسی دوران میرا خاص نمائندہ *شہرعلم * جن کی رہنمائی میں میری ساری سلطنت ہے تمہارے دور میں سلطنت میں آجائے تم سب اسی کی فرمانبرداری میں ہر حال میں اس کا ہر حکم بجالانا۔ اس کے علاوہ یہ ذمہ داری بھی تم پر عاید رہے گی کہ اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو *شہر علم * کی آمد سے مطلع کرنا تاکہ سلطنت میں *شہر علم * کا چرچا ہو۔"

شہر یار کے سب نمائندے سر تسلیم خم رہے اور اسی کے ساتھ مجلس بھی اختتام ہوگئی

پھر طائر وقت پرواز کرتا گیا لیل والنہار کی گردشیں وقت کو لپیٹتی رہیں۔ سلطنت کے کسی علاقے میں لوگ شہر یار کے وعدے پر پابندرہے بلکہ شہر یار کی فرمانبرداری میں ایک دوسرے پر سبقت بھی لیتے گئے۔ خوش اور خوشحال زندگی گزارنے لگے کئی بڑی شخصیات نے شہر یار کی فرمانبرداری میں شہرت پائی خصوصاً سواع۔ نسر۔ ود۔ یعوق۔ یغوث قابل ذکر رہے۔ وہ جب اپنا مستعار وقت گزار کے شہر یار کے پاس واپس چلے گئے۔ تو لوگ طویل مدت تک ان کے نقش قدم پر چلے یادگار کے طور پر ان کے مجسمے بھی بنائے پھر رفتہ رفتہ شہر یار کے بجائے ان مجسموں کو اپنا مددگار حاجت روا سمجھنے لگے اور ان کے سامنے سر جھکا کے رہے۔۔۔ شہر یار نے ان کی یاد دہانی کے لئے اپنا ایک نمائندہ (ابن اخنوخ) بھیجا وہ پیشے سے بڑھئی بھی تھا اور کشتی بنانے کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ ابن اخنوخ نے ان کو صحیح راستہ اختیار کرنے کی بہت تلقین کی شہر یار کا وعدہ بھی یاد دلایا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے بلکہ اپنے مجسموں سے چمٹے رہے۔ اور سب لوگوں کو بھی اسی نعرے پر متحد کرلیا کہ اب جو ہو سو ہو ہم اپنے ان بزرگ ہستیوں سے جو مجسموں کی صورت میں ہمارے پاس ہیں کبھی دستبردار نہیں ہوں گے۔

ابن اخنوخ نے ان کو شہر یار کے احسانات جتلاتے جتلاتے پچاس کم دس صد سال لگائے لیکن کسی نے بھی اس کی نصیحت پر کان نہ دھرا البتہ بیس کم سو افراد کو راہ راست پر لانے میں کامیابی ملی وہ بھی نچلے درجے کے پیشے سے شاید دھوبی تھے۔ جب ابن اخنوخ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تو شہر یار کی بارگاہ میں اپنی دلدوز فریادیوں بیان کرنے لگا۔

"اے شہر یار!۔ میں نے لوگوں کو دن رات سمجھایا کہ شہر یار کی فرمانبرداری میں بھلائی ہے لیکن وہ فرار ہوئے۔ میں نے جب بھی ان کو تجھ سے لئے گئے عہد کی یاد دلائی۔ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لئے۔ وہ ضد پر اڑ گئے اور تکبر کیا۔ باوجود اس کے کہ میں نے با آواز بلند بھی ان کو پکارا۔ اعلانیہ بھی کہا اور خفیہ طور بھی سمجھایا تیری لاتعداد نعمتیں اور احسانات بھی جتلائے لیکن وہ نہیں مانے بلکہ ایک بہت بڑی چال چلے اور مذہبی اور نسلی عصبیت کا سہارا لے کر عوام کو میرے خلاف بھڑکایا اور تیرے مقابلے میں سواع "۔ ود "یعوق "نسر "اور یغوث " کو ترجیح دی۔ اب سلطنت میں ان کا بسا ہوا ایک گھر بھی مت چھوڑ۔ کیونکہ وہ تیری ساری رعیت کو اپنا جیسا بنا ئیں گے۔ ان سے کسی خیر کی توقع نہیں ان کا وجود ہی ختم ہونا بہتر ہے۔ "شہر یار نے ابن اخنوخ کی دلدوز فریاد سن لی اور کہا۔ " ہجرت کے لئے تیار رہو اور اپنے ساتھ بیس کم سو افراد اور ہر قسم کے جانوروں کے جوڑے کو کشتی میں سوار کرلو۔ شہر یار کشتی کو محفوظ جگہ تک پہونچائے گا "

یہ فرمان سن کر ابن اخنوخ نے حکم کے مطابق عمل کیا اور وہاں سے ہجرت کی۔ اسی دوران شہر یار کے حکم سے ابن اخنوخ کے پورے علاقے کو غرق آب کرکے صفحہ ہستی سے نیست و نابود کردیا گیا۔۔ اس واقعے کی پوری تفصیل *شہرعلم * کی وساطت سے سلطنت میں پھیل گئی اور سلطنت کا ہر باشندہ *شہر علم * کا تا ابد ممنون ہے اور سلطنت میں *شہر علم * کی سرداری بھی تسلیم ہے۔۔

۔نوح (ابن اخنوخ) کی دلدوز فریاد۔۔۔ ایک تحقیقی جائزہ۔ -

مولف نے سب سے پہلے سورہ الاعراف آیت 172)) کے تناظر میں عالم ارواح میں اللہ ذات پاک کے اجلاس کا ذکر کیا۔ کہ اللہ ذات پاک نے آدم کی پوری نسل یعنی آدم سے لے کر دنیا میں آنے والے آخری انسانی ارواح سے ایک عہد لیا ہے * کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں * سب ارواح نے اقرار کیا۔ پھر اللہ ذات پاک نے یہ بھی کہا کہ اسی طرح حشر کے روز تم سب کو اکٹھے جمع کرکے اپنی مستعار زندگی سے متعلق پوچھا جائے گا اور تمہاری طرف سے کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ اگر اطاعت میں مستعار زندگی گزری تو جنت میں درجے بلند سے بلند تر کردئے جائیں گے۔ یہ سن کر سب انسانی ارواح نے اقرار کرلیا۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے رسولوں سے ایک اور اضافی عہد لیا۔ جس کا ذکر قرآن مجید کے سورہ آل عمران آیت (81)) میں درج ہے کہ تم کو دنیا میں ایک ایک کرکے جانا ہے اور لوگوں کی رہنمائی اور ان کو تبلیغ کرتے رہنا اور میرا وعدہ یاد دلانا۔ اگر اسی زمانے میں وہ یعنی میرا۔ خاص رسول *شہرعلم * یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگیا تو تم سب اسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اور لوگوں کو بھی اس کی آمد سے آگاہ کرنا۔ اللہ تعالی کے اس مجلس میں سارے انبیاء کرام حاضر تھے ماسوائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ یعنی یہ اضافی عہد سارے رسولوں سے لیا گیا۔ امیر خسرو نے اس مجلس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

خدا خود میر محفل بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود۔ شب جائے کہ من بودم

صاحب قلم نے پھر قوم نوح کا ذکر کیا نوح کو تورات میں ابن اخنوخ سے جانا جاتا ہے۔ نوح کی قوم شام یا عراق کے جنوبی علاقہ کوفہ میں آباد تھی۔ پہلے پہل نوح کی قوم عبادت گزار تھی اور اس قوم میں کئی بڑی شخصیات نے اللہ کی عبادت میں شہرت حاصل کی۔ ان کے نام ودسواع نسر *یعوق * یغوث تھے سورہ نوح آیت 23)) میں ان کا ذکر ہے۔ ان شخصیات کے موت کے بعد نوح کی قوم نے یادگار کے طور پر ان کے مجسمے بنائے۔ رفتہ رفتہ قوم نوح ان مجسموں کی عبادت کرنے لگے۔ سورہ عنکبوت آیت 14)) کے حوالے سے نوح نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے کرتے ساڑھے نو سو سال ۰950)) سال گزارے لیکن صرف ۰80)) افراد کو ہدایت ملی۔ اس کے بعد نوح نے اللہ تعالی کے حضور دکھ اور دلدوز بھری فریاد کی۔ سورہ نوح میں آیت سے آیت 28-5)) تک اور سورہ القمر آیت ۰10)) میں اس کا ذکر ہے

اللہ تعالی نے اس قوم کو غرق کردیا حضرت نوح نے اپنے 80)) افراد کو لے کر کشتی میں سوار کرلیا یہ کشتی جودی پہاڑ کوہ ارارات پر جا ٹھہری اور آج تک وہیں محفوظ ہے۔ قیامت سے پہلے یہ کشتی ظاہر ہوگی۔ جوں جوں قرآن مجید آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا۔ ایسے رونما ہوئے واقعات نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے امت تک پہونچے اور تا قیامت ان کی تلاوت کی جائے گی۔ اللہ تعالی نے اگرچہ قرآن مجید میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا سورہ انبیاء آیت 105)) میں اس کا ذکر ہے۔ وہیں اپنے کلام میں سورہ البقرہ آیت 143)) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا مقام بھی بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالی اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں وہیں امت کو بھی حکم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کریں سورہ الاحزاب آیت 56))۔ اس امت پر اللہ تعالی کا احسان ہے کہ جہاں کہیں اللہ تعالی کا ذکر ہوتا ہے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خود بخود لبوں پر آتا ہے۔۔ اس طرح قلمکار نے حضرت نوح (ابن اخنوخ) کی دلدوز فریاد کا تحقیقی جائزہ پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے

سب ڈسٹرکٹ اسپتال ترال کی زبوں حالی

محمد عرفات وانی
کچھمولہ ترال پلوامہ کشمیر

کشمیر کی حسین وادیوں میں ایک وادی ایسی بھی ہے جو اپنے سبز پہاڑوں اور صاف فضاؤں کے باوجود محرومی اور بے بسی کی کہانی سناتی ہے، وہ وادی ہے ترال۔ کبھی تہذیب، امن اور علم کا استعارہ سمجھا جانے والا یہ علاقہ آج صحت کے شعبے میں غفلت اور نظامی ناکامی کی زندہ مثال بن چکا ہے۔ یہاں کے لوگ جو برسوں سے چیلنجوں کے باوجود حوصلے اور امید کے چراغ روشن رکھتے آئے ہیں، آج اپنے ہی اسپتال کے دروازے پر مایوسی کے سائے دیکھ رہے ہیں۔ سب ڈسٹرکٹ اسپتال ترال جو کبھی شفا کی امید تھا، اب بدانتظامی، وسائل کی کمی اور حکومتی بے حسی کا منظرنامہ پیش کر رہا ہے۔۔ یہ صرف ایک عمارت نہیں بلکہ ایک سوال ہے اس نظام کے نام جو عوام کے درد کو سمجھنے سے قاصر ہے۔

یہ اسپتال باضابطہ طور پر اگرچہ ایک کمیونٹی ہیلتھ سینٹر کے درجے پر ہے مگر حقیقت میں یہ دیہات اور تقریباً نصف لاکھ سے زائد آبادی کے لیے واحد سہارا ہے۔ یہاں کے باسی جو پہاڑوں اور نالوں سے گھری وادیوں میں زندگی گزارتے ہیں، اپنی صحت کے لیے اسی ایک ادارے کے رحم و کرم پر ہیں۔ مگر افسوس، یہ ادارہ آج خود علاج کا محتاج بن چکا ہے۔ اسپتال کی عمارت خستہ حال ہے، آلات جراحی و تشخیص پرانے یا غیر فعال ہیں اور جدید سہولتوں کا نام و نشان نہیں۔ یہاں MRI، CT اسکین اور دیگر بنیادی تشخیصی سہولیات موجود نہیں، لیبارٹری خدمات محدود ہیں اور بلڈ بینک کا نہ ہونا ایک مستقل المیہ ہے۔ اکثر اوقات مریضوں کو خون کی منتقلی یا کسی معمولی ٹیسٹ کے لیے بھی سرینگر جانا پڑتا ہے جو نہ صرف مالی لحاظ سے ایک بوجھ ہے بلکہ کئی مریضوں کے لیے زندگی اور موت کے درمیان فاصلہ بن جاتا ہے۔

اسپتال میں ماہر ڈاکٹروں، اسپیشلسٹ کنسلٹنٹس اور پیرامیڈیکل عملے کی شدید کمی ہے۔ چند موجود ڈاکٹروں پر کام کا اتنا بوجھ ہے کہ وہ دن رات کے فرق کو بھول چکے ہیں مگر پھر بھی علاج میں تاخیر، قطاروں میں انتظار اور ایمرجنسی وارڈ میں افراتفری عام بات بن چکی ہے۔ مریضوں کو اکثر معمولی امراض کے لیے بھی دوسرے اضلاع میں ریفر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات یہ تاخیر مہلک ثابت ہوتی ہے۔ خاص طور پر زچہ و بچہ کی صحت کے شعبے میں سہولتوں کی کمی نے خواتین اور نومولود بچوں کو سب سے زیادہ خطرے میں ڈال رکھا ہے۔ ہر سال درجنوں خواتین محفوظ زچگی کی سہولتوں سے محروم رہتی ہیں اور ان کی زندگیاں ایک معمولی طبی غفلت پر ختم ہوجاتی ہیں۔

ترال کے عوام نے اس بدحالی کے خلاف بارہا آواز بلند کی۔ مقامی سماجی تنظیموں، طلباء، اور عام شہریوں نے حکومت کو درجنوں یادداشتیں پیش کیں، وفود نے حکام سے ملاقاتیں کیں، احتجاج ہوئے مگر یہ آوازیں سرکاری کمروں کی بند دیواروں میں گم ہوگئیں۔ حکومت کی جانب سے بارہا وعدے کیے گئے کہ اسپتال کو اپ گریڈ کیا جائے گا، جدید سہولتیں فراہم کی جائیں گی، اور ماہر عملہ تعینات کیا جائے گا مگر یہ سب وعدے آج بھی فائلوں کے گرد جمع گرد میں دفن ہیں۔

ترال اسپتال کے گردونواح میں بھی حالات بہتر نہیں۔ اسپتال کے سامنے وٹل آرہ نالہ پر پل کی عدم تکمیل نے ایمرجنسی ٹرانسپورٹ کے نظام کو مفلوج کر رکھا ہے۔ کئی بار ایمبولینسوں کو نالے کے پانی میں رکنا پڑتا ہے اور قیمتی لمحے جو کسی مریض کی زندگی بچا سکتے ہیں،، ضائع ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں، اسپتال کے باہر موجود جموں وکشمیر بینک کا اے ٹی ایم ہفتوں سے بند ہے جس سے مریضوں کے اہل خانہ نقد رقم حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ایکس رے مشینوں کا اکثر خراب رہنا، اینٹی ریبیز ویکسین کی قلت اور ایمرجنسی وارڈز میں ادویات کی کمی نے حالات کو مزید ابتر بنا دیا ہے۔

ترال کے عوام اب سوال کر رہے ہیں کہ آخر ان کی محرومی کب ختم ہوگی؟ کیا ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ ایک دور دراز وادی میں رہتے ہیں؟ کیا ان کا حق نہیں کہ ان کے اپنے علاقے میں ایک مکمل فعال اسپتال ہو جہاں ان کے بچوں، عورتوں، اور بزرگوں کا بروقت علاج ہو سکے؟

اب وہ وقت آ چکا ہے کہ حکومت کو صرف وعدوں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ یہ محض ایک ترقیاتی منصوبہ نہیں بلکہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے۔ یہ معاملہ اب انتظامی نہیں بلکہ انسانی ضمیر کا امتحان بن چکا ہے۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ جموں وکشمیر حکومت، بالخصوص وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ صاحب، محکمہ صحت و طبی تعلیم، ڈائریکٹوریٹ آف ہیلتھ سروسز کشمیر اور ضلعی انتظامیہ پلوامہ فوری اور نتیجہ خیز اقدامات کریں۔ ترال کے عوام کا مطالبہ بالکل واضح ہے،، اسپتال کو فوری طور پر ایک مکمل فعال سب ڈسٹرکٹ اسپتال کے درجے پر اپ گریڈ کیا جائے، جہاں 24 گھنٹے ایمرجنسی اور تشخیصی خدمات میسر ہوں، ماہر ڈاکٹروں اور نرسنگ اسٹاف کی تعیناتی یقینی بنائی جائے اور زچہ و بچہ کے شعبے کو جدید سہولتوں سے لیس کیا جائے۔ وٹل آرہ نالہ پر پل کی تعمیر، پہنچ کے راستوں کی بہتری اور ایمرجنسی ٹرانسپورٹ نظام کی مضبوطی فوری طور پر عمل میں لائی جائے تاکہ مریضوں کو بروقت اسپتال پہنچایا جاسکے۔

ساتھ ہی اسپتال میں MRI اور CT اسکین یونٹس کا قیام، ایک فعال بلڈ بینک، مستقل پیرامیڈیکل و ٹیکنیکل عملہ اور ضروری ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔ یہ سہولتیں کسی آسائش کا نام نہیں بلکہ شہریوں کا بنیادی حق ہیں، وہ حق جس سے ترال کے لوگ طویل عرصے سے محروم ہیں۔

ترال کے عوام کے صبر کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ اس دن کی امید، جب ان کے اپنے علاقے کا اسپتال واقعی شفا کا مرکز بنے گا جہاں ہر مریض کے چہرے پر اطمینان ہو، نہ کہ مایوسی کے آثار۔

اب وقت آ چکا ہے کہ حکومت جاگے، وعدوں کو حقیقت میں بدلے اور ترال کے عوام کو وہ حق واپس کرے جو ان کا برسوں سے قرض ہے، صحت، سہولت، اور زندگی کا حق۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے، یہی انسانیت کی پہچان ہے۔

****

9622881110
wania6817@gmail.com

آوارہ کتوں

کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ علاقوں سے اٹھائے جانے والے آوارہ کتوں کو واپس نہ چھوڑا جائے جہاں سے انہیں اٹھایا گیا تھا۔ عدالت نے سڑکوں اور شاہراہوں سے آوارہ جانوروں اور دیگر جانوروں کو ہٹانے کی بھی ہدایت دی۔ بنچ نے قومی راجدھانی خطہ دہلی کے حکام کو تمام علاقوں سے آوارہ کتوں کو فوری طور پر ہٹانے اور کتوں کی پناہ گاہوں میں بھیجنے کا حکم دیا۔ ان ہدایات کا اطلاق نوئیڈا، گروگرام اور غازی آباد پر بھی ہوگا۔

مودی

سے ملک کی تعمیر میں وندے ماترم کے اہم سفر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ وندے ماترم سے جڑا ایک اور موضوع ہے جس پر بحث کرنا اتنا ہی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا، "آزادی کی جدوجہد میں وندے ماترم کے جذبے نے پوری قوم کو روشن کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے 1937 میں وندے ماترم کی اہم حصوں کو، اس کی روح کے ایک حصے کو الگ کر دیا گیا تھا۔ وندے ماترم کو توڑ دیا گیا تھا۔ اسے ٹکڑے کیے گئے تھے۔ وندے ماترم کی اس تقسیم نے ملک میں تقسیم کا بیج بویا تھا۔ قوم کی تعمیر کے مہامنتر کے ساتھ یہ ناانصافی کیو ہوئی۔ یہ آج کی نسل کے لیے جاننا ضروری ہے، کیوں کہ وہی تفرقہ انگیز سوچ آج بھی ملک کے لیے ایک چیلنج بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اس صدی کو ہندوستان کی صدی بنانے کے لیے ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان میں یہ صلاحیت ہے، ہمیں اس کے لیے خود پر یقین کرنا چاہیے۔" منفی سوچ رکھنے والے لوگوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شک پیدا کرنے کی ان کی کوششوں کو ناکام بنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ منفی سوچ رکھنے والے شکوک پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سوچ سے نمٹنے کے لیے ہمیں آنند مٹھ کے واقعے کو ذہن میں رکھ کر قدم اٹھانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "مادر وطن کے 140 کروڑ لوگ اور ان کے 280 کروڑ بازو ہیں۔ ہمارے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ خود انحصار ہندوستان کے عزم کو پورا کرنا ہر ایک کا عزم ہونا چاہیے۔" "وندے ماترم کے 150 سال مکمل ہونے پر ہم وطنوں کو مبارکباد دیتے ہوئے، مسٹر مودی نے کہا کہ ہر تخلیق ایک بنیادی پیغام ہوتی ہے، بنیادی جذبہ ہوتا ہے اور وندے ماترم کا بنیادی جذبہ بھارت اور ماں بھارتی ہے۔ یہ ہندوستان کا ابدی تصور ہے۔ اسی بنیاد پر ہندوستان نے طاقت اور اخلاقیات کے درمیان توازن برقرار رکھتے ہوئے اپنی ثقافتی شناخت بنائی۔ ہندوستان کا یہ تصور اس کی نظریاتی طاقت ہے۔

مادر وطن کے

کے درمیان رشتے کو مضبوط کیا اور لوگوں کو آزادی حاصل کرنے کے لئے تحریک دی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا، ''مادرِ وطن کے تئیں ہمارا عزم اور لگن ہمارے ملک کو وکست بھارت کی منزل تک لے جائے گا۔ نوجوانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اس عظیم تہذیب کے وارث ہیں اور سماج کی ترقی و خوشحالی میں ان کی شراکت ماں بھارتی کے لئے بہترین خراجِ عقیدت ہوگی۔'' سال 2025 'وندے ماترم' کو 150 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ ہمارا قومی گیت 'وندے ماترم' جسے بنکم چندر چٹوپادھیائے نے اَکشے نومی کے موقعہ پر لکھا تھا جو 7 نومبر 1875ء کو تھا۔ 'وندے ماترم' سب سے پہلے ان کے ناول ''آنند مٹھ'' کے ایک حصے کے طور پر ادبی جریدے ''بنگ درشن'' میں شائع ہوا۔ یہ گیت، مادرِ وطن کو طاقت، خوشحالی اور الوہیت کی علامت قرار دیتے ہوئے ہندوستان کے اتحاد اور خودداری کے جذبے کو شاعرانہ اظہار کرتا ہے۔ یہ گیت جلد ہی کے لئے عقیدت کی ایک دیرپا علامت بن گیا۔ تقریبات میں سماج کے مختلف طبقات کے شہریوں نے 'وندے ماترم' کو مختلف ورژن میں اجتماعی طور پر گایا۔ اس موقعہ پر رُکن پارلیمان جگل کشور شرما، ممبر پارلیمنٹ راجیہ سبھا انجینئر غلام علی کھٹانہ، چیف سیکرٹری اَتل ڈولو، پرنسپل سیکرٹری داخلہ چندر کر بھارتی، آئی جی پی جموں بھیم سین توتی، پرنسپل سیکرٹری کلچر برج موہن شرما، صوبائی کمشنر جموں رمیش کمار، انتظامی سیکرٹریز، سینئر افسران، تعلیمی اداروں کے سربراہان، نوجوان اور ممتاز شہری موجود تھے جبکہ جموں و کشمیر کے مختلف علاقوں سے افسران اور لوگوں نے بھی بذریعہ ورچیول موڈ اِس یونین ٹیریٹری سطح کے یادگاری پروگرام میں شرکت کی۔

چیف سیکرٹری نے

ہوئے۔ میٹنگ کے دوران، چیف سیکرٹری نے مکمل آدھار سنترپتی کو حاصل کرنے کے لیے ایک ہدفی نقطہ نظر کی ضرورت پر زور دیا، خاص طور پر 0-5 سال کی عمر کے بچوں میں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ اس زمرے میں اندراج کی موجودہ شرح 59.07 ہے، جو کہ قومی اوسط 39.54 فیصد ہے، اور انہوں نے صحت اور سماجی بہبود کے محکموں کو مکمل کوریج کو یقینی بنانے کے لیے کوششیں تیز کرنے کی ہدایت کی۔ چیف سکریٹری نے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو جموں و کشمیر میں سکول جانے والے بچوں کے لئے ڈیموگرافک اپ ڈیٹس اور لازمی بائیومیٹرک اپ ڈیٹ کے عمل کو تیز کرنے کی بھی ہدایت کی۔ ڈپٹی کمشنرز اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر اسکیموں کے نوٹیفکیشن، تمام گروپس کے لیے انرولمنٹ کلائنٹ ملٹی پلیٹ فارم کٹس کو چالو کرنے اور 0-5 سال کی عمر کے بچوں کے اندراج کے لیے استعمال ہونے والی چائلڈ انرولمنٹ لائٹ کلائنٹ کٹس کے حوالے سے ہفتہ وار پیش رفت رپورٹ جمع کرنے کو کہا گیا۔ تکنیکی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے چیف سکریٹری نے محکموں پر زور دیا کہ وہ شفافیت اور اعتماد کو بڑھانے کے لیے دستی، غیر تصدیق شدہ سرٹیفکیٹس سے ہٹ کر قابل تصدیق، QR- کوڈ سے چلنے والے آن لائن سرٹیفکیٹس کی طرف بڑھیں۔ انہوں نے تمام عمر کے گروپوں کے لیے موزوں بائیومیٹرک تصدیق کے زیادہ جامع اور آسان طریقہ کے طور پر چہرے کی تصدیق کرنے والی ٹیکنالوجی کو اپنانے پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈی ڈی جی، یو آئی ڈی اے آئی آر او، چندی گڑھ، کموڈور (آئی این) دھیرج سرین نے میٹنگ کو مطلع کیا کہ یوٹی نے 1.35 کروڑ کی متوقع آبادی کے مقابلے میں 1.26 کروڑ آدھار نمبر تیار کرتے ہوئے قابل ستائش 93 فیصد آدھار سیچوریشن حاصل کی ہے۔ تاہم، تقریباً 4.7 لاکھ لازمی بائیومیٹرک اپ ڈیٹس زیر التواء ہیں، اور چیف سکریٹری نے ان کو فوکسڈ انرولمنٹ ڈرائیوز کے ذریعے مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ اس کوشش کو تیز کرنے کے لیے، ضلعی انتظامیہ کو اسکولوں اور آنگن واڑی مراکز میں خصوصی انرولمنٹ کیمپ منعقد کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پیدائش کے اندراج پر مبنی آدھار اندراج پہل پر بھی ایک نئے سرے سے زور دیا گیا تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ یوٹی میں ہر نوزائیدہ کا بغیر کسی رکاوٹ کے ہسپتال میں ہی آدھار کے لیے اندراج کیا جائے۔ میٹنگ کو بتایا گیا کہ جموں و کشمیر اس وقت 1,000 سے زیادہ آدھار انرولمنٹ مراکز چلا رہے ہیں، جن کو جموں اور سری نگر میں دو مکمل طور پر فعال آدھار سیوا کیندر کی مدد حاصل ہے۔ کوریج اور رسائی کو مضبوط بنانے کے لیے دیگر اضلاع میں دس مزید ASKs

پائپ لائن میں ہیں۔ UIDAI نے حفاظت کو بڑھانے، یاتریوں کے انتظام کو ہموار کرنے، اور خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے شری امرناتھ جی شرائن اور شری ماتا ویشنو دیوی کے مزار سمیت اونچے درجے کے مذہبی مقامات پر چہرے کی تصدیق کرنے والی ٹیکنالوجی کی تعیناتی کی بھی تجویز پیش کی۔ مزید یہ کہ سسٹم ECMP پلیٹ فارم سے زیادہ مضبوط یونیورسل کلائنٹ (UC)) پلیٹ فارم پر منتقل ہو رہا ہے، جبکہ ePDS ڈیوائسز کو L0 سے L1 فنگر پرنٹ ڈیوائسز میں اپ گریڈ کیا جا رہا ہے تاکہ مستفید ہونے والے کی تصدیق میں زیادہ درستگی اور بھروسے کو یقینی بنایا جا سکے۔ چیف سکریٹری نے موثر گورننس اور شفاف سبسڈی کی فراہمی کو قابل بنانے کے لیے ڈیٹا کی صفائی اور بین محکمانہ انضمام کی اہمیت پر زور دیا۔ ای۔ یو آئی ڈی اے آئی کے ریجنل آفیسر، چندی گڑھ نے جموں و کشمیر انتظامیہ کی طرف سے اٹھائے گئے فعال اقدامات کی تعریف کی اور جاری اور مستقبل کے اقدامات کے لیے مسلسل تعاون کا یقین دلایا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یونیک آئیڈنٹی فکیشن اتھارٹی آف انڈیا (UIDAI)) ایک قانونی اتھارٹی ہے جو آدھار (مالی اور دیگر سبسڈیز، فوائد اور خدمات کی ٹارگٹڈ ڈیلیوری) ایکٹ، 2016 کے تحت قائم کی گئی ہے۔ UIDAI کو ہندوستان کے تمام باشندوں کو منفرد آدھار نمبر جاری کرنے کا پابند بنایا گیا ہے تاکہ حکومتی خدمات اور ٹارگٹڈ فوائد کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

پی ڈی پی اور

پر شمار ہونا چاہیے جہاں میٹر نصب ہیں۔ اگر کسی جگہ میٹر کی ضرورت نہیں، تو اسے زبردستی لگانے کا کوئی جواز نہیں۔ بل ہمیشہ حقیقی کھپت کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ انہوں نے عوام سے وعدہ کیا کہ ان کی حکومت نے 200 یونٹ مفت بجلی دینے کا جو عہد کیا ہے، وہ ضرور پورا کیا جائے گا۔ عمر عبداللہ نے کہا، 'ہم نے جو کہا ہے وہ کر کے دکھائیں گے، مگر پی ڈی پی کی سیاسی چالوں میں نہ آئیں۔ وہ صرف وعدے کرتی ہے، عمل نہیں۔' انہوں نے الزام لگایا کہ پی ڈی پی نے اقتدار میں آ کر بجلی کے میٹر تو سرکاری دفاتر میں لگوائے مگر عام شہریوں کو کوئی سہولت نہیں دی۔ اس کے برعکس نیشنل کانفرنس کی حکومت نے معاشی طور پر کمزور طبقوں کے لیے حقیقی مدد فراہم کی ہے۔ عمر عبداللہ نے مزید کہا کہ پی ڈی پی نے عوام کو گمراہ کیا، اپنی سابقہ غلطیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی، اور کئی بے گناہ افراد کو گرفتار کرایا۔ عوام کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ان کے ووٹ سے طے ہوگا کہ اگلے چار سالوں میں جموں و کشمیر میں ترقی اور روزگار کی راہ ہموار ہوگی یا پھر جھوٹے وعدوں کی سیاست واپس آئے گی۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے ہمیشہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے، تعلیمی اداروں کی مضبوطی، اور بنیادی سہولیات کی فراہمی پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت عوامی فلاح و بہبود کو اولین ترجیح دیتی ہے، جب کہ پی ڈی پی نے ہمیشہ اقتدار کے لیے عوامی مفاد کو قربان کیا ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا، 'ہماری حکومت کا نصب العین واضح ہے، عوامی خدمت، شفافیت، اور سماجی انصاف۔ ہم سیاسی دوغلے پن پر یقین نہیں رکھتے۔' انہوں نے جلسے کے اختتام پر عوام سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں ایسے امیدواروں کو ووٹ دیں جو عوامی مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہوں، نہ کہ اُنہیں جو اقتدار کے لیے کسی سے بھی ہاتھ ملالیں۔

کروڑوں روپے کے

نے بٹہ گنڈ کے راستے ویرینا گ۔ کوکرناگ سڑک کی تعمیر کے دوران حاصل کرنے کا جھوٹا دکھایا تھا۔ تحقیقات کے دوران پتہ چلا کہ محکمہ ریونیو کے کچھ افسران (اس وقت کے تحصیلدار ڈورو، اس وقت کے نائب تحصیلدار ڈورو، اس وقت کے گرداور ڈورو اور اس وقت کے پٹواری ڈورو) نے نجی افراد کے ساتھ مل کر مجرمانہ سازش کرتے ہوئے، معاوضے کی غیر قانونی تقسیم کو آسان بنانے کے لیے ریونیو ریکارڈ میں ہیرا پھیری کی اور جعلسازی کی۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ جعلی اندراجات مبینہ طور پر سرکاری ریکارڈوں میں غلط مالیاتی فوائد حاصل کرنے کیلئے کی گئیں، جس سے ریاستی خزانے کو نمایاں نقصان پہنچا اور عوامی اعتماد کو نقصان پہنچا۔ مکمل چھان بین اور شواہد اکٹھے کرنے کے بعد، اقتصادی جرائم ونگ نے عدالتی فیصلہ کے لیے چارج شیٹ معزز عدالت میں داخل کر دی ہے۔ کرائم برانچ کشمیر عوامی انتظامیہ میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے اور معاشی جرائم میں ملوث تمام افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔

پاکستان کی خفیہ

سرگرمیاں پاکستان کی تاریخ کا حصہ ہیں، جس میں کئی دہائیوں سے اسمگلنگ، ایکسپورٹ کنٹرول کی خلاف ورزیاں، خفیہ شراکت داری، اے کیو خان نیٹ ورک اور نیوکلیئر لائف نیٹ ورک شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ بین الاقوامی برادری کی توجہ ان سرگرمیوں کی طرف مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان اسی پس منظر میں پاکستان کے جوہری تجربات سے متعلق امریکی صدر کے تبصروں کو دیکھتا ہے۔ واضح رہے کہ مسٹر ڈونالڈ ٹرمپ نے حال ہی میں کہا تھا کہ چین، روس، شمالی کوریا اور پاکستان جیسے ممالک خفیہ ایٹمی تجربات کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ بھی ایٹمی تجربات کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے جوہری تجربات کے معاملے پر بین الاقوامی فورم پر اپنی پوزیشن واضح کر دی ہے۔ اقوام متحدہ میں خصوصی نمائندے نے بھی تنظیم میں ہندوستان کا موقف پیش کیا ہے۔

انجینئر رشید

کہ حکومت کو اخراجات برداشت کرنے چاہئیں، جب کہ جسٹس وویک چودھری کی بنچ نے فیصلہ دیا کہ حکومت کو اخراجات نہیں برداشت کرنا چاہئے۔ معاملہ اب چیف جسٹس ڈی کے اپادھیائے کے پاس جائے گا، جو فیصلہ کریں گے۔ عدالت نے پہلے 18 اگست کو اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ ای ٹی وی بھارت کے مطابق دراصل، ساعت کے دوران، دہلی پولیس نے انجینئر رشید سے مانگے گئے اخراجات کا تفصیلی بریک ڈاؤن فراہم کیا۔ جسٹس انوپ جے رام بھمبھانی نے ریمارکس دیئے کہ انجینئر رشید کو عبوری ضمانت بھی نہیں دی گئی اور وہ حراست میں رہتے ہوئے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کر رہے تھے۔ جیل انتظامیہ اخراجات کیوں نہیں برداشت کرتی؟ رشید کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل این ہری ہرن نے ساعت کے دوران دلیل دی کہ جیل کے قوانین میں پولیس افسران کی تنخواہوں کا تعین نہیں کیا گیا ہے اور دہلی پولیس ان کی تنخواہوں کو اخراجات میں شامل کر رہی ہے۔ ہری ہرن نے دلیل دی کہ راشد معقول طور پر اخراجات برداشت کر سکتے ہیں، یہاں تک کہ پولیس افسران کے لنچ اور ڈنر کا خرچ بھی اٹھا سکتے ہیں، لیکن وہ ان کی تنخواہیں پوری کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ انجینئر رشید نے درخواست دائر کی، جس میں موقف اختیار کیا گیا کہ حراستی پیرول پر پارلیمنٹ میں حاضری کے لیے مانگی گئی بھاری رقم

غیر منصفانہ ہے۔ انجینئر رشید کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ این ہری ہرن نے دلیل دی کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنے لوک سبھا حلقے کی نمائندگی کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ حراستی پیرول کے لیے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے ہائی کورٹ کے 25 مارچ کے حکم میں ترمیم کا مطالبہ کیا جس میں انہیں پارلیمنٹ میں حاضری کے لیے حراستی پیرول پر رہتے ہوئے سیکیورٹی انتظامات کے لیے جیل انتظامیہ کو 4 لاکھ روپے ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ عدالت نے کہا کہ حراستی پیرول کے لیے سیکیورٹی کے اخراجات عام طور پر درخواست گزار برداشت کرتے ہیں۔ ہری ہرن نے پھر دلیل دی کہ روزانہ حراستی پیرول کے لیے رقم وصول کرنا غیر منصفانہ ہوگا، کیونکہ درخواست گزار ایک منتخب نمائندہ ہے۔ اگر وہ عدم ادائیگی کی وجہ سے پارلیمنٹ میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں تو یہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہوگی۔ عدالت نے این آئی اے کو 25 جولائی کو نوٹس جاری کیا۔ واضح رہے کہ 22 جولائی کو پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے راشد کو پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں شرکت کے لیے حراستی پیرول پر رہائی دی تھی۔ انجینئر رشید نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں عمر عبداللہ کو تقریباً 100,000 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ انجینئر رشید کو این آئی اے نے 2016 میں گرفتار کیا تھا۔

وادی کے اکثر

پارہ منفی 3.0 ڈگری، گلمرگ میں منفی 2.6 ڈگری، کپواڑہ میں منفی 0.7 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وادی میں صاف موسم کے سبب رات کے درجہ حرارت میں نمایاں گراوٹ آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ چند روز کے دوران سردی کی شدت میں مزید اضافہ متوقع ہے کیونکہ رواں ہفتے کے آخر تک مغربی ہواؤں کا کوئی نیا سسٹم متوقع نہیں۔ سردی کی شدت بڑھنے کے ساتھ ہی وادی بھر میں زندگی کے معمولات پر بھی اثر پڑنے لگا ہے۔ سری نگر، بڈگام، گاندربل اور جنوبی کشمیر کے بیشتر علاقوں میں صبح کے اوقات میں سڑکوں پر ہلکی دھند چھائی رہتی ہے، جب کہ جھیل ڈل کے کنارے صبح سویرے لوگوں کو دھوپ سینکتے اور کانگڑیوں میں کوئلے سلگاتے دیکھا جا سکتا ہے۔ شہر سری نگر میں دکانداروں نے گرم ملبوسات، جیکٹس، دستانے، مفلر اور کانگڑیوں کی فروخت بڑھا دی ہے۔ لال چوک، مہاراجہ بازار اور ڈلگیٹ کے بازاروں میں ان دنوں خریداروں کا رش بڑھنے لگا ہے۔ ایک دکاندار محمد شفیع نے بتایا کہ پچھلے ایک ہفتے سے اچانک ٹھنڈ میں اضافہ ہوا ہے، اور لوگ اب گرم کپڑوں اور کانگڑیوں کی خریداری میں مصروف ہیں۔ ادھر، محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ ایک ہفتے تک وادی میں موسم خشک رہنے کا امکان ہے، تاہم رات کے وقت درجہ حرارت مزید گر سکتا ہے جس سے زمین پر کہر جمنے اور بعض مقامات پر معمولی برف کی تہہ بننے کا امکان ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نومبر کے پہلے ہفتے میں درجہ حرارت کا اس حد تک گر جانا اس بات کی علامت ہے کہ اس سال وادی میں شدید سردی کا امکان زیادہ ہے۔ دریں اثنا بجلی کی مانگ میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے اور متعدد علاقوں میں صارفین نے شکایت کی ہے کہ سردی بڑھنے کے ساتھ بجلی سپلائی میں بار بار خلل پڑ رہا ہے۔ ادھر، روایتی انداز میں لوگ اپنے گھروں میں کانگڑی، ہمام اور بخاری کا سہارا لے رہے ہیں۔ بزرگ شہریوں کے مطابق، کانگڑی صرف گرمی کا ذریعہ نہیں بلکہ کشمیری تہذیب کی علامت ہے، سردیوں میں اس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ اگر سردی کا یہی سلسلہ برقرار رہا تو امکان ہے کہ رواں سیزن میں وادی میں 'چلہ کلان' سے پہلے ہی منجمد فضا چھا جائے۔

لیفٹیننٹ جنرل

صورتِ حال، دفاعی حکمتِ عملی، اور ہنگامی ردِ عمل کی صلاحیتوں کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقوں میں تعینات فوجی دستے کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ انہوں نے افسران اور جوانوں سے بات چیت کے دوران کہا کہ فوج کی آپریشنل تیاری اور اس کا عزم، ہماری قومی سلامتی کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔ انہوں نے جوانوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف مشکل موسمی حالات میں اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں بلکہ جدید آلات اور ٹیکنالوجی کے ذریعے دشمن کی ہر حرکت پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل کٹیار نے کہا کہ فوج کی جدید کاری، انٹیلی جنس نیٹ ورک کی مضبوطی اور ٹیکنالوجی کے مربوط استعمال سے بارڈر سیکورٹی کو مزید موثر بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے فوجی اہلکاروں پر زور دیا کہ وہ پیشہ ورانہ برتری، نظم و ضبط اور تیز رفتار ردعمل کو برقرار رکھیں تاکہ کسی بھی غیر متوقع صورتحال میں فوری کارروائی ممکن ہو سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ آرمی کمانڈر نے اگلے مورچوں پر تعینات جوانوں کے حوصلے اور لگن کو قوم کے لیے باعثِ فخر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فوج کا عزم اور چوکسی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستان کی سرحدیں محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل کٹیار نے اپنے دورے کے اختتام پر افسروں اور جوانوں کو یقین دلایا کہ فوج کی قیادت ہر سطح پر ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے لیے ہر ممکن سہولیات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

تاریخ پیدائش میں

دھوکہ دہی سے اسے 10 نومبر 1959 میں تبدیل کر دیا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران، کرائم برانچ نے استغاثہ کی حمایت میں تقریباً سولہ گواہوں کو پیش کیا۔ گیارہ سال طویل مقدمے کی سماعت کے بعد ستی جج سری نگر عبدالباری سید نے 68 صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلے میں ملزم کو رنبیر پینل کوڈ (RPC) کی دفعہ 420، 511 اور 468 کے تحت مجرم قرار دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ افسر نے جان بوجھ کر اپنے سرکاری ریکارڈ میں ہیرا پھیری کر کے ذاتی فائدے کے لیے حکام کو دھوکہ دیا اور اس کے مطابق اسے 511 آر پی سی کے سیکشن 420 کے تحت تین سال کی سادہ قید اور 5000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

ستیش شرما

میں کمشنر سیکرٹری اے آر آئی وٹریننگز شبنم کاملی اور محکمہ کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ دوران میٹنگ وزیر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ انتظامی طریقہ کار کو زیادہ موثر، شفاف اور وقت کے پابند بنانے کے لئے اصلاحات ضروری ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ مجوزہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم بھرتی کے عمل میں ایک بڑی اصلاح ثابت ہوگا جو تیز تر فیصلہ سازی اور یکساں پالیسی کی عمل آوری کو یقینی بنائے گا۔ وزیر ستیش شرما نے اے آر آئی وٹریننگز ڈیپارٹمنٹ کی کاوشوں کو سراہا جنہوں نے اس تصور کو پیش کیا اور افسران کو ہدایت دی کہ وہ جی اے ڈی، فائنانس، قانون اور جے کے پی ایس سی کے ساتھ مشاورت کے ساتھ نظام کے ڈیزائن اور رول آؤٹ کو تیز کریں تاکہ ہر مرحلے پر بین محکمہ جاتی تال میل اور جوابدہی برقرار رہے۔ اس موقعہ پر وزیر موصوف نے خطاب کرتے ہوئے کہا، "یہ ڈیجیٹل اصلاحات انتظامی تاخیر کو نمایاں طور پر کم کرے گی، شفافیت کو فروغ دے گی اور تمام محکموں میں

بھرتی پالیسیوں کے یکساں عمل آوری کو یقینی بنائے گی۔ سنگل ونڈو سسٹم نہ صرف کارکردگی میں اضافہ کرے گا بلکہ ریئل ٹائم مانیٹرنگ اور عوامی رسائی کے ذریعے جوابدہی کو بھی مضبوط بنائے گا۔" اُنہوں نے مزید ہدایت دی کہ اِس نظام کو موجودہ ای۔ آفس فریم ورک کے ساتھ مربوط کیا جائے اور محکمانہ نوڈل افسران کے لئے تربیتی وصلاحیت سازی کے پروگرام منعقد کئے جائیں تاکہ نظام کی موثر منتقلی اور کامیاب عمل آوری کو یقینی بنایا جا سکے۔ ستیش شرما شہریوں اور شراکت داروں کو آن لائن بھرتی کے منظور شدہ قواعد تک رسائی اجازت دینے کے لئے عوامی حوالہ کے نقطہ نظر کو متعارف کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا جو حکومت کی شفاف اور عوام دوست طرزِ حکمرانی کے عزم کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ نیا اقدام تمام محکموں میں یکساں بھرتی پالیسی کو یقینی بنائے گا، کاغذی کارروائی اور فائلوں کی نقل و حرکت میں نمایاں کمی لائے گا، آن لائن نگرانی کے ذریعے شفافیت بڑھائے گا، خالی اسامیوں کو تیزی سے پُر کرنے میں مدد کرے گا اور محکموں اور ایجنسیوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی کو یقینی بنائے گا۔ سنگل ونڈو ڈیجیٹل سسٹم موجودہ ملٹی ٹائرڈ اور کاغذ پر مبنی عمل کو ایک متحد آن لائن میکانزم سے بدلنا ہے۔ اِس نظام کی خصوصیات میں آن لائن پورٹل اور ڈیش بورڈ، محکماتی محفوظ لاگ اِن اور معیاری ڈیجیٹل ٹیمپلیٹس، بیک وقت آن لائن منظوری و ترسیل برائے اے آر آئی اینڈ ٹریننگز، فائنانس، قانون، جی اے ڈی اور جے کے پی ایس سی، تمام منظور شدہ بھرتی قوانین، ترامیم اور نوٹیفکیشنوں کا مرکزی ذخیرہ، ایس ایم ایس، ای میل کی نگرانی کے لئے ریئل ٹائم اپڈیٹس اور تاخیر کے ازالے کے لئے میکانزم، زیر التوا اور کارکردگی کی ریئل ٹائم مانیٹرنگ، مضبوط ڈیٹا پروٹیکشن اور آڈٹ میکانزم اور فوری منظوریوں کے لئے طے شدہ ٹائم لائنز شامل ہیں۔ مجوزہ ماڈل کے تحت متعلقہ محکمے اپنی تجاویز 30 دِن کے اندر حتمی شکل دے کر جمع کریں گے جبکہ اے آر آئی وٹریننگز، فائنانس، قانون، جی اے ڈی، جے کے پی ایس سی اور سٹینڈنگ کمیٹی ہر کیس کو 10 دِن کے اندر نمٹائیں گے اور جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (جی اے ڈی) کی طرف سے حتمی منظوری کو مقررہ وقت میں یقینی بنایا جائے گا۔

سرینگر میں منموعہ

ہوئے دکھایا گیا، جس کی بعد میں اننت ناگ کے رہنے والے عادل احمد کے طور پر شناخت ہوئی۔ جموں وکشمیر پولیس ملزم کا سراغ لگا رہی تھی اور اس کی لوکیشن سہرن پور تک ٹریس کر رہی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ سرینگر پولیس کی ایک ٹیم نے مقامی پولیس اور اسپیشل آپریشن گروپ کی مدد سے امبالہ روڈ پر واقع نجی اسپتال پر چھاپہ مارا اور احمد کو حراست میں لے لیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعد میں اسے عدالت میں پیش کیا گیا، جس نے اس کا ٹرانزٹ ریمانڈ سرینگر پولیس کو دے دیا، جو اسے مزید تفتیش کے لیے واپس لے گئے ہیں۔

لاکھو مہاجر پرندوں

اور قدرتی تحفظ کا مرکز بھی فراہم کرتی ہیں۔ جنگلی حیات کے محکمہ کے اہلکاروں کے مطابق اس برس کا مہاجرتی سلسلہ اکتوبر کے اواخر سے شروع ہوا ہے اور مارچ تک جاری رہے گا۔ حالیہ بارشوں کے بعد وادی کے اکثر آبی ذخائر میں پانی کی سطح بہتر رہی ہے، جو ان پرندوں کے لیے موزوں مسکن فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس برس پانی کی سطح اطمینان بخش ہے، جس سے توقع ہے کہ گزشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی ایک ملین (دس لاکھ سے زائد) مہاجر پرندے وادی کا رخ کریں گے۔ ابتدائی مشاہدات میں پرندوں کی آمد کے رجحان میں کوئی کمی نظر نہیں آ رہی۔ بلیک ہیڈ ڈگل، ٹفٹڈ ڈک، برہمنی ڈک، نادرن پن ٹیل، ریڈی شیلو اور گری لیگ گوس جیسے معروف پرندے شامل ہیں، جو سائبیریا، فلپائن، جاپان اور قزاقستان جیسے خطوں سے ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ ماہرین ماحولیات کے مطابق ان پرندوں کی آمد محض ایک خوبصورت منظر نہیں بلکہ ماحولیاتی توازن کی بحالی کا ایک اہم حصہ ہے۔ محکمہ کے ایک اہلکار نے کہا، 'یہ پرندے نہ صرف خوراک کی زنجیر کو متوازن رکھتے ہیں بلکہ آبی ذخائر کی قدرتی تخلیق نو میں بھی مدد دیتے ہیں۔ ان کی موجودگی ماحولیاتی نظام کے صحت مند ہونے کی علامت ہے۔' تاہم، پرندوں کی آمد کے ساتھ ہی چیلنجز بھی پیدا ہوتے ہیں۔ غیر قانونی شکار، دلدلی علاقوں کی تباہی، اور آلودگی جیسے مسائل ان کے لیے خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ ان خطرات کے پیش نظر، وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ نے اس سال نائٹ پیٹرولنگ، پولیس کے ساتھ مشترکہ نگرانی، اور دیہی آبادی میں بیداری مہمات کا آغاز کیا ہے۔ محکمہ کے ایک افسر نے بتایا، 'ہم نے ہوکرسر اور شالہ بوگ جیسے حساس مقامات پر مستقل گشتی ٹیمیں تعینات کی ہیں۔ مقامی نوجوانوں کو بھی اس مشن میں شامل کیا گیا ہے تاکہ غیر قانونی شکار یا جال بچھانے کے واقعات پر قابو پایا جا سکے۔' انہوں نے مزید کہا کہ عوام میں شعور اجاگر کرنے کے لیے دیہات میں آگاہی پروگرام چلائے جا رہے ہیں، تاکہ لوگ ان پرندوں کو نقصان پہنچانے کے بجائے ان کے تحفظ میں کردار ادا کریں۔ مہاجر پرندوں کی آمد نے نہ صرف ماہرین ماحولیات بلکہ فوٹوگرافروں، قدرتی مناظر کے شوقین سیاحوں، اور طلبہ کو بھی اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ ہوکرسر میں فوٹوگرافی کے شوقین ریاض احمد نے بتایا، 'سورج طلوع ہوتے ہی جب جھیل پرندوں کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے گونجتی ہے تو وہ منظر ناقابلِ بیان ہوتا ہے۔ ہر سال میں یہاں نئے رنگ، نئی پرجاتیاں اور قدرت کے نئے جلوے دیکھتا ہوں۔' ماہرین کا کہنا ہے کہ ولر جھیل، جو جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی میٹھے پانی کی جھیل مانی جاتی ہے، ان پرندوں کے لیے ایک قدرتی میزبان ہے۔ یہاں کے دلدلی کنارے اور آبی پودے ان کے لیے مثالی خوراک فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہائی گام اور شالہ بوگ کی جھیلیں شمالی کشمیر میں پرندوں کے لیے بہترین آرام گاہیں ہیں، جہاں ہر صبح اور شام ان کے جھنڈ فضا میں اڑان بھرتے نظر آتے ہیں۔ وائلڈ لائف محکمے نے حالیہ برسوں میں متعدد اقدامات کیے ہیں تاکہ ان آبی ذخائر کو محفوظ رکھا جا سکے۔ ان اقدامات میں پانی کے بہاؤ کی بحالی، گندے نالوں کا رخ موڑنا، اور مقامی آبادی کے لیے متبادل روزگار کے مواقع فراہم کرنا شامل ہے تاکہ غیر قانونی شکار پر قابو پایا جا سکے۔ ایک اہلکار نے کہا، 'اگر عوام اور حکومت دونوں اس ماحولیاتی ورثے کی حفاظت کے لیے مل کر کام کریں، تو کشمیر کے یہ آبی ذخائر نہ صرف وادی بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے لیے فخر کا باعث بن سکتے ہیں۔' محکمہ نے بتایا کہ حتمی پرندہ مردم شماری اگلے ہفتے تک مکمل کی جائے گی جس سے اس سال آنے والے پرندوں کی درست تعداد کا اندازہ ہوگا۔ گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی دس لاکھ سے زائد پرندوں کی آمد متوقع ہے۔ کشمیر کی یہ جھیلیں سردیوں میں جب برف کی چادر اوڑھ لیتی ہیں، تو ان کے اوپر اڑتے ان ہزاروں پرندوں کی موجودگی نہ صرف زندگی کی علامت ہے بلکہ قدرت اور انسان کے باہمی رشتے کی ایک حسین یاد دہانی بھی ہے۔ یہ پرندے، جو ہزاروں میل دور اپنے گھونسلوں سے نکل کر یہاں آتے ہیں،

ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ زمین کی خوبصورتی صرف انسان کی نہیں، بلکہ ہر جاندار کی میراث ہے۔

محبوس ممبر

عدالت کو بتایا کہ حکومت نے جمعرات کو اپنا جواب داخل کیا تھا لیکن حلف نامے میں تکنیکی خامی کے باعث وہ ریکارڈ پر شامل نہیں ہو سکا۔ سلاتھیا نے بتایا کہ عدالت نے اوپن کورٹ میں حکومتی وکیلوں کو ہدایت دی کہ وہ جواب کی کاپیاں عرضی گزار کے وکلاء کو فراہم کریں۔ عدالت نے رجسٹری کو بھی ہدایت دی کہ وہ حکومتی جواب کو ریکارڈ پر درج کرے اور اگلی سماعت کے دوران متعلقہ دستاویزات پیش کیے جائیں۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ

میں بڑی تعداد میں طلبہ، بی ایس ایف جوانوں، خواتین، نوجوانوں، عوامی نمائندوں، پولیس اور انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ مارچ پرائمری اسکول لونڈی مور سے شروع ہو کر بارڈر آؤٹ پوسٹ (بی او پی) ٹاپن پر زیرو لائن کے قریب اختتام پذیر ہوا۔ بی او پی ٹاپن پر عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ 'وندے ماترم' محض ایک قومی گیت نہیں بلکہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کا ایک تاریخی استعارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مادرِ وطن کو طاقت، خوشحالی اور الوہیت کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہوئے، یہ ترانہ ملک میں اتحاد، خودداری اور بیداری کی علامت بنا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ اس ترانے کی تاریخی اور قومی اہمیت کے اعتراف میں وزیر اعظم نریندر مودی نے اس کے 150 سال مکمل ہونے پر ملک گیر تقریبات منانے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کٹھوعہ ضلع میں منعقدہ آج کا 'وندے ماترم' پدیاترا انہی قومی تقریبات کا حصہ ہے جو وزیر اعظم مودی کی قیادت میں دہلی سے شروع ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بی ایس ایف کے جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی مستعدی اور قربانیوں کی بدولت ملک کے شہری چین کی نیند سوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس پدیاترا کا مقصد سرحدی سپاہیوں کے تئیں شکرگزاری کا اظہار کرنا ہے۔ مرکزی وزیر نے اس موقع پر یہ بھی اعلان کیا کہ حکومت نے سرحدی علاقوں میں خواتین پر مشتمل ایک نئی بٹالین تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے لیے بھرتی کا عمل جلد شروع ہوگا۔ پدیاترا سے قبل لونڈی مور کے پرائمری اسکول میں خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ اس مہم کا مقصد نئی نسل کو 'وندے ماترم' کے حقیقی جذبے سے دوبارہ جوڑنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ گیت صرف آزادی کی علامت نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور قومی تشخص کی نمائندگی کرتا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے مزید کہا کہ 2014 سے وزیر اعظم مودی کی قیادت میں حکومت نے مسلسل یہ کوشش کی ہے کہ قوم کو اپنے قومی ہیروز اور شہداء کی قربانیوں سے دوبارہ روشناس کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی 150 ویں اور ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی 100 ویں سالگرہ کی تقریبات اسی عزم کی علامت ہیں کہ ہندوستان اپنے ہیروز کو عزت و فخر کے ساتھ یاد رکھے۔

صارفین کے ساتھ

تھے۔ انہوں نے کہا کہ ''آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ سب کچھ ڈیجیٹل طور پر کریں گے اور صرف آن لائن صارفین تک پہنچیں گے۔ ٹیکنالوجی سے پہلے بھی، شخص سے شخصی رابطہ ہندوستانی بینکوں کی طاقت تھا، اور اس نے آپ کو بڑی ترقی کرنے میں مدد کی۔" ۔ اس انسانی رابطے کا ایک اہم حصہ زبان ہے۔ صارفین کے لیے شاخوں میں اپنی زبان میں بات کرنے کے قابل ہونا یہ بنیادی آداب ہے۔ وزیر خزانہ نے نوٹ کیا کہ ذاتی رابطے کے نقصان نے ایسے حالات پیدا کیے ہیں جہاں بینک کی شاخیں اب اپنے صارفین کو نہیں جانتی ہیں، پہلے کے دور کے برعکس جب حکام قرض لینے والے کی ساکھ کی تصدیق کر سکتے تھے۔ اس نے بینکنگ کے سخت عمل کی وجہ سے لوگوں کے ساہوکاروں کی طرف رجوع کرنے کی مثالیں بھی شیئر کیں۔ آپ قرض لینے والے پر یہ ذمہ داری نہیں ڈال سکتے کہ وہ موت آنے تک دستاویزات کو ثابت کرنے اور فراہم کرتے رہیں۔ اگر ان چھوٹی چیزوں کو درست کر لیا جائے تو آپ ملک کے سب سے زیادہ قابل تعریف ادارے ہوں گے۔

وندے ماترم

جے ایم۔ گیلانی، آئی جی پی کشمیر، ڈی آئی جی آئی آر پی کشمیر، ڈی آئی جی سی کے آر، ڈی آئی جی سی آئی ڈی، اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ ساتھ پولیس اہلکاروں نے بھی شرکت کی۔ تقریب کا اختتام شرکا نے دیانتداری اور لگن کے ساتھ قوم کی خدمت کرنے کے اپنے عہد کا اعادہ کرتے ہوئے کیا۔ یہ اجتماع قومی فخر اور یکجہتی کے ایک نئے احساس کی عکاسی کرتا ہے، جس نے ہندوستان کے اتحاد اور حب الوطنی کے جذبے کی علامت کے طور پر "وندے ماترم" کی لازوال مطابقت کو اجاگر کیا

بی ایس ایف کشمیر

کو قومی ورثے اور حب الوطنی کی روح سے جوڑنے کی ایک کوشش بھی ہے۔

گورنمنٹ کالج آف

موجود تھی۔ تقریب کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں قومی سطح پر منعقدہ پروگرام کی براہ راست نشریات کے ذریعے اِجتماعی انداز میں 'وندے ماترم' کے ترانے سے ہوا۔ اِس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے انجام دی اور قومی ترانہ گایا گیا۔ تقریب کا آغاز ایک باوقار اور حب الوطنی سے بھرپور انداز میں ہوا۔ پرچم کشائی کے بعد گورنمنٹ کالج فار وومن ایم اے روڈ سری نگر کے شعبہ موسیقی نے آئی ایس ای کی ثقافتی کمیٹی کے اشتراک سے 'وندے ماترم' کا مدھر گیت پیش کیا۔ ان کی کارکردگی نے آڈیٹوریم میں گہرا جذباتی اور حب الوطنی کا ماحول پیدا کیا۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری شانت منو نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شہری ذِمہ داری، حب الوطنی اور قوم کی تعمیر میں تعلیم کے کردار کی اہمیت پر زور دیا۔ اُنہوں نے اِدارے کی کوششوں کو سراہا جو تعلیم کو ثقافتی ورثے سے جوڑنے کا بہترین ذریعہ بن رہی ہیں۔ اِس موقعہ پر شعبہ تاریخ کے سربراہ ڈاکٹر عبدالرشید شیخ نے 'وندے ماترم' کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اُنہوں نے بتایا کہ یہ گیت بنکم چندر چٹرجی کے ناول ''آنند مٹھ'' (1882ء میں شائع ہوا) سے ماخوذ ہے اور ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں اس کا نمایاں کردار رہا ہے۔ آج بھی یہ قومی وحدت اور حب الوطنی کی علامت کے طور پر اپنی اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ پرنسپل ڈاکٹر سیما ناز نے اپنے خطبہ اِستقبالیہ میں ادارے کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ اتحاد، یکجہتی، اور حب الوطنی کے جذبے کو اساتذہ میں فروغ دینے کے لئے کوشاں ہے۔ کلچر کمیٹی نے پورن بخشی و منیر شاہ (بی ایڈ، دوسرا سمسٹر) کی طرف سے ایک حب الوطنی کے گیت کی پرفارمنس کا اہتمام کیا جنہوں نے ہندوستان کی ثقافتی و موسیقی وراثت کی عکاسی کی۔ ان گیتوں نے حاضرین میں قومی فخر اور یکجہتی کے جذبات کو مزید گہرا کیا۔ تقریب کے شرکا نے وزیر اعظم کے قومی خطاب کی براہ راست نشریات دیکھی جو ملک گیر سطح پر منعقدہ پروگرام کا حصہ تھی۔ وزیر اعظم کے پیغام میں قومی اتحاد، ثقافتی فخر

اور 'وندے ماترم' میں مضمر اقدار پر زور دیا گیا جس نے سامعین میں قومی یکجہتی اور فخر کے جذبے کو تازہ کیا۔

24 ستمبر کے

کے مطابق نمٹا جائے گا۔ اس نے 24 ستمبر کے تشدد کے پیچھے سچائی سے پردہ اٹھانے اور مناسب عمل کے ذریعے احتساب کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ 24 ستمبر کو جب 6 ویں شیڈول کے حق میں احتجاج پرتشدد ہو گیا تو کم از کم 6 افراد ہلاک ہو گئے۔

بڈگام پولیس نے

توجہ مرکوز کرنے، غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور منشیات کی لعنت سے دور رہنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے پسماندہ طلباء کی فلاح و بہبود کے لئے جموں و کشمیر پولیس کی طرف سے مسلسل تعاون کا یقین دلایا۔ مقامی کمیونٹی اور والدین نے اس اقدام کو سراہا اور بڈگام پولیس کا تعلیم کی حمایت اور کمیونٹی ویلفیئر کو فروغ دینے میں ان کی کوششوں کے لیے شکریہ ادا کیا۔

جے کے ایس ٹی ڈی

کی وضاحت بھی کی۔ اس تقریب کی صدارت کمشنر سٹیٹ ٹیکسز ڈیپارٹمنٹ پی کے بھٹ نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ریسورس پرسن اور شرکاء کی سرگرم شمولیت کی سراہنا کی۔ ایڈیشنل کمشنر سٹیٹ ٹیکسز (جموں) نمرتا ڈوگرہ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں جدید ٹیکس گورننس میں ڈیجیٹل ٹولز کی اہمیت اور استعداد کار میں اضافے کے لئے محکمے کے عزم پر زور دیا۔ انفورسمنٹ ونگ کے تمام ضلع کمشنروں، اسسٹنٹ کمشنر، سٹیٹ ٹیکسز افسران (ایس ٹی او) دونوں ڈویژنوں بشمول آؤٹ سٹیشن مقامات سے افراد نے بذریعہ ورچیول موڈ ورکشاپ میں حصہ لیا جس سے وسیع رسائی اور شمولیت کو یقینی بنایا گیا۔ یہ ورکشاپ ٹیکس افسران کو جدید ڈیجیٹل ٹولز کے ساتھ بااختیار بنانے اور خطے میں جی ایس ٹی کمپلائنس اور انفورسمنٹ کو مضبوط کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

کولگام میں۔

پولیس اہلکار کی موت دل کا دورہ پڑنے سے واقعہ ہوئی ہے۔

نامور عالم

مصباح العلوم نلی گھر کوٹ مہوڑہ اوڑی، مدرسہ اسلامیہ علوم القرآن برنیٹ بونیار، دارالعلوم شاہ بغدادؒ پونی ریاسی، کلیۃ البنات الاسلامیہ درماڑی ریاسی، دارالعلوم امام اعظم ابوحنیفہ لبن چوگام شانگس، دارالعلوم فیضان مدینہ نوپورہ سوپور، دارالعلوم گلشن زہرا نامبلہ دھن اوڑی، دارالعلوم غوثیہ مکول گوجر نگر راجوری، دارالعلوم صوت القرآن چھی پورہ بونیار اور دارالعلوم سمنانیہ سنگس کولگام کے منتظمین و مدرسین غم زدہ خاندان کے تیں دلی اظہار ہمدردی پیش کرتے ہیں۔ اللہ کریم بشری لغزشوں سے درگزر کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے، مرحوم کی قبر کو نور سے منور فرمائے حسنات " کو قبول اور " سیات " کو اپنے کرم سے درگزر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مرحوم کو اپنی عفو و بخشش سے جوار اقدس و رحمت میں اعلیٰ ترین مقام عطا کرے۔

تجاوزات اور

ر پر خشک ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے گاؤں کے لوگ ٹینکروں کے ذریعے فراہم کیے جانے والے پانی پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں،" انہوں نے کہا۔ مکین اس صورتحال کا ذمہ دار کچرے کے ناقص انتظام اور سرکاری بے عملی کو قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکام کی جانب سے آبی ذخائر کی بحالی کے لیے کیے گئے وعدوں پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ رامپورہ سے تعلق رکھنے والے عرفان احمد نے کہا، ''نہروں کی صفائی یا کوڑا کرکٹ پھینکنے کو روکنے کے لیے کوئی مناسب اقدامات نہیں کیے گئے ہیں۔ ہر گزرتے سال کے ساتھ صورت حال مزید خراب ہوتی جا رہی ہے،'' رامپورہ سے تعلق رکھنے والے عرفان احمد نے کہا۔ حاجن، سنبل، شاہ گنڈ، اور مدوان کی رپورٹیں بھی اسی طرح کے حالات کا پتہ دیتی ہیں، ان مضافاتی علاقوں میں آبی ذخائر کو بھی اسی طرح کی نظراندازی کا سامنا ہے۔ ان علاقوں کے مقامی لوگوں نے انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ پانی کے باقی ماندہ ذرائع کو مکمل طور پر غائب ہونے سے پہلے بحال کرنے اور ان کی حفاظت کے لیے فوری اقدامات کریں۔

یوسٹل کی سھولیات

کا نہ ہونا سمجھ میں آتا تھا، لیکن ہم ابھی دوسرے سال میں ہیں اور ابھی تک رہائش کے بغیر ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کالج انتظامیہ سے بار بار کی درخواستیں نہیں سنی گئی ہیں۔ مظاہرین نے کہا کہ ہم ایک سال سے ان مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ اب موسم سرما ہے اور مناسب سہولیات کے بغیر زندہ رہنا مشکل ہے۔ طلباء نے 21 مئی 2025 کے ایک حکم نامے کا بھی حوالہ دیا، جس میں حکام کو ہاسٹل کے مقاصد کے لیے عمارت کا بندوبست کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ طالب علموں نے الزام لگایا کہ حکم مہینوں پہلے جاری کیا گیا تھا، اس کے باوجود جونیئر بیچ کو ہاسٹل الاٹ کر دیا گیا تھا جبکہ ہمیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہاسٹلز کی کمی نے سب سے زیادہ معاشی طور پر کمزور طبقوں کے طلباء کو متاثر کیا ہے۔ ایک غریب خاندان کا طالب علم کرایہ پر ماہانہ 10,000 روپے کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ دریں اثناء ہندواڑہ کے ایم ایل اے سجاد لون نے احتجاج کرنے والے طلباء سے ملاقات کی اور انہیں دو ماہ کے اندر حل کی یقین دہانی کرائی۔ اگر انتظامیہ وقت کے اندر سہولت فراہم کرنے میں ناکام رہتی ہے، تو آپ میرے گھر آ کر رہ سکتے ہیں۔ سجاد لون نے مزید کہا کہ یہ میرا وعدہ ہے، اگر حکام عمل نہیں کرتے ہیں، تو سیدھا میرے گھر آؤ اور وہیں رہوں۔

جموں کشمیر پولیس نے گاندربل

کے تصدیقی ریکارڈ، سیل رجسٹر اور دیگر دستاویزات کی اچھی طرح چھان بین کی۔ اس مہم کا مقصد تمام سروس فراہم کنندگان اور ان کے خوردہ فروشوں کی طرف سے ہدایات اور طریقہ کار کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانا تھا۔ ضابطوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا درست تصدیقی ریکارڈ برقرار رکھنے میں ناکام پائے جانے والے دکانداروں کو متعلقہ قوانین کے تحت سخت قانونی کارروائی کی تنبیہ کی گئی ہے۔ معائنہ کرنے والی ٹیموں نے وینڈرز کو مناسب تصدیق کے بغیر سم کارڈ جاری کرنے کے قانونی نتائج کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ جموں وکشمیر پولیس نے سماجی یا مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے موبائل کنیکٹیویٹی کے غلط استعمال کو روکنے کے ذریعے عوامی تحفظ اور سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔

جموں کشمیر پولیس نے 5

اسٹیشن پامپور کی ایک پولیس پارٹی نے چندھارا مملبل میں معمول کی گشت کے دوران تین مشکوک افراد کو دیکھا جو کسی چیز کی سلائی میں مصروف تھے۔ پولیس پارٹی کو دیکھ کر ملزمان نے موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی تاہم الرٹ پولیس ٹیم نے انہیں حکمت عملی کے ساتھ پکڑ لیا۔ ان کی ذاتی تلاشی اور بعد ازاں جائے وقوعہ کی چیکنگ کے دوران، پولیس نے ان کے قبضے سے 8 کلوگرام اور 925 گرام چرس پاؤڈر برآمد کیا۔

ٹی20عالمی کپ ہندوستان میں پانچ اور سری لنکا میں تین مقامات پر کھیلا جائے گا

نئی دہلی، 07 نومبر (یواین آئی) بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی طرف سے 2026 کے ٹی 20-عالمی کپ کے لیے ہندوستان میں احمد آباد، دہلی، ممبئی، چنئی اور کولکاتہ کو پانچ میزبان شہروں کے طور پر منتخب کیا گیا ہے، جبکہ سری لنکا میں کینڈی اور کولمبو شہروں کو منتخب کیا گیا ہے، تیسرے مقام سے متعلق فیصلہ جلد کیا جائے گا۔ یہ عالمی مقابلہ 7 فروری 2026 سے شروع ہوسکتا ہے اور فائنل میچ 8 مارچ کو احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ آئی سی سی آئندہ ہفتے تک مکمل شیڈول جاری کرنے کی تیاری میں ہے۔ ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) اور پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے درمیان ہوئے معاہدے کے مطابق پاکستان اپنے تمام میچ سری لنکا میں کھیلے گا۔ اگر پاکستان فائنل میں پہنچتا ہے، تو فائنل میچ بھی سری لنکا میں کھیلا جائے گا۔ تمام ٹیموں کو چار گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا، ہر گروپ میں پانچ ٹیمیں ہوں گی۔ ہر ٹیم اپنے گروپ کی دیگر چار ٹیموں سے ایک ایک میچ کھیلے گی۔ ہر گروپ کی سرِفہرست دو ٹیمیں سپر 8-مرحلے میں داخل ہوں گی، جہاں انہیں دو نئے گروپوں (چار چار ٹیموں کے) میں تقسیم کیا جائے گا۔ سپر 8-کے بعد ہر گروپ کی دو بہترین ٹیمیں سیمی فائنل میں پہنچیں گی، جن کے فاتح فائنل میں آمنے سامنے ہوں گے۔ میزبان ہندوستان اور سری لنکا کے علاوہ 2024 ٹی 20-ورلڈکپ کی سات سرکردہ ٹیموں کو براہ راست داخلہ دیا گیا ہے، جن میں افغانستان، آسٹریلیا، بنگلہ دیش، انگلینڈ، جنوبی افریقہ، امریکہ اور ویسٹ انڈیز شامل ہیں۔ جبکہ نیوزی لینڈ، پاکستان اور آئرلینڈ نے اپنی ٹی 20-رینکنگ کی بنیاد پر جگہ بنائی ہے۔ ہندوستان موجودہ ٹی 20-عالمی چیمپیئن ہے، اس نے بارباڈوس میں کھیلے گئے فائنل میں جنوبی افریقہ کو شکست دے کر خطاب اپنے نام کیا تھا۔

ہاکی نے ہندوستان کو اولمپکس میں قابل فخر مقام عطا کیا ہے: ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ

نئی دہلی، 7 نومبر (یواین آئی) اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا اور ہاکی انڈیا نے جمعہ کو نئی دہلی کے تاریخی میجر دھیان چند نیشنل اسٹیڈیم میں ایک عظیم الشان صد سالہ تقریب کے ساتھ ہندوستانی ہاکی کی 100 ویں سالگرہ منائی۔ اس تاریخی موقع پر نوجوانوں کے امور اور کھیل اور محنت و روزگار کے مرکزی وزیر ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ، پارلیمانی اور اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو، تمل ناڈو کے نائب وزیر اعلی، تھرو ادھیانیدھی اسٹالن، وزیر کھیل اور یوتھ سروسز، اڈیشہ، سوریہ بنشی سورج، صدر، ایف آئی ایچ، داتو طیب اکرم کے علاوہ دیگر معززین، ہاکی لیجنڈز اور قومی ٹیموں کے ارکان نے شرکت کی۔ یہ جشن کھیلوں کی ایک صدی پر محیط شاندار کامیابی، قومی فخر اور اتحاد کا مظہر تھا، جس میں بھارتی ہاکی کے 1925 میں آغاز سے لے کر جدید دور میں اس کی شاندار واپسی تک کے سفر کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ کھیلوں کے مرکزی وزیر ڈاکٹر مانڈویہ نے سنگ میل کا حصہ بننے پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "اس کھیل نے کئی مراحل دیکھے ہیں، اور اولمپکس میں ہاکی کے ذریعے ہی ہم نے دنیا کو دکھایا کہ ہندوستان کھیلوں میں کیا حاصل کرسکتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اپنی بھرپور تاریخ کے ساتھ، ہندوستانی ہاکی ایک بار پھر ترقی کر رہی ہے اور ایک اور اولمپک تمغے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جیسا کہ ملک آج ملک بھر میں کھیلے جانے والے 1,000 سے زیادہ میچوں کے ساتھ جشن منا رہا ہے، پورا ہندوستان اس قابل فخر لمحے کا لطف اٹھا رہا ہے۔ حکومت ہند اپنے کھلاڑیوں اور کھیل کو ہر ممکن طریقے سے تعاون دیتی رہے گی۔ میں ہاکی انڈیا، کھلاڑیوں، کوچوں اور شائقین کو اس قابل ذکر سفر کا حصہ بننے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ پارلیمانی اور اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے اس تاریخی دن پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا، "میں خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اس خاص موقع پر کھیل کے لیجنڈز کے درمیان یہاں کھڑا ہوں۔

آئی سی سی اجلاس میں شریک ہوئے پی سی بی کے چیئرمین محسن نقوی

دبئی، 07 نومبر (یواین آئی) تمام قیاس آرائیوں کو ختم کرتے ہوئے پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین محسن نقوی آج دبئی میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ ایشیا کپ میں فاتح ہندوستانی ٹیم کو ٹرافی نہ دینے کے تنازعے کے درمیان آج محسن نقوی دبئی میں واقع آئی سی سی کے ہیڈکوارٹر پہنچے۔ نقوی حالیہ دنوں میں آئی سی سی کے اجلاسوں سے دور رہے تھے، جن میں جولائی میں سنگاپور میں منعقد سالانہ کانفرنس بھی شامل تھی، اسی لیے اس بار بھی ان کی شرکت پر شبہ ظاہر کیا جا رہا تھا۔ پی سی بی کے سربراہ پر حال ہی میں ہندوستان کی جیتی ہوئی ایشیا کپ ٹرافی اپنے پاس رکھنے کا الزام ہے۔ وہ آج دوپہر آخری لمحے میں آئی سی سی کے اجلاس میں پہنچے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اجلاس میں تصفیہ طلب مسائل پر بات چیت جاری تھی۔ ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) پہلے ہی یہ واضح کر چکا ہے کہ جب تک یہ ٹرافی ہندوستانی ٹیم کو نہیں دی جاتی، وہ خاموش نہیں بیٹھے گا۔ آج شام اس معاملے پر سنجیدہ بحث ہونے کی امید ہے۔

برسبین میں سیریز اپنے نام کرنے اترے گی ہندوستانی ٹیم

برسبین، 07 نومبر (یواین آئی) ہفتہ کو گابا کے میدان میں ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان سیریز کا آخری مقابلہ ایک دلچسپ اور فیصلہ کن جنگ ثابت ہونے والا ہے، جہاں ہندوستان 2-1 کی معمولی برتری کے ساتھ میدان میں اترے گا۔ دونوں ٹیموں کے لیے داؤ مشکل ہے، آسٹریلیا سیریز برابر کرنے کے لیے پوری طاقت جھونک دے گا، جبکہ ہندوستان پُر اعتماد انداز میں میدان سنبھال کر سیریز اپنے نام کرنے کے ارادے سے اترے گا۔ آسٹریلیا کے لیے یہ ایک کڑی آزمائش ہے۔ ٹریوس ہیڈ اور جوش ہیزل ووڈ کی غیر موجودگی میں ان کی جارحانہ قوت کمزور پڑ گئی ہے۔ مچل مارش کو مارکس اسٹوئنس، ٹم ڈیوڈ اور گلن میکسویل کے ساتھ مل کر ہندوستانی گیند بازوں پر دباؤ ڈالنا ہوگا۔ گیند بازی میں ناتھن ایلس اور ایڈم زامپا پر یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہندوستان کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ کو نقصان پہنچائیں۔ گابا میں گھریلو میدان کا فائدہ اہمیت رکھتا ہے، مگر ہندوستان اس دورے میں کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہیں کر رہا ہے۔ ہندوستانی ٹیم اس وقت زبردست فارم میں ہے۔ ابھشیک شرما اور تلک ورما نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، جب کہ شبھمن گل اور سوریہ کمار یادو کریز پر تحمل سے کھیل رہے ہیں۔ نچلے درجے میں واشنگٹن سندر اور جیتیش شرما حالات کے مطابق کھیل کا رخ بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ گیند بازی میں جسپریت بمرہ اور ارشدیپ سنگھ کی جوڑی کسی بھی ساجھے داری کو توڑنے میں مہارت رکھتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ گابا کا میدان ہدف کا تعاقب کرنے والی ٹیم کے لیے امید افزا ثابت ہوتا ہے۔ گزشتہ پانچ ٹی 20-مقابلوں میں ہر بار وہی ٹیم کامیاب رہی جس نے بعد میں بلے بازی کی۔ ایسے میں 180 سے 190 کے درمیان کا اسکور فیصلہ کن ہوسکتا ہے اور ٹاس جیتنے والی ٹیم کو خاص فائدہ مل سکتا ہے- خاص طور پر جب آسمان پر بادل چھائے ہوں اور بارش کا امکان ہو۔ اگر ہندوستان پاور پلے میں اپنی صلاحیت ثابت کر پائے اور آسٹریلیا کو دفاع پر مجبور کر دے تو سیریز 3-1 سے اپنے نام کرنے کا سنہری موقع مل سکتا ہے۔ آسٹریلیا کے لیے ابتدائی وکٹیں حاصل کرنا اور مارش و ڈیوڈ کی شاندار بلے بازی انتہائی ضروری ہوگی۔ دونوں ٹیمیں جیت کے لیے بے تاب ہیں، اس لیے کرکٹ شائقین کو برسبین کی روشنیوں میں ایک سنسنی خیز ٹی 20-مقابلہ دیکھنے کو ملے گا۔

دیپتی شرما کی گھر واپسی پر آگرہ میں جشن کا ماحول

آگرہ، 07 نومبر (یواین آئی) ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم کی آل راؤنڈر کھلاڑی دیپتی شرما کے استقبال کے لیے ان کے گھر میں زور و شور سے تیاریاں جاری ہیں۔ دیپتی کے اہل خانہ نے بتایا کہ جمعہ کی صبح سے ہی گھر کو سنوارنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ دیپتی شرما آگرہ کے اَودھ پوری علاقے کی رہنے والی ہیں۔ وہ اب گھر آنے والی ہیں، اس لیے ان کے اہل خانہ بے صبری سے ان کے منتظر ہیں۔ دیوالی پر گھر کی رنگائی پُتائی نہیں ہوئی تھی، لیکن دیپتی کے آمد کے موقع پر پورے گھر کو سجایا جا رہا ہے۔ گھر کے آس پاس کی صفائی بھی کی جا رہی ہے، یعنی جب دیپتی گھر پہنچیں گی تو ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ دیپتی شرما آگرہ کب پہنچیں گی، لیکن شہر میں مختلف تنظیموں نے ان کے خیر مقدم کے لئے ہورڈنگز لگانے شروع کر دیے ہیں۔ کئی تنظیموں کے کارکنوں نے بتایا کہ شہر کے مختلف علاقوں میں دیپتی کا پرتپاک استقبال کیا جائے گا۔ خواتین ورلڈ کپ کے فائنل میں ہندوستانی ٹیم نے جنوبی افریقہ کو زبردست شکست دی تھی، جس میں آگرہ کی رہنے والی دیپتی شرما نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ دیپتی نے فائنل میچ میں بلے بازی کرتے ہوئے 58 گیندوں پر 58 رن بنائے اور گیند بازی میں 5 وکٹ حاصل کیے، اس کے علاوہ ایک کھلاڑی کو رن آؤٹ بھی کیا۔ ورلڈ کپ ٹورنامنٹ میں دیپتی کو "پلیئر آف دی ٹورنامنٹ" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم سے ملاقات کر کے انہیں اس تاریخی جیت پر مبارکباد دی۔

میٹ ہنری کی نیوزی لینڈ کی ٹیم میں واپسی

آکلینڈ، 07 نومبر (یواین آئی) ویسٹ انڈیز کے خلاف تین ایک روزہ میچوں کی سیریز کے لیے میٹ ہنری نیوزی لینڈ ٹیم میں واپس آگئے ہیں۔ ہنری گزشتہ ہفتے پنڈلی میں کھنچاؤ کے باعث انگلینڈ کے خلاف آخری دو ون ڈے میچ نہیں کھیل پائے تھے اور اس وقت وہ ون ڈے اور اس کے بعد ہونے والی تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز کی تیاری کے لیے بحالی (ری ہیب) پروگرام سے گزر رہے ہیں۔ دوسری جانب، 32 سالہ بلیئر ٹکنر، جنہوں نے انگلینڈ کے خلاف دوسرے اور تیسرے ون ڈے میں مسلسل 'پلیئر آف دی میچ' ایوارڈ جیتا تھا، ٹیم میں اپنی جگہ برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ٹکنر نے دو میچوں میں 12.25 کی اوسط سے آٹھ وکٹیں حاصل کیں۔ اس سیریز سے قبل ٹکنر نے 2023 کے بعد سے نیوزی لینڈ کے لیے کوئی ون ڈے میچ نہیں کھیلا تھا۔ تاہم نیوزی لینڈ کے زخمی کھلاڑیوں کی فہرست طویل ہوتی جا رہی ہے۔ محمد عباس (پسلی)، فن ایلن (پیر)، لاکی فرگوسن (ہیمسٹرنگ)، ایڈم ملنے (ٹخنہ)، ول او'رورک (کمر)، گلین فلپس (گروئن) اور بین سیئرز (ہیمسٹرنگ) چوٹوں کے باعث دستیاب نہیں ہیں۔ کپتان کین ولیمسن کو منتخب نہیں کیا گیا کیونکہ وہ دو دسمبر سے شروع ہونے والی ٹیسٹ سیریز کی تیاری میں مصروف ہیں۔ نیوزی لینڈ کے ہیڈ کوچ روب والٹر نے میٹ ہنری کی واپسی کا خیر مقدم کیا اور ٹکنر کی کارکردگی کو بھی سراہا۔ والٹر نے کہا، "میٹ اس ٹیم کے اہم رکن اور ہمارے تیز گیند بازی حملے کے سب سے تجربہ کار رہنما ہیں، اس لیے ان کی ون ڈے اور ٹیسٹ ٹیم میں واپسی خوش آئند ہے۔ مناسب آرام کے بعد وہ تروتازہ اور مکمل طور پر فٹ ہوں گے، اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ سفید اور سرخ گیند دونوں سے اگلے پانچ ہفتوں میں بہترین کارکردگی دکھانے کے لیے بے تاب ہیں۔ "انہوں نے مزید کہا، "انگلینڈ کے خلاف ٹکس سے ہم اس سے بہتر مظاہرہ کی توقع نہیں کر سکتے تھے۔ وہ بھرپور توانائی کے ساتھ آئے، ان کی رفتار اور باؤنس دنیا کے بہترین بلے بازوں کے لیے بڑا امتحان ثابت ہوئی۔ کم وقت میں میدان میں آ کر اس سطح کی کارکردگی دکھانا ان کی محنت اور عزم کی دلیل ہے جو انہوں نے ٹیم سے باہر رہتے ہوئے دکھایا۔ "نیوزی لینڈ انگلینڈ کے خلاف 3-0 کی کلین سویپ کے بعد اپنی مسلسل 10 ون ڈے سیریز جیتنے کے سلسلے کو آگے بڑھانا چاہے گا۔ ون ڈے سیریز 16 نومبر سے کرائسٹ چرچ میں شروع ہوگی، جب کہ اگلے دو میچ بالترتیب 19 نومبر کو نیپئر اور 22 نومبر کو ہیملٹن میں کھیلے جائیں گے۔

پرسدھ کرشنا کی قیادت میں گیند بازوں نے ہندوستان اے کو سبقت دلائی

بنگلور، 7 نومبر (یواین آئی) پرسدھ کرشنا (تین وکٹ)، محمد سراج اور آکاش دیپ (دو، دو وکٹ) کی شاندار گیند بازی کی بدولت ہندوستان اے نے جمعہ کے روز دوسرے غیر تسلیم شدہ ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن جنوبی افریقہ کو پہلی اننگز میں 221 کے اسکور پر سمیٹنے کے بعد اسٹمپ تک اپنی دوسری اننگز میں تین وکٹ پر 78 رن بنا لیے اور اس طرح اسے مجموعی طور پر 112 رن کی برتری حاصل ہوگئی ہے۔ ہندوستان اے کے 255 رن کے جواب میں جنوبی افریقہ اے نے آج صبح اپنی اننگز کا آغاز نہایت خراب انداز میں کیا اور صرف آٹھ اوور میں 12 رن پر اپنے تین وکٹ گنوا دیے۔ لیسیگو سینوکوانے (صفر) اور ٹیمبا باوما (صفر) کو آکاش دیپ نے، جب کہ زبیر حمزہ (آٹھ) کو محمد سراج نے پویلین بھیجا۔ اس کے بعد کپتان مارکس ایکرمین نے جارڈن ہرمن کے ساتھ اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی، لیکن 26 ویں اوور میں پرسدھ کرشنا نے جارڈن ہرمن (26) کو آؤٹ کر کے یہ شراکت توڑ دی۔ اس کے بعد مارکس ایکرمین کے سوا کوئی بھی جنوبی افریقی بلے باز ہندوستانی گیند بازوں کا زیادہ دیر مقابلہ نہ کر سکا۔ ایکرمین نے اس دوران شاندار سنچری مکمل کی۔ پرینیلان سبرئین (20) رن آؤٹ ہوئے۔ 48 ویں اوور کی تیسری گیند پر ہرش دوبے نے ایکرمین کو آؤٹ کر کے جنوبی افریقہ کی اننگز 221 پر سمیٹ دی۔ اس طرح ہندوستان اے کو 34 رن کی سبقت حاصل ہوگئی۔ مارکس ایکرمین نے 118 گیندوں پر 17 چوکے اور پانچ چھکے لگا کر 134 رن بنائے۔ ہندوستان اے کے لیے پرسدھ کرشنا نے تین وکٹ لیے۔ محمد سراج اور آکاش دیپ نے دو، دو وکٹ حاصل کیے، جبکہ کلدیپ یادو اور ہرش دوبے کو ایک ایک کامیابی ملی۔ دوسری اننگز میں بلے بازی کے لیے اتری ہندوستان اے کی شروعات بھی اچھی نہیں رہی اور دوسرے ہی اوور میں ابھیمنیو ایشورن (صفر) آؤٹ ہوگئے۔ انہیں اوکلے سیلے نے ایل بی ڈبلیو کیا۔ دوسرا وکٹ سائی سدرشن (23) کا گرا، جنہیں ٹین وین وورین نے ایل بی ڈبلیو آؤٹ کیا۔ 23 ویں اوور میں اوکھلے سیلے نے دیودت پڈیکل (24) کو آؤٹ کر کے ہندوستان اے کو تیسرا جھٹکا دیا۔ دن کے اختتام پر ہندوستان اے نے تین وکٹ پر 78 رن بنا لیے تھے۔ اس وقت کے ایل راہل (ناٹ آؤٹ 26) اور کلدیپ یادو (صفر) کریز پر موجود تھے۔ جنوبی افریقہ کی طرف سے اوکھلے سیلے نے دو وکٹ لیے جبکہ ٹین وین وورین نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

دھونی آئی پی ایل 2026 میں کھیلیں گے: سی ایس کے

چنئی، 07 نومبر (یواین آئی) - مہندر سنگھ دھونی کا انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) سے ریٹائرمنٹ ابھی طے نہیں ہوا ہے، اور اطلاعات کے مطابق یہ عظیم ہندوستانی کرکٹر آئندہ سیزن میں بھی چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کی جانب سے کھیلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اس بات کی باضابطہ تصدیق خود فرنچائز کے سی ای او کاشی وشوناتھن نے کی ہے۔ کاشی وشوناتھن نے کرک بز سے گفتگو میں کہا، "یہ درست ہے۔ "انہوں نے بتایا کہ دھونی نے فرنچائز کو اپنی دستیابی سے آگاہ کر دیا ہے۔ حالیہ اطلاعات کے مطابق سنجو سیمسن سے متعلق ٹریڈنگ کا معاملہ بھی ایک بار پھر سی ایس کے کے زیر غور ہے۔ وشوناتھن، جو 2008 میں فرنچائز کے قیام کے وقت سے ہی اس کے ساتھ وابستہ ہیں، نے حال ہی میں ایک نوجوان مداح کو بتایا کہ سی ایس کے کے اس کرشمائی کھلاڑی (دھونی) کی آئندہ سیزن کے لیے دستیابی یقینی ہے۔ جمعہ کو انہوں نے اسی بات کو دہراتے ہوئے ایک ویب سائٹ سے کہا، "ایم ایس دھونی نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ اگلے سیزن کے لیے دستیاب رہیں گے۔ "دھونی کی طرح، وشوناتھن بھی پانچ بار کی چیمپئن ٹیم کے لئے اہم مانے جاتے ہیں اور فرنچائز کے مالک این سرینواسن کے قریبی ساتھی ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے دھونی (44) کے آئی پی ایل میں کھیلنے کے سلسلے میں ہر سیزن سے پہلے شکوک وشبہات پیدا ہوتے رہے ہیں، لیکن سی ایس کے کے سی ای او کی تصدیق کے بعد کم از کم 2026 کے ایڈیشن تک ان قیاس آرائیوں پر روک لگ گئی ہے۔ گزشتہ سال ٹیم کی کارکردگی زیادہ اچھی نہیں رہی تھی اور وہ پوائنٹس ٹیبل میں سب سے نچلی پوزیشن پر رہی۔ باقاعدہ کپتان رتوراج گائیکواڑ کی غیر موجودگی میں دھونی نے خود قیادت سنبھالی تھی۔ یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ وہ ایک شاندار کارکردگی کے ساتھ ریٹائرمنٹ لینا چاہیں گے۔ دھونی دو سیزن کے علاوہ تمام سیزن میں سی ایس کے کے ساتھ کھیل چکے ہیں، جب سپر کنگز کو معطل کیا گیا تھا۔ اگر وہ آئندہ سیزن میں کھیلتے ہیں، تو یہ فرنچائز کے لیے ان کا 17 واں اور مجموعی طور پر آئی پی ایل میں 19 واں سیزن ہوگا۔ وہ 2008 میں لیگ کے آغاز سے ہی اس کا حصہ رہے ہیں۔ دھونی نے سی ایس کے کے لیے 248 میچوں میں 4,865 رنز بنائے ہیں اور ٹیم کو پانچ بار 2010، 2011، 2018، 2021 اور 2023 میں چیمپئن بنایا ہے۔ دھونی آئندہ سیزن کی منصوبہ بندی میں براہِ راست شامل ہیں اور 15 نومبر کی ریٹینشن کی آخری تاریخ سے قبل وشوناتھن، کپتان رتوراج گائیکواڑ اور کوچ اسٹیفن فلیمنگ سمیت فرنچائز کے دیگر اہم اراکین کے ساتھ میٹنگ کرنے والے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ میٹنگ 10 اور 11 نومبر کو ہوگی، جس میں حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ تب تک فرنچائز کو سنجو سیمسن کے ممکنہ تبادلے کے بارے میں بھی وضاحت مل جائے گی۔ ذرائع کے مطابق، چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) اور راجستھان رائلز نے سنجو سیمسن سے متعلق ایک ممکنہ سودے پر دوبارہ رابطہ قائم کر لیا ہے۔ اگر اس ڈیل میں سی ایس کے کا کوئی بڑا کھلاڑی شامل ہو جائے تو یہ حیران کن نہیں ہوگا۔ حال ہی میں لندن سے ممبئی پہنچے راجستھان رائلز کے مالک منوج بڈالے تمام امکانات پر غور کر رہے ہیں۔ وہ لکھنؤ سپر جائنٹس، کولکاتہ نائٹ رائیڈرز، دہلی کیپیٹلز اور چنئی سپر کنگز سمیت کئی فرنچائزز کے ساتھ بات چیت میں مصروف ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، سی ایس کے کا ایک نمایاں کھلاڑی بھی اس ممکنہ سودے پر غور کر رہا ہے، اور اسے یہ جاننے کے لیے پیغام بھیجا گیا ہے کہ آیا وہ راجستھان رائلز میں شامل ہونے کے لیے راضی ہیں۔ آئندہ چند دنوں میں صورتحال واضح ہونے کی امید ہے۔

خواتین کرکٹ ورلڈکپ کا فائنل جیوہاٹ اسٹار پر مردوں کے ٹی20 ورلڈکپ کے ناظرین کے برابر پہنچ گیا

ممبئی، 07 نومبر (یواین آئی) ٹیم انڈیا نے اتوار کو آئی سی سی ویمن کرکٹ ورلڈ کپ انڈیا 2025 میں تاریخ رقم کر دی، جب اس نے اپنی پہلی آئی سی سی ویمن ورلڈ کپ ٹرافی جیت لی۔ جیوہاٹ اسٹار نے ناظرین کی ریکارڈ توڑ تعداد کے ساتھ وابستگی اور رسائی کے نئے معیار قائم کیے، جو ہندوستان میں خواتین کے کھیل اور کرکٹ نشریات کے ایک نئے دور کا آغاز ظاہر کرتے ہیں، جہاں ویمن کرکٹ اب فخر کے ساتھ کھیل کے سب سے بڑے پلیٹ فارمز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ چار سال میں ایک بار ہونے والے اس شاندار مقابلے کے فائنل میچ نے جیوہاٹ اسٹار پر 185 ملین صارفین کو اپنی طرف متوجہ کیا، جو آئی سی سی مردوں کے ٹی 20-ورلڈ کپ 2024 کے فائنل کے ناظرین کے برابر تھا۔ مجموعی طور پر، اس ٹورنامنٹ نے 446 ملین کی ریکارڈ رسائی حاصل کی، جو خواتین کرکٹ کے لیے اب تک کی سب سے بڑی تعداد ہے - پچھلے تین آئی سی سی ویمن ورلڈ کپ کے مجموعے سے بھی زیادہ۔ یہ ہندوستان میں خواتین کرکٹ کے تئیں بڑھتے مداحوں کے لیے ایک غیر معمولی سنگ میل ہے۔ ویمن ورلڈ کپ کے فائنل میچ نے 21 ملین ناظرین کی بلند ترین شرح حاصل کی، جب ہرمن پریت کور کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم ورلڈ کپ جیتنے والی پہلی ایشیائی ٹیم بنی۔ ایک اور ریکارڈ بناتے ہوئے، 9.2 کروڑ ناظرین نے کنیکٹڈ ٹی وی (سی ٹی وی) پر اس تاریخی مقابلے کو دیکھا، جو آئی سی سی مین ٹی 20-ورلڈ کپ 2024 فائنل اور آئی سی سی مین کرکٹ ورلڈ کپ 2023 فائنل کے سی ٹی وی ناظرین کی تعداد کے برابر ہے۔ یہ اضافہ ناظرین کی عادات میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے اور پورے ہندوستان میں ڈیجیٹل اور بڑی اسکرین پر کھیل دیکھنے کے بڑھتے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ جیوہاٹ اسٹار کے سی ای او (اسپورٹس) ایشان چٹرجی نے کہا، "آئی سی سی ویمن کرکٹ ورلڈ کپ انڈیا 2025 نے ہندوستان میں ویمن کرکٹ کے تئیں بڑھتی مقبولیت کو ثابت کیا ہے۔

وہاب ریاض پاکستان خواتین کرکٹ ٹیم کے کنسلٹنٹ مقرر

لاہور، 7 نومبر (یواین آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ نے سابق ٹیسٹ کرکٹر وہاب ریاض کو پاکستان خواتین کرکٹ ٹیم کا کنسلٹنٹ مقرر کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق وہاب ریاض عارضی طور پر ٹیم کے معاملات دیکھیں گے اور ڈائریکٹر ویمن کرکٹ کے ساتھ مل کر مستقبل کی حکمت عملی مرتب کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ محمد وسیم کے عہدے کی مدت ختم ہونے کے بعد ویمن ہیڈ کوچ کا عہدہ بھی خالی ہے۔ ذرائع کا مزید کہنا ہے کہ پاکستان ویمن ٹیم کے سپورٹ اسٹاف میں بھی تبدیلیاں کی جارہی ہیں، اس حوالے سے سابق ٹیسٹ کرکٹر عمران فرحت کا ویمن ٹیم کے سپورٹ اسٹاف میں شامل ہونے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ جلد پاکستان ویمن ٹیم کے ہیڈ کوچ اور سپورٹ اسٹاف کا اعلان کرے گا۔

میسی انگولا کے خلاف دوستانہ میچ میں ارجنٹینا کی قیادت کریں گے

بیونس آئرس، 07 نومبر (یواین آئی) لیونل میسی 14 نومبر کو لوانڈا میں انگولا کے خلاف ہونے والے دوستانہ میچ میں ارجنٹینا ٹیم کی قیادت کریں گے۔ منیجر لیونل اسکالونی نے جمعرات کے روز 24 رکنی ٹیم کا اعلان کیا، جس میں تین نئے کھلاڑی شامل کیے گئے ہیں۔ بینفیکا کے ونگر جیانلوکا پریستیانی، اسٹراسبرگ کے فارورڈ جواکین پینیکیلی اور کومو کے مڈفیلڈر میکسیمو پیروں جنوبی امریکی چیمپئن کے لیے منتخب ہونے والے نئے کھلاڑیوں میں شامل ہیں۔ 14 نومبر کو لوانڈا میں ہونے والا یہ مقابلہ آئندہ فیفا انٹرنیشنل سیشن میں جنوبی امریکی ٹیم کا واحد دوستانہ میچ ہوگا۔ جیسا کہ توقع تھی، میسی ایک جارحانہ ٹیم کی قیادت کریں گے، جس میں لوتارو مارٹینیز اور جولیان آلواریز بھی شامل ہیں۔ موجودہ ورلڈ کپ اور کوپا امریکہ چیمپئن گول کیپر ایمیلیانو مارٹینیز کے بغیر میدان میں اتریں گے، جو پنڈلی کی چوٹ سے صحتیاب ہو رہے ہیں۔ یہ دوستانہ میچ 2026 فیفا ورلڈ کپ سے قبل، جو امریکہ، میکسیکو اور کینیڈا میں کھیلا جائے گا، اسکالونی کے لیے ٹیم کے ساتھ تجربہ کرنے کا آخری موقع ہوگا۔ ارجنٹینا کی ٹیم: گول کیپر: جیرونیمو رولی، والٹر ڈیفینڈر: نہوئل مولینا، جوان فویتھ، کرسٹیان رومیرو، نکولس اوٹامینڈی، مارکوس سینیسی، نکولس ٹیگلیافیکو، ویلنٹین بارکو۔

DailyAfaaqKashmir
Saturday 08 November 2025

آفاق

بین الاقوامی خبریں

8

سنیچروار ۸ نومبر ۲۰۲۵ء
بمطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۴۴۷ھ

غزہ کیلئے بین الاقوامی سلامتی فورس 'بہت جلد' تعینات کی جائے گی: ٹرمپ

معاہدے کے تحت، فوجیوں کو بنیادی طور پر عرب اور مسلم ممالک سے لیا جائے گا

واشنگٹن، 7نومبر (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ ایک امریکی تعاون سے تشکیل دی گئی بین الاقوامی سیکیورٹی فورس (آئی ایس ایف) جلد ہی غزہ میں تعینات ہوگی، جو اسرائیل کی دو سالہ جنگ کے بعد وہاں امن قائم کرے گی۔ ٹرمپ نے کثیر الاقوامی فورس جو کہ غزہ میں تعینات ہوگی کا حوالہ دیتے ہوئے شام وائٹ ہاؤس میں وسطی ایشیائی رہنماؤں کے ساتھ ایک تقریب میں کہا، یہ بہت جلد ہوگا، اور غزہ کے حالات بہت اچھے ہو رہے ہیں۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے رکن ممالک کو ایک مسودہ پیش کیا ہے جس کا مقصد ٹرمپ کے 20 نکاتی غزہ امن منصوبے کو مضبوط بنانا ہے، جس میں آئی ایس ایف کی منظوری بھی شامل ہے

۔ امریکی مشن کے ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکی سفیر مائیک والٹز نے سلامتی کونسل کے 10 منتخب اراکین اور کئی علاقائی شراکت داروں - ترکیہ، مصر، قطر، متحدہ عرب امارات، اور سعودی عرب - کو اس بل سے آگاہی کرائی ہے۔ اس بل پر رائے دہی کے لیے تا حال کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ امریکی بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ بل امن منصوبے کے دائرہ کار میں بین الاقوامی استحکام فورس کو اختیارات دینے سے تعلق رکھتا ہے۔ سفارتی ذرائع کے مطابق، کئی ممالک نے آئی ایس ایف میں شرکت کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن وہ فلسطینی علاقے میں فوج بھیجنے سے پہلے سلامتی کونسل کے مینڈیٹ پر مصر ہیں۔ امریکی ترجمان نے کہا، صدر ٹرمپ کی جرات مندانہ قیادت کے تحت، امریکہ، بلا مقصد بات چیت کی بجائے اقوام متحدہ میں ایک بار پھر نتائج حاصل کرے گا۔ بین الاقوامی فورس کی تشکیل 10 اکتوبر کو اسرائیل اور حماس مزاحمتی گروپ کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کا ایک اہم عنصر ہے۔ معاہدے کے تحت، فوجیوں کو بنیادی طور پر عرب اور مسلم ممالک سے لیا جائے گا اور غزہ میں تعینات کیا جائے گا تا کہ اسرائیلی فوج کے انخلا کے دوران سیکیورٹی کی نگرانی کی جا سکے۔ خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق غزہ پر بات چیت جاری ہے تو اسرائیلی افواج نے جمعرات کی صبح مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر جنین کے مغرب میں واقع قصبے الیامون میں ایک فوجی کاروائی میں ایک 15 سالہ فلسطینی لڑکے کو شہید کر دیا ہے۔

سلامتی کونسل نے شامی صدر اور وزیر داخلہ پر عائد پابندیاں ختم کر دیں

قرارداد کے حق میں 14 ووٹ آئے جبکہ چین نے ووٹنگ میں حصہ لینے سے گریز کیا

اقوام متحدہ، 7نومبر (یواین آئی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے شامی صدر احمد الشرع پر عائد پابندیاں ختم کر دی ہیں، جو پیر کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کریں گے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی جانب سے پیش

کی گئی قرارداد جمعرات کو منظور کی گئی جس کے تحت شام کے وزیر داخلہ انس خطاب پر بھی عائد پابندیاں ہٹا لی گئیں۔ اس قرارداد کے حق میں 14 ووٹ آئے جبکہ چین نے ووٹنگ میں حصہ لینے سے گریز کیا۔ واشنگٹن کئی ماہ سے 15 رکنی سلامتی کونسل پر زور دے رہا تھا کہ شام پر عائد پابندیوں میں نرمی کی جائے، امریکی صدر ٹرمپ نے مئی میں اعلان کیا تھا کہ امریکہ اپنی شام سے متعلق پالیسی میں بڑی تبدیلی لا رہا ہے اور امریکی پابندیاں ختم کی جائیں گی۔ ٹرمپ نے جمعرات کو بعد ازاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ (الشرع) بہت اچھا کام کر رہے ہیں، یہ ایک مشکل خطہ ہے اور وہ ایک سخت مزاج آدمی ہیں، لیکن میری ان سے اچھی بات چیت رہی، شام کے حوالے سے کافی پیش رفت ہوئی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے شام پر سے پابندیاں اس لیے ہٹائیں تا کہ انہیں بحالی کا منصفانہ موقع مل سکے ۔ 13 سالہ خانہ جنگی کے بعد شام کے سابق صدر بشار الاسد کو گزشتہ دسمبر میں اسلامی گروہ حیات تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) کی قیادت میں باغی فورسز نے ایک تیز رفتار کارروائی کے دوران اقتدار سے بے دخل کر دیا تھا۔ ایچ ٹی ایس، جسے پہلے النصرہ فرنٹ کہا جاتا تھا، القاعدہ کا شام میں باقاعدہ ونگ تھا، تاہم 2016 میں اس نے القاعدہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی، مئی 2014 سے یہ گروہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی القاعدہ اور داعش کی پابندیوں کی فہرست میں شامل ہے۔ ایچ ٹی ایس کے کئی ارکان پر بھی اقوام متحدہ کی پابندیاں عائد ہیں جن میں سفری پابندیاں، اثاثوں کا منجمد کیا جانا اور اسلحہ کی ترسیل پر پابندی شامل ہیں، تاہم اب احمد الشرع اور انس خطاب پر عائد یہ پابندیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ اقوام متحدہ کے نگرانوں نے اپنی جولائی کی رپورٹ میں کہا تھا کہ اس سال القاعدہ اور ایچ ٹی ایس کے درمیان کوئی فعال روابط' نظر نہیں آئے۔ چین نے قرارداد میں غیر جانب داری اختیار کی۔

وینزویلا کے صدر کو قتل کرنے کیلئے امریکی منصوبے بے نقاب

واشنگٹن، 7نومبر (یواین آئی) ٹرمپ انتظامیہ نے وینزویلا کے صدر مادورو کے قتل کیلئے نیوی سیلز کے آپشن پر غور شروع کر دیا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکہ نے وینزویلا میں 3 بڑے عسکری آپشنز پر غور شروع کر دیا ہے جس میں فضائی حملوں، اسپیشل فورسز کے آپریشن اور آئل فیلڈز پر قبضے کی تجاویز ہیں۔ ٹرمپ مادورو حکومت گرانے کیلئے سیلز ٹیم 6 کا امکان دیکھ رہے ہیں۔ امریکی حکومت وینزویلا کے صدر مادورو کو منشیات فروش گروہ کا سربراہ قرار دیتی ہے اور ٹرمپ نے گزشتہ ماہ سی آئی اے کو وینزویلا میں خفیہ کارروائیوں کی منظوری دی تھی۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ کا پہلا منصوبہ ہے کہ فوجی تنصیبات پر سلسلہ وار حملے کیے جائیں جس کا مقصد وینزویلا کے مادورو کیلئے فوجی حمایت کمزور بنانے کا ہدف ہے۔ دوسرا منصوبہ ہے کہ ڈیلٹا فورس اور نیوی سیلز مادوروں کو اغوا یا قتل کر دیں۔ ایئرپورٹس، آئل فیلڈز اور اہم تنصیبات پر کنٹرول کیلئے اسپیشل فورسز آپریشن پر بھی غور کر رہی ہیں۔ امریکا نے وینزویلا کے صدر مادورو کی گرفتاری کیلئے 50 ملین ڈالر انعام کا اعلان کر رکھا ہے۔ نیویارک ٹائمز کا کہنا ہے کہ واشنگٹن نے وینزویلا میں مبینہ ڈرگ نیٹ ورکس کے اہداف کی فہرست تیار کر لی ہے۔

حماس نے کہا ہے وہ ہتھیار ڈال دے گی: اسٹیو وٹکوف

مجھے امید ہے وہ اپنے وعدے پر قائم رہیں گے

واشنگٹن، 7نومبر (یو این آئی) امریکی نمائندہ برائے مشرق وسطیٰ اسٹیو وٹکوف کا کہنا ہے کہ فلسطینی مزاحمتی تنظیم نے کہا ہے وہ ہتھیار ڈال دے گی۔ ٹائمز آف اسرائیل کی

رپورٹ کے مطابق اسٹیو وٹکوف نے دعویٰ کیا کہ حماس عہدیداروں نے انہیں اور ٹرمپ کے قریبی ساتھی جیرڈ کشنر کو کہا ہے وہ ہتھیار ڈالنا چاہتے ہیں، یہ بات انہوں نے 9 اکتوبر کو جنگ بندی معاہدے پر دستخط سے چند گھنٹے پہلے ہونے والی ملاقات کے دوران کہی۔ میامی میں امریکہ بزنس فورم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسٹیو وٹکوف نے کہا کہ حماس نے ہمیشہ اشارہ دیا کہ وہ ہتھیار ڈال دے گی، انہوں نے یہ بات ہمیں براہ راست اس ملاقات میں بتائی جو جیرڈ کشنر نے ان سے کی تھی۔ امریکی نمائندہ خصوصی نے مزید کہا کہ مجھے امید ہے وہ اپنے وعدے پر قائم رہیں گے کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ غزہ کیلئے ہمارا ترقیاتی منصوبہ واقعی شاندار ہے جو اس سے پہلے کبھی زیر بحث نہیں آیا، اس میں زبردست روزگار پروگرام بھی شامل ہوگا۔ اسٹیو وٹکوف نے کانفرنس میں بتایا کہ امریکہ ہتھیاروں کے خاتمے کا عمل شروع کرنے کے درمیان میں ہے، حماس نے ہمیشہ کہا ہے ہمیں بین الاقوامی سلامتی فورس کی ضرورت ہوگی جو یہاں آئے جسے وہ ہتھیار سونپیں، میں اگلے تین ہفتوں میں اس فورس کے قیام کی رکھتا ہوں۔

قازقستان ابراہم معاہدوں میں شامل ہو رہا ہے: امریکی صدر

واشنگٹن، 7نومبر (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ قازقستان ابراہم معاہدوں میں شامل ہو کر اسرائیل اور مسلم اکثریتی ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے عمل کا حصہ بنے گا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق یہ اعلان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اور قازق صدر قاسم جومارت توقایف سے ٹیلی فونک گفتگو کے بعد سامنے آیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا ویب سائٹ ٹروتھ سوشل' پر لکھا کہ قازقستان میرے دوسرے دور میں ابراہم معاہدوں میں شامل ہونے والا پہلا ملک ہوگا، ہم جلد ایک دستخطی تقریب کا اعلان کریں گے تا کہ اسے باضابطہ شکل دی جا سکے، اور بہت سے مزید ممالک اس طاقتور کلب میں شمولیت اختیار کرنے کے لیے قطار میں کھڑے ہیں۔ قازق حکومت نے ایک بیان میں کہا کہ یہ معاملہ مذاکرات کے آخری مرحلے میں ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ابراہم معاہدوں میں ہماری متوقع شمولیت قازقستان کی خارجہ پالیسی کا ایک قدرتی اور منطقی تسلسل ہے جو مکالمے، باہمی احترام اور علاقائی استحکام پر مبنی ہے۔ قازقستان پہلے ہی اسرائیل کے ساتھ مکمل سفارتی اور اقتصادی تعلقات رکھتا ہے، اس لیے یہ اقدام زیادہ تر علامتی نوعیت کا ہوگا۔ تاہم امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اس تاثر کی نفی کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف سفارتی تعلقات سے آگے کی ایک پیش رفت ہے، یہ ان تمام ممالک کے ساتھ ایک شراکت داری ہے جو اس معاہدے کا حصہ ہیں، جس سے مختلف امور پر منفرد اقتصادی ترقی کے امکانات پیدا ہوں گے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعرات کو وائٹ ہاؤس میں قازق صدر قاسم توقایف کے علاوہ کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان کے سربراہان سے بھی ملاقات کی، کیونکہ امریکا روس کے زیر اثر اور چین کے بڑھتے اثرو رسوخ والے وسطی ایشیا کے خطے میں اپنا کردار بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

امریکہ کی غزہ امن قرارداد، بین الاقوامی فوج کے دائرہ کار پر اختلاف کا امکان

نیویارک، 6نومبر (یواین آئی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے کی منظوری کے لیے امریکہ کی تیار کردہ قرارداد پر بات چیت شروع ہوگئی ہے۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل صدر ڈونلڈ ٹرمپ

کے غزہ امن منصوبے کی منظوری کے لیے امریکہ کی تیار کردہ قرارداد پر بات چیت شروع کرنے جا رہی ہے، اب لگتا ہے کہ تجویز کردہ بین الاقوامی فوج کے کام کرنے کے دائرہ کار پر اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ جمعرات کو امریکہ نے اہم عرب اور مسلم ممالک کے نمائندوں کے ساتھ اس قرارداد پر تفصیلی بات چیت شروع کی۔ ایک دن پہلے امریکہ نے یہ مسودہ قرارداد کونسل کے 15 ارکان کو بھیج دیا تھا اور حکام کا کہنا ہے کہ مصر، قطر، سعودی عرب، ترکیہ اور متحدہ عرب امارات اس متن کے حق میں ہیں۔ بدھ کو امریکی نمائندہ مائیکل والٹز نے اقوام متحدہ میں کونسل کے 10 منتخب ارکان کا اجلاس طلب کیا تا کہ غزہ پر قرارداد کے لیے علاقائی حمایت دکھائی جا سکے ۔ اس اجلاس میں الجزائر، ڈنمارک، یونان، گویانا، پاکستان، پاناما، جنوبی کوریا، سیرالیون، سلووینیا اور سومالیا کے نمائندے شامل تھے، جب کہ مصر، قطر، سعودی عرب، ترکیہ اور متحدہ عرب امارات کے سفیر بھی موجود تھے ۔ بیان کے مطابق قرارداد کا مقصد امن بورڈ کو خوش آمدید کہنا اور صدر ٹرمپ کے 20 نکاتی منصوبے میں بیان کی گئی بین الاقوامی فورس (آئی ایس ایف) کو با اختیار بنانا ہے۔ ڈان نے پاکستان کے دفتر خارجہ سے رابطہ کیا، لیکن رپورٹ تیار ہونے تک یہ تصدیق نہیں ہوئی کہ اسلام آباد نے مسودہ موصول کیا ہے۔ امریکی میڈیا اگزیوز نے بتایا کہ سفیر مائیکل والٹز نے نیویارک میں فلسطینی سفارتکاروں سے بھی اس مسودہ قرارداد پر بات کی۔

فلپائن میں طوفان کالمیگی کی تباہ کاریاں، 140 ہلاک، درجنوں لاپتہ

سیلاب نے مکانات، گاڑیاں اور کنٹینرز کو بھی اڑا کر رکھ دیا

منیلا، 7 نومبر (یواین آئی) فلپائن میں آنے والے خوفناک سمندری طوفان کالمیگی نے وسطی علاقوں کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا، مختلف حادثات میں 140 افراد ہلاک جبکہ درجنوں لاپتہ ہوگئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق فلپائن کے شہر سیبو میں سیلاب نے مکانات، گاڑیاں اور کنٹینرز کو بھی اڑا کر رکھ دیا، کلمیگی طوفان کو 2025 کا سب سے خطرناک طوفان قرار دیا جا رہا ہے ۔ جزیرہ سیبو میں سب سے زیادہ تباہی ہوئی جہاں 39 افراد ڈوبنے یا ملبے کے نیچے آ کر اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، قریبی جزیرے بوہول سے بھی ایک ہلاکت کی اطلاع ملی ہے۔ 10 ہزار سے زائد افراد کو اب تک محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا جبکہ سیکڑوں مکانات زیر آب آ گئے ۔ کئی شہروں میں بجلی منقطع ہے اور ٹیلی فون سروس بھی متاثر ہے۔ طوفان کالمیگی کے باعث 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں نے سب کچھ تباہ کر دیا ہے، صدر مارکوس نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی ہے ۔ ویتنام میں حکام نے حفاظتی اقدامات کے پیش نظر ساحلی علاقوں سے شہریوں کو انخلا کا حکم

دے دیا گیا جبکہ ہوائی اڈے اور اہم شاہراہوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ 2 لاکھ 60 ہزار سے زائد فوجی اور ریسکیو اہلکاروں کو تعینات کر دیا ہے ۔

افغان خواتین کی حالات زار پر یوناما کی سہ ماہی رپورٹ جاری

خواتین پر سفری، تعلیمی اور روزگار کی پابندیاں اب بھی عائد کر رکھی ہیں

کابل، 7نومبر (یواین آئی) افغان خواتین کی حالات زار پر اقوام متحدہ نے افغانستان میں اقوام متحدہ کی معاونت مشن (یوناما) کی سہ ماہی رپورٹ جاری کر دی۔ یوناما کی سہ ماہی رپورٹ جولائی سے ستمبر میں افغانستان میں جاری انسانی حقوق کی پامالی اور خاص طور پر خواتین پر مظالم کی تفصیلات جاری کی گئی ہیں۔ اس میں کہا گیا کہ افغان طالبان نے خواتین پر سفری، تعلیمی اور روزگار کی پابندیاں اب بھی عائد کر رکھی ہیں، 2023 میں عائد افغان خواتین پر اقوام متحدہ کے دفاتر میں داخلہ کی پابندی بدستور برقرار ہے، 2022 سے افغان خواتین اور نوجوان لڑکیوں پر تعلیمی پابندی برقرار اور کئی صوبوں میں مدارس تک بند ہیں۔ یوناما کے مطابق بدخشاں کے متعدد اضلاع، پکتیکا اور کابل کے کئی مدارس جدید اور عصری مضامین پڑھانے پر بند کر دیے گئے، افغان طالبان کی طرف سے 2024 میں عائد میڈیکل اور ڈینٹسٹری تعلیم مکمل طور پر معطل اور پابندی بدستور نافذ ہے۔ سہ ماہی رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ کئی صوبوں اور اضلاع میں خواتین کو علاج کیلئے مرد طبی عملہ کے پاس جانے کیلئے محرم کی شرط عائد ہے، معمولی سرزنش پر 456 بلا جواز گرفتاریاں اور 44 ناروا سلوک کے واقعات سہ ماہی رپورٹ میں شائع کیے گئے۔ عالمی برادری کو افغان خواتین کی حالت زار پر نہ صرف فوری توجہ کی ضرورت ہے بلکہ اس کے تدارک کیلئے مناسب اقدامات بھی کرنا ہوں گے۔

انڈونیشا میں جکارتہ کی مسجد میں نماز جمعہ کے دوران دھماکہ، 54 افراد زخمی

جکارتہ، 7نومبر (یو این آئی) انڈونیشا کے دارالحکومت جکارتہ میں اسکول کی مسجد میں نماز جمعہ کے دوران دھماکے کے نتیجے میں 54 افراد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق جکارتہ کے اسکول کی مسجد میں نماز جمعہ کے دوران دھماکہ ہوا جس دوران 54 افراد زخمی ہوگئے ۔ پولیس کے مطابق دھماکے کے زخمیوں کو اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے، فی الحال دھماکے کی وجہ سامنے نہیں آسکی ہے تاہم دھماکے کی جگہ پر قانون نافذ کرنے والے ادارے پہنچ گئے ہیں اور دھماکے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

حماس کے لیے ثالثوں کی ایک اور تجویز

دوسرے علاقوں میں جانے کے لیے محفوظ راستہ اختیار کر سکتے ہیں

غزہ، 7نومبر (یو این آئی) ثالثوں نے حماس کے جنگجوؤں کو غزہ کے اسرائیلی زون سے نکالنے کے لیے معاہدے کی تجویز پیش کر دی۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق غزہ کے اسرائیل کے زیر قبضہ رفح علاقے میں موجود حماس کے جنگجو انکلیو کے دوسرے علاقوں میں جانے کے لیے محفوظ راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔ 10 اکتوبر کو غزہ میں امریکی مداخلت پر جنگ بندی نافذ ہونے کے بعد سے، رفح کا علاقہ اسرائیلی فورسز پر کم از کم دو حملوں کا منظر رہا ہے جس کا الزام اسرائیل نے حماس پر لگایا ہے لیکن حماس نے اسے سختی سے مسترد کیا ہے ۔ مصر کے ایک سیکورٹی اہلکار نے بتایا کہ مصری ثالثوں نے تجویز پیش کی ہے کہ محفوظ راستے کے بدلے، رفح میں موجود جنگجو اپنے ہتھیار مصر کے حوالے کریں اور وہاں موجود سرنگوں کی تفصیلات دیں تا کہ انہیں تباہ کیا جا سکے۔ ذرائع نے بتایا کہ اسرائیل اور حماس نے ابھی تک ثالث کی تجاویز کو قبول نہیں کیا ہے جب کہ تیسرے نے تصدیق کی کہ اس معاملے پر بات چیت جاری ہے ۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے فوری طور پر اکاؤنٹس پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ غزہ میں حماس کے ترجمان حازم قاسم نے اس پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

شمالی کوریا کا ایک نامعلوم بیلسٹک میزائل فائر: سیول مسلح افواج

سیئول، 7نومبر (یواین آئی) جنوبی کوریا مسلح افواج نے کہا ہے کہ شمالی کوریا نے جمعہ کے روز ایک بیلسٹک میزائل

فائر کیا ہے۔ یہ فائر صدر ٹرمپ کے، جنوبی کوریا کے جوہری آبدوز منصوبے کی منظوری دینے کے بعد کیا گیا ہے ۔ تجزیہ نگاروں نے جنوبی کوریا کے جوہری آبدوز منصوبے پر پیانگ یانگ کی جانب سے جارحانہ ردعمل کے اندیشہ کا اظہار کیا ہے۔ یونہاپ خبر ایجنسی کے مطابق جنوبی کوریا مسلح افواج کے ہیڈکوارٹر نے آج بروز جمعہ جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ شمالی کوریا نے مشرقی بحیرہ جاپان کی طرف ایک بیلسٹک میزائل فائر کیا ہے ۔ بیان میں میزائل کی قسم یا مار کی صلاحیت کے بارے تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ جاپان کے وزیر اعظم سانائے تاکائچی نے کہا ہے کہ میزائل، جاپان کے اقتصادی زون سے باہر کھلے سمندر میں گرا ہے اور کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ یونہاپ ایجنسی کے مطابق یہ تازہ کشیدگی ایسے وقت پر سامنے آئی ہے کہ جب جنوبی کوریا خفیہ ایجنسی نے بروز بدھ دعویٰ کیا ہے کہ شمالی کوریا ساتویں جوہری تجربے کے لیے تیار ہے۔

چین نے امریکی زرعی اجناس کی محدود خریداری شروع کر دی

بیجنگ، 7نومبر (یواین آئی) چین نے امریکہ کی زرعی مصنوعات کی محدود خریداری شروع کر دی، تاہم تاجروں کو اب بھی سویابین کی بڑی خریداری کا انتظار ہے، کیونکہ وائٹ ہاؤس نے کہا تھا کہ بیجنگ نے سال کے اختتام تک ایک کروڑ 20 لاکھ ٹن خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق امریکی کسانوں کے لیے سب سے بڑی منڈی چین نے اپنی وسیع زرعی اجناس کی طلب کو تجارتی جنگ میں ایک طاقتور سودے بازی کے ہتھیار میں بدل دیا، جس کے تحت اس نے جوابی محصولات کے کئی دور کے بعد امریکا سے گندم اور سویابین خریدنے سے گریز کرتے ہوئے دیگر ذرائع سے خریداری کی۔ دو تاجروں نے جمعرات کو بتایا کہ چینی خریداروں نے امریکی گندم کی دو کھیپیں بک کی ہیں، جو گزشتہ سال اکتوبر کے بعد پہلی خریداری ہے، جبکہ ایک امریکی صنعت کے اہلکار نے بتایا کہ امریکہ سے چین کے لیے

سورگم (ایک قسم کی دانہ دار فصل) کی ایک ترسیل روانہ کی گئی ہے ۔ امریکی زرعی اجناس کی درآمد کے یہ سودے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں۔

امریکی کانگریس کی سابق اسپیکر نینسی پیلوسی کا سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان

واشنگٹن، 7نومبر (یو این آئی) امریکی ایوانِ نمائندگان کانگریس کی سابق اسپیکر نینسی پیلوسی نے کئی دہائیوں پر محیط اپنے سیاسی کیریئر کے اختتام کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے باضابطہ طور پر اعلان کیا کہ وہ آئندہ الیکشن میں حصہ نہیں لیں گی۔ 85 سالہ نینسی پیلوسی نے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ سب سے پہلے میرے سان فرانسسکو کے عوام یہ خبر سنیں، میں آئندہ کانگریس کے انتخابات میں حصہ نہیں لوں گی، شکر گزار دل کے ساتھ، میں اپنے آخری سال کو آپ کی نمائندہ کے طور پر دیکھ رہی ہوں۔ پیلوسی اس وقت کانگریس کی اپنی 19 ویں مدت مکمل کر رہی ہیں، جو 3 جنوری 2027 کو ختم ہوگی۔ نینسی پیلوسی نے 2007 میں امریکہ میں تاریخ رقم کی، جب وہ ایوانِ نمائندگان کی پہلی خاتون اسپیکر منتخب ہوئیں، ان کی قیادت میں ڈیموکریٹک پارٹی نے کئی اہم قانون سازیوں کو کامیابی سے منظور کرایا۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق پیلوسی کو امریکی سیاست میں ایک انتہائی ذہین، اسٹریٹجک اور مؤثر رہنما کے طور پر جانا جاتا ہے، انہوں نے سابق صدر باراک اوباما کے دور میں تاریخی ہیلتھ کیئر ریفارم بل کی منظوری میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ سابق صدر جو بائیڈن کے دور میں انفرااسٹرکچر اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اہم قوانین کو ایوان سے منظور کرایا۔ اگرچہ انہیں ان کی سیاسی بصیرت اور مضبوط قیادت کے باعث سراہا گیا، لیکن ریپبلکن پارٹی کے رہنماؤں نے اکثر انہیں امیر اور عوام سے دور ایلیٹ کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا۔

فلسطینی صدر محمود عباس کی پوپ لیو سے ملاقات

ویٹی کن سٹی، 7نومبر (یواین آئی) کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ لیو نے فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس سے ویٹی کن میں ملاقات کی ہے ۔ عرب میڈیا رپورٹ کے مطابق کیتھولک مسیحی کے 16 ویں پوپ لیو نے فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس کے ساتھ جمعرات کے روز ویٹی کن میں ملاقات کی ہے۔ اس موقعے پر محمود عباس نے ویٹی کن سٹی میں آنجہانی پوپ فرانسس کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور کہا کہ میں پوپ کے ان خیالات اور کردار کو نہیں بھول سکتا جس کے لیے وہ فلسطینی عوام کے حامل رہے۔ ویٹی کن کی طرف سے اس سلسلے میں جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ پوپ لیو اور فلسطینی صدر نے غزہ کی شہری آبادی کی فوری ضروریات کی اشیاء پر تبادلہ خیال کیا۔ فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس کا ویٹی کن کا یہ دورہ تقریباً ایک ماہ کو پہنچنے والی غزہ جنگ بندی کے دوران

ہوا ہے، انہوں نے جولائی میں بھی پوپ سے فون پر بات چیت کی تھی۔ تاہم جمعرات کے روز وہ خود ویٹی کن پہنچے اور پوپ سے ملاقات کی۔ محمود عباس اور پوپ لیو کے درمیان ہونے والی اس بات چیت میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ غزہ کی آبادی کو فوری اشیاء کی ضرورت ہے، نیز تنازعے کے مستقل حل کے لیے دو ریاستی حل پر بھی زور دیا گیا۔ یاد رہے ویٹی کن سٹی نے فلسطینی ریاست کو 10 سال پہلے 2015 میں تسلیم کیا تھا، محمود عباس اس سے پہلے آنجہانی پوپ فرانسس سے بھی کئی بار ملاقات کر چکے ہیں۔ پوپ فرانسس اپنے انتقال سے ایک ماہ پہلے غزہ پر اسرائیلی جنگ کے خلاف سخت بیان جاری کیا تھا۔ تاہم ان کے بعد پوپ بننے والے لیو نے سخت لہجے میں غزہ جنگ کے بارے میں بات چیت نہیں کی۔ اگرچہ پوپ لیو نے غزہ کے لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے غزہ کے لوگوں کی جبری نقل مکانی کی مذمت کی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وہ غزہ میں ہونے والے واقعات کو نسل کشی نہیں سمجھتے۔

اسرائیل کے جنوبی لبنان پر متعدد حملے، ایک شخص شہید، 8 زخمی

بیروت، 7نومبر (یواین آئی) اسرائیل کی جانب سے جنوبی لبنان پر متعدد حملے کیے گئے ہیں جن کے نتیجے میں کم از کم ایک شخص شہید جبکہ 8 زخمی ہوگئے۔ لبنانی صدر جوزف عون نے اسرائیلی حملوں کو عالمی قوانین کی خلاف ورزی اور مکمل جرم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ بندی کو نصف سے زائد سال گزر چکا ہے، اس دوران اسرائیل نے دونوں ممالک کے درمیان کسی بھی مذاکراتی تصفیے کو مسترد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ دوسری جانب لبنان میں اقوام متحدہ کی امن فوج، یو این آئی ایف آئی ایل کا کہنا ہے کہ لبنان میں اسرائیلی حملے شہریوں کے لیے خطرہ ہیں۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com